سلسلہ ثانی
فسانہ لندن
ترجمہ مسٹریز آف لندن
مترجم تیرتھ رام فیروزپوری
حصہ ثانی
قیمت ۱۲
حقوق محفوظ

رینالڈس کے مشہور ناولوں کے ترجمے

نام کتاب	نام ترجمہ	نام مترجم	صفحات
مسٹریز آف لنڈن (سلسلہ اول)	فسانہ لنڈن (۸ حصے)	منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری	۲۳۴۸
" (سلسلہ ثانی)	" (۲۳ حصے)	"	۲۴۸۰
سمیسٹرس	سوزن عشق	پنڈت بشمبر ناتھ صاحب سپرو	۵۱۹
پوپ جان	طلسمات	منشی خلیل الرحمن صاحب	۲۶۸
فاسٹ	فریب حسن	خواجہ اکبر حسین صاحب	۵۵۰
مے ڈلٹن	شکستہ دل	مسٹر پی ایم کمدر	۱۳۶
لیلی یا سٹار آف منگریلیا	فسانہ الہ دین و لیلی	منشی محمد امیر حسن صاحب	۶۲۷
برونز سٹیچو	لعبت فرنگ	منشی رام نرائن صاحب	۶۲۴
مارگرٹ	مارگرٹ	منشی گرجا سہائے صاحب بی اے	۱۴۸
عمر	[illegible] (۲ حصے)	منشی غلام قادر صاحب فصیح سیالکوٹی	۵۰۳
سولجرس وائف	سپاہی کی دلہن	ڈاکٹر لکشمی دت صاحب صابر	۱۴۴
روز المبرٹ	روز المبرٹ (۲ حصے)	منشی جے نرائن صاحب اثر لکھنوی	[illegible]
نیکرومینسر	اسرار (۲ حصے)	منشی صدیق احمد صاحب	۳۶۴
ویگنر دی ویرولف	ویگنر و شیدا	منشی محمد امیر حسن صاحب	۲۲۴
ماسٹر ٹموتھیز بک کیس	[illegible] یا طلسمی فانوس	منشی سجاد حسین صاحب مرحوم	۳۶۱
کینتھ	[illegible] (۲ حصے)	مولوی صدیق حسن صاحب	۱۱۰
میری پرائس	سرگذشت (۳ حصے)	منشی نوازش علی صاحب	۱۱۱۰
الفرڈ	شاد کام	منشی امجد حسین خان صاحب مرحوم	۲۱۰
لوز آف دی حرم	اسرار حرم	منشی احمد الدین صاحب بی اے مرحوم	۲۱۰
ینگ ڈچیس	انجام جوانی (دو حصے)	منشی نوبت رائے صاحب نظر لکھنوی	۹۰۰
فشرمین	نیرنگ	سید احمد شاد صاحب لکھنوی	۹۵

لال برادرس ۷ - پارسنز روڈ نولکھا - لاہور

سلسلہ ثانی

چوتھی جلد

فسانۂ لندن

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

لالہ ایشرداس، پبلشرز روڈ نولکھا لاہور

۱۹۲۱ء

جارج سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشرداس پبلشر چھپا

اشاعت ثانی

قیمت ۱۲؍

فہرست مطالب

باب ۳۹ جیکب سمتھ کی سرگذشت (۲)

اب میں اپنی زندگی کے ایک نہایت اہم واقعہ کی طرف رجوع کرتا ہوں جس سے آپ کو معلوم ہوگا میری اس موجودہ خرابیٔ صحت کا موجب کیا ہوا۔

ایک روز شام کے وقت اولڈ ڈیتھ مجھے اپنے ساتھ ایک ایسی جگہ کھانا کھلانے لے گیا۔ جہاں اس سے پہلے میرا جانا نہیں ہوا تھا۔ میری مراد مسز بنس کے مکان واقع ارل سٹریٹ سیون ڈائلز سے ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا مسز بنس کو مجھ سے یکایک غیر معمولی محبت پیدا ہو گئی۔ کیونکہ اُس نے مجھے اپنے قریب بٹھایا۔ اور باوجودیکہ وہ ایک بخیل عورت ہے۔ اُس نے میز کا عمدہ سے عمدہ کھانا میرے سامنے رکھا۔ کھانا بہت نفیس تھا۔ اگر اولڈ ڈیتھ نے مجھ سے وعدہ بھی کیا تھا کہ میں تمہیں عمدہ کھانا کھلانے لے چلتا ہوں لیکن معلوم ہوتا ہے۔ یہ انتظام اس غرض سے کیا گیا تھا۔ کہ میں اس تجویز میں زیادہ آسانی سے حصہ لینے پر آمادہ ہو جاؤں۔ جو اس کے پیش نظر تھی اگرچہ مسز بنس کی عنایات کی درحقیقت یہ وجہ نہ تھی کیونکہ اُس کے بعد بھی لبا اوقات اُس نے مجھ سے ایسی نرمی کا سلوک کیا ہے کہ میں اُس کے زیر اثر کئی بار اپنے غموں کو بھول گیا ہوں۔ اس میں

شک نہیں اُس پر اچھے خیالات کا دورہ گاہ بگاہ ہوتا ہے۔ گو کئی مرتبہ وہ مجھ سے بدسلوکی بھی کرتی رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں آجتک اُس عورت کے مزاج کو صحیح طور پر معلوم نہیں کر سکا۔ کئی موقعے اس قسم کے پیش آتے ہیں۔ کہ اُس کی زبان سے ملامت کا کوئی کلمہ سنکر یا اُس کے حسن سلوک کو دیکھ کر میں اپنے دل میں طرح طرح کے خیالات سوچنے لگتا ہوں

لیکن میں کیا کہنے لگا تھا۔ اور کیا کہہ گیا۔ ذکر مِس کے مکان پر کھانا کھانے کا تھا جس وقت کھانے کا سامان ہٹا لیا گیا۔ اور شراب کا دور شروع ہوا۔۔۔ واضح رہے کہ اگرچہ میری عمر ان دنوں صرف دس سال کی تھی۔ تاہم میں بالغ مردوں کیطرح شراب پیتا تھا۔۔۔ اس وقت اولڈ ڈیتھ نے اس بارہ میں ایک طویل تقریر شروع کی۔ کہ تمہارے جیسا ہوشیار لڑکا اگر کسی طریقہ پر امیر آدمیوں کے گھروں میں داخل ہونے کا بہانہ پیدا کیلے تو بہت سا روپیہ بآسانی کما سکتا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ تمہیں اب ایسے کاروبار کی فکر کرنی چاہیئے۔ جس کی بدولت تمہیں اپنی تفریح کیلئے زیادہ وقت مل سکے۔ اور وہ بازاروں میں لوگوں کی جیب کاٹنے سے زیادہ سہل ہو۔ میں نے اس سے کہا۔ جو کام میں آجکل کر رہا ہوں۔ اس سے میری اپنی طبعیت بہت بیزار ہو چکی ہے۔ اور اب میں نقب زن بننا چاہتا ہوں۔ میں نے یہ بھی کہا۔ نقب زن کو کافی فرصت مل جاتی ہے۔ اور اگر وہ ہفتہ بھر میں معرکہ کا ایک کام بھی کرلے تو اسے کسی بات کی فکر نہیں رہتی۔ لیکن موجودہ حالات میں مجھے دن بھر روٹی کی فکر میں پریشان پھرنا پڑتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ہفتہ میں ایک دفعہ کسی زیادہ خطرناک کام میں ہاتھ ڈالنا اتنا موجب تشویش نہیں ہو سکتا۔ جسقدر دن بھر میں بے شمار چھوٹے چھوٹے کاموں کے خطرہ میں پڑنا[1] اس پر اولڈ ڈیتھ بولا۔ ہر شخص کو کامیاب بننے کے لئے شاگردی کا زمانہ ضرور بسر کرنا پڑتا ہے تمہاری شاگردی کا زمانہ پورا ہو چکا

[1] اس سے پایا جاتا ہے کہ نوعمر مجرم بھی اپنے پیشہ میں ترقی کرنے کے اسقدر خواہشمند ہوتے ہیں۔ جس قدر فوجی یا بحری افسر یا باقی پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگ۔ اگرچہ یہ ظاہر ہے۔ کہ جرائم پیشہ لوگوں کی انتہائے ترقی پھانسی کا تختہ ہوتی ہے۔ مسٹر ہائیز اپنی رپورٹ میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے کئی ہوشیار لڑکوں سے ان کی اپنی اور ان کے متعلقین کی رائے اس بارہ میں دریافت کی ہے کہ ان کی زندگی کا انجام کیا ہوگا۔ واضح رہے کہ سارے چور قسمت کے قائل ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک اپنا انجام جلد یا بدیر عبور دریائے شور یا پھانسی سمجھتا ہے۔ اس کے اندازہ

اور میں بھی تسلیم کرتا ہوں۔ کہ اب تمہیں کسی بہتر کام پر لگنا چاہئیے۔ میں نے تمہارے
لئے ایک تجویز سوچ رکھی ہے۔ راستے میں مسٹر بنس نے شراب کا ایک اور گلاس پیش
کیا۔ میں نے پائپ نکال کر اسے پینا شروع کیا۔ اور اولڈ بیچ نے اپنی سکیم پیش کی
میں نے شروع میں اسے پسند نہیں کیا۔ مگر اس نے اس کی تائید میں اس قدر
دلیلیں پیش کیں۔ کہ آخر کار میں نے اس کی آزمائش پر آمادگی ظاہر کر دی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸۰) ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے دل میں اپنی حالت کو کس قدر نادار اور مایوسی بخش سمجھتے ہیں
اور ان کے افسوسناک مستقبل میں امید کی ایک بھی شعاع نظر نہیں آتی۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے۔
کہ سزائے قید یا سزائے تازیانہ بے سود ہے۔ کیونکہ ایسے شخصوں کی طبیعت ان سزاؤں سے اور
بھی زیادہ برداشت کے لئے آمادہ ہوتی ہے۔ اور وہ ہر ایک سزا کو اپنی منزل ترقی کا دوسرا
قدم سمجھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نوعمر مجرم اپنے طرز عمل کے متعلق بالکل لاپرواہ رہتا ہے۔ یعنی
زمانہ حال کی نسبت بے فکر اور زمانہ مستقبل کے متعلق بے خبر۔ پس اصلاح کا ذریعہ جیل کا ضبط
انتظام نہیں۔ کیونکہ وہاں کی ترغیبیں، آسائشیں اور آرام پسندی ان کی عادات کو اور بھی بگاڑنے
والی ثابت ہوتی ہے۔ بسا اوقات دیکھا جاتا ہے کہ کم عمر چوروں کا ہجوم کسی نوعمر مجرم کے یوم رہائی
کو جیلخانہ دروازہ کے قریب موجود رہتا ہے [illegible] تو [illegible] خوشی خوشی
ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور دن بھر اس کی رہائی پر جام صحت پیتے ہیں۔ میں نے کئی لڑکوں سے
جنہیں [illegible] کی سزا دی گئی [illegible] پوچھا تھا کہ اگر اب تمہیں رہا کر دیا جائے۔ تو کیا
تمہاری اصلاح ممکن ہے؟ ان کا جواب ہمیشہ نفی میں ہوتا تھا۔ اور اسکی وجہ وہ یہ بیان کرتے تھے
کہ اگر ہمیں آج رہا کر دیا جائے تو ہم سوائے اس کے [illegible] کہ اپنے [illegible]
رفیقوں کے پاس جائیں۔ اگر ہم [illegible] تو ہمارے ساتھی ہمیں [illegible] کرتے ہیں لہٰذا
ہمیں پھر ان کا ہم پیالہ بننا پڑتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ ہمیں پھر جیل میں واپس آنا پڑتا ہے۔ البتہ اب
کہ ہم ایک اور ملک کو جا رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہاں دیانتداری کی زندگی
بسر کریں گے۔

میں نے کئی لڑکوں سے یہ بھی پوچھا ہے کہ [illegible] جرائم میں مبتلا ہونے سے کیونکر بچایا
جا سکتا ہے؟ انہوں نے کہا۔ ان کا بازاروں میں کھیلنا بند کیا جائے۔ کیونکہ لڑکے وہاں ایک
دوسرے کو دیکھ کر بہت جلد جیب کاٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ دوسری اصلاح یہ ہے۔ کہ چوری کا
مال خریدنے والوں کا انسداد کیا جائے۔ کیونکہ لڑکا ایک بار چوری کا مال کسی شخص کے پاس
لے جائے۔ اسے وہ ضرور اپنا کام جاری رکھنے پر مجبور کرتا ہے۔ کوئی بیچ میں کبھی نادم بھی
ہو جائے۔ تو اسے اپنے آقا کے ہاں سے مال چرا لانے پر آمادہ کیا جاتا ہے۔ ورنہ پولیس کو خبر دینے
کی دھمکی دی جاتی ہے۔ ان الفاظ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ لڑکے اپنی حالت کو اچھی طرح

چنانچہ اس کے چند دن بعد صبح کے چھ بجے ایک لڑکا شیطان [illegible]
پر تھیلا رکھے۔ برش اور جھاڑو ہاتھ میں لئے بلیمیری سکویر میں [illegible] سے یہ ہانک لگاتا
پھر رہا تھا "آتشدان صاف کرالو" وہ لڑکا دراصل میں ہی تھا۔ تھوڑی دیر میں کسی نے
بالاخانہ کی کھڑکی کھول کر مجھ کو آواز دی۔ مڑ کر دیکھا تو کوئی عورت مجھے اشارہ سے بلا رہی
تھی۔ میں پیچھے کو مڑا۔ چند منٹ کے عرصہ میں باورچن نے مکان کا دروازہ کھولا۔ اور مجھ سے
باورچی خانے کا آتشدان صاف کرنے کی فرمائش کی گئی۔ باورچن ایک موٹی تازی ادھیڑ
عمر کی نیک طینت عورت تھی۔ اس نے میری نسبت کئی سوالات پوچھے۔ مثلاً یہ کہ
تم کب سے یہ کام کر رہے ہو؟ تم نے کیوں یہ پیشہ اختیار کیا؟ تمہارے والدین زندہ
ہیں یا نہیں؟ وعلیٰ ہذا القیاس۔ ان سب کا جواب میں نے جو مناسب سمجھا۔ [illegible]
کے لہجہ میں دیا۔ چنانچہ میں نے اسے بتایا کہ میں نے بچپن سے ہی یہ پیشہ اختیار کر رکھا
ہے۔ پانچ سال کی عمر میں اس کام کو اختیار کیا تھا۔ والدین مر چکے ہیں۔ اور جس شخص
کے ہاں میں کام کرتا ہوں۔ وہ مجھے بڑی بے دردی سے مارتا ہے۔ صبح سے کچھ
کھانا بھی نصیب نہیں ہوا۔ وہ نیک دل عورت میری داستان سنکر رونے لگی اور
[illegible] آتشدان صاف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] لیے۔

یہ کام کچھ عرصہ بڑی کامیابی کے ساتھ جاری رہا [illegible]
مجھ سے کہنے لگا۔ میں نے اخباروں میں بہت سے [illegible] ہیں
ہیں۔ کہ بعض لڑکے آتشدان صاف کرتے وقت قیمتی چیزیں [illegible]

(بقیہ حاشیہ [illegible]) سمجھتے ہیں۔ اور کسی نہ کسی طرح جانتے ہیں۔ کہ [illegible] کا ذکر
ثابت ہو سکتا ہے۔ اور چونکہ مجھے اس بارہ میں پورا یقین ہے کہ ان لڑکوں میں وہ سب باتیں
موجود ہوتی ہیں جن کی بدولت وہ سوسائٹی کے نیک اور مفید ممبر بن سکتے ہیں۔ اس لئے میں یقینی
طور پر کہہ سکتا ہوں کہ اکثر حالتوں میں مناسب طریقہ اختیار کرنے سے ان کی اصلاح اسی طرح ممکن
ہے جیسے بحالات موجودہ انجام کار ان کی تباہی ۱۲

گھر سے نکال کیوں نہ دیا؟ بات یہ ہے کہ باوجود اس کے سارے عیبوں کے میں اسے
پسند کرتا تھا۔ چونکہ میری طبیعت بسا اوقات افسردہ رہتی تھی۔ اس لئے اس کا جوش و
خروش طبیعت کو گرم کرنے میں معاون ثابت ہوتا تھا۔ اولڈ ڈیتھ کے ساتھ میرے
تعلقات کا اسے کچھ علم نہ تھا۔ البتہ اس قدر وہ ضرور جانتی تھی کہ میں نے چونکہ آئش
وان صاف کرنے والے کے بھیس میں بہت سی چوری کی وارداتیں کی ہیں۔ اس لئے
میں یہاں پر چھپا ہوا ہوں۔ چنانچہ جب کبھی میں اسے اپنے دور زندگی کے بعض واقعات
سناتا۔ تو وہ بہت خوش ہوتی اور ہنسا کرتی تھی۔

مختصر یہ کہ میں ایک مہینہ کاہلی کی زندگی بسر کرنے کے بعد آخرکار اخراجات
کی کمی سے مجبور ہو کر میں ایک روز رات کے وقت ہیتھ کے مکان واقع سیون ڈائلز
میں اولڈ ڈیتھ سے ملنے گیا۔ مجھے اس کا انتظار کرتے زیادہ مدت نہ گذری تھی کہ وہ
آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس کے چہرہ پر سنجیدگی کی جھلک موجود ہے۔ جو اس امر کی
دلیل تھی کہ وہ کسی فکر میں ہے۔ اس شخص کا مجھ پر چونکہ بہت رعب تھا۔ اس لئے میں نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۸۳) کے ہاں بھجوا دیں کہ کھانے کے وقت تک تیار ہو سکے۔

چینی تھیٹروں کی مذمت کی جاتی ہے۔ اور انہیں جا بجا بند کیا جاتا ہے۔ وجہ یہ بیان
کی جاتی ہے کہ چینی تھیٹروں میں ایسے لوگ جمع ہوتے ہیں جن کا وہاں موجود ہونا ضرر سے
خالی نہیں۔ لیکن بڑے تھیٹروں کے متعلق کوئی رکاوٹ نہیں۔ حالانکہ دونوں صورتوں میں
زبان یکساں استعمال کی جاتی ہے۔ ناٹک بھی وہی ہوتا ہے۔ البتہ حاضرین مختلف ہوتے ہیں۔
ایک مشہور و معروف چور ڈینٹ نامی نے برسر عدالت اپنے بیان میں لکھوایا تھا کہ میں نے ایسے
مقامات پر پردہ اٹھنے سے پیشتر بہت سی لڑائیاں دیکھی ہیں۔ مگر ناٹک میں کبھی کوئی قابل اعتراض
بات نہیں دیکھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلی نقص کیا ہے۔ اگر قوانین میں ایسی پابندیاں
رکھی جائیں کہ جرائم کی روک تھام ہو۔ اور ان پر سختی سے عمل کیا جائے۔ تو غربا کی
تفریحات کو منقطع کئے بغیر بھی ایسا کیا جا سکتا ہے۔ بڑے بڑے تھیٹروں میں ہر رات جیبیں کٹنے
کی وارداتیں ہوتی ہیں بعض فضول نظارے بھی دیکھنے میں آتے ہیں مگر کبھی کسی نے یہ مشورہ نہیں دیا۔ کہ ان
نقائص کے انسداد کیلئے ان تھیٹروں کو بند کر دینا چاہئے۔ یہ دیکھنا اطمینان بخش ہے۔ کہ یورپ میں ایسے قریبی مقامات
پر بھی جیسے کہ بولون اور کیلے میں ارزاں قسم کی تفریحات کا انتظام تسلی بخش پیمانہ پر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ وہاں چھوٹے
طبقہ کے لوگ ناچنے گانے اور راگ کی سیر کرتے ہیں۔ اور ایسے مقامات کو ال ڈوریڈو ایک ہی مقرر ہو سکتے
کہ یہاں پر اگرچہ امراء کے تھیٹروں اور کلبوں کی ہر طرح سرپرستی ہوتی ہے۔ تاہم غریبوں کے تفریحی مقامات کو ذوق
سے کم کر دیا جاتا ہے۔ اور اسلئے ان کا انسداد لازمی قرار دیا جاتا ہے ۱۲۔

اس سے کوئی سوال پوچھنے کی جرأت نہ کی۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی جانتا تھا۔ کہ اس کا
مزاج بہت چڑچڑا اور تند ہے۔ آخر وہ مسز جنس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ تم اس لڑکے
کو تیز شراب کا ایک گلاس دو۔ دیکھو تو کس طرح سردی سے کانپ رہا ہے۔ حالانکہ مجھے
زیادہ سردی محسوس نہ ہوتی تھی۔ تاہم ان ایام میں میں شراب سے کبھی انکار نہ کرتا تھا
اس لئے میں نے گلاس ہاتھ میں لے لیا۔ جب اولڈ ڈینچ نے جانا کہ یہ ہر قسم کی نئی تجاویز
سننے کے لئے آمادہ ہو گیا ہے تو کہنے لگا جیکب۔ میں نے تمہارے لئے ایک کام سوچا
ہے۔ جو بہت فائدہ مند ثابت ہو گا۔ میں نے متوجہ ہو کر کہا۔ فرمایئے۔ وہ بولا حصہ لیسٹ
اینڈ کے ایک امیر طبقہ کے بازار میں ایک بیوہ عورت رہتی ہے۔ جس کی مالی حالت ہر طرح
اطمینان بخش ہے۔ وہ خیرات بھی بہت کرتی ہے۔ اور کئی مذہبی سوسائیٹیوں سے اس کا
تعلق ہے۔ میری رائے میں تمہارا اس کے مکان میں داخل ہونا چنداں مشکل نہ ہو گا
آتشدان صاف کرتے وقت چوری کے معاملہ میں جو طوفان اٹھا تھا۔ وہ اب فرو ہو
چکا ہے۔ اور اب ضروری ہے۔ کوئی نیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ اس کے بعد اس نے
اپنی تجویز پیش کی۔ اور میں نے اس پر عمل کرنا منظور کر لیا۔

جب میں اپنے مکان میں واقع سینٹ گائیلز میں پہنچا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ پیگی ایک
پندرہ سالہ لڑکے کی صحبت میں بیٹھی شراب پی رہی ہے۔ اسے میرے اس قدر جلد واپس
آنے کی امید نہ تھی۔ اس لئے بہت زدہ ہو گئی۔ لیکن جلدی ہی سنبھل کر کہنے لگی میلرڈ کا
میرا بھائی ہے۔ آج اتفاق سے مل گیا۔ پچھلے مدت تک عدم پتہ رہا تھا۔ میں نے اس کی
اس داستان کو قابل یقین ظاہر کیا۔ مگر جب وہ چلا گیا۔ تو پیگی کو خوب زدوکوب کیا اور
اسے لعنت ملامت کرنی شروع کی۔ اب کی مرتبہ وہ زیادہ نرم ثابت ہوئی۔ اس نے میرے
مکوں کا جواب مکوں سے نہیں دیا۔ اور یوں بھی حلیمی سے پیش آئی۔

خیر اس سے دوسرے دن رات کے نو بجے کے قریب میں اولڈ ڈینچ کے مشورہ کے
مطابق اولڈ برلنگٹن سٹریٹ کے ایک مکان کی باہر والی سیڑھیوں پر جا کر بیٹھ گیا۔ میں نے
اس قسم کے چیتھڑے پہنے ہوئے تھے۔ کہ نیم برہنہ نظر آتا تھا۔ اس کے علاوہ
میں نے لکڑی کے ایک تیز ٹکڑے سے اپنے پاؤں کو جا بجا زخمی کر لیا تھا جس سے
وہ خون میں تر معلوم ہوتا تھا۔ سردی کے اثر اور سنگریزوں کے لگنے سے خون

بہ نکلا ہے۔ سخت سردی کا موسم تھا۔ اور میری ظاہری حالت نہایت زار تھی۔ اتنے
میں ایک گاڑی اس مکان کے دروازہ پر آکر رکی۔ اور ایک طویل القامت وجیہہ
عمر رسیدہ شخص نیچے اترا۔ میں نے جو سکڑ کر دروازہ کے ساتھ لگا بیٹھا تھا۔ عمداً ایک
پاؤں اس کے بوٹ کے نیچے دیدیا۔ اس کے بعد میں نے درد سے کراہنا شروع کیا۔
اس وقت اس شخص نے اوّل مرتبہ مجھے دیکھا۔ اس نے ایک غلیظ گالی دی لیکن اس
کے ساتھ ہی جب مکان کا دروازہ کھلا تو اس کا لہجہ بدل گیا۔ اس نے مجھ سے نرمی
سے گفتگو کی۔ اور میرے ہاتھ پر ایک نصف کراؤن کا سکہ رکھ دیا۔ [illegible]
ہوا تھا۔ اور یہ شخص میرے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ ایک لیڈی جو ہال میں سے اندر رہی
تھی۔ یہ کیفیت دیکھ کر اس طرف متوجہ ہوئی اور کہنے لگی۔ کیا معاملہ ہے؟ شخص مذکور
نے کہا۔ کوئی بے خانماں غریب لڑکا ہے۔ یہاں دروازے کے ساتھ لگا بیٹھا تھا۔
میں نے اسے نہیں دیکھا۔ اور اس کا پاؤں میرے پاؤں کے نیچے دب گیا۔ خاتون
کو مجھ پر رحم آیا۔ اور مجھ سے کہنے لگی۔ تم مکان کے اندر آجاؤ۔ میں نے اپنے آپ کو
اٹھنے سے عاجز ظاہر کیا۔ جس پر ایک نوکر نے مجھے اٹھا لیا۔ اور وہ خاتون میری یہ حالت
دیکھ کر کہنے لگی۔ معلوم ہوتا ہے۔ سردی کی وجہ سے غریب کے بدن میں رعشہ پڑ گیا ہے۔
نوکر مجھے ہال میں لے گیا۔ اور وہاں ایک کرسی پر لیجا رکھا۔ پھر جب میرے پاؤں کی
حالت دیکھی۔ تو مجھے اور بھی زیادہ قابل رحم سمجھا گیا۔ اس خاتون نے حکم دیا۔ اسے باورچی خانہ
میں لیجا کر آگ کے پاس بٹھاؤ اور کھانا کھلاؤ۔

ان احکام کی فوراً تعمیل کی گئی۔ چنانچہ میرے لئے بوٹ اور موزے مہیا کئے گئے
اور ایک گھنٹہ بعد وہ لیڈی میری حالت دیکھنے آئی۔ اس نے پوچھا تم کون ہو؟
میں نے اس موقع کے لئے ایک طویل اور دردناک داستان پہلے سے تیار کر رکھی تھی
وہ بیان کی۔ اور کہا۔ میں لورپول میں ایک تاجر کے ہاں کام سیکھا کرتا تھا۔ میں نے چونکہ
یوم سبت کو کام کرنے سے انکار کیا۔ اس لئے مجھے بڑی سختی سے زدوکوب کیا گیا
میرا آقا مجھے گرجا میں نہیں جانے دیتا تھا۔ اور آخر اس کی سختیاں اس حد تک
بڑھیں۔ کہ مجھے وہاں سے بھاگ آنا پڑا۔ میں دو مہینے دیہات میں آوارہ پھرتا رہا۔
بھیک مانگ کر گذارہ کرتا تھا۔ اور کبھی کبھی بھوکا سو جاتا تھا۔ پھر میں نے کہا۔

آج صبح میں لندن میں پہنچ گیا۔ اور اپنا جوتا بیچکر ایک ڈبل روٹی خریدی۔ ۳۶ گھنٹے بھوکا رہ کر مجھے صرف وہ ایک روٹی نصیب ہوئی ہے۔ البتہ میری پھوپھی ایک لاٹ پادری کے ہاں ملازم ہے مجھے امید ہے وہ میری پورے طور سے مدد کرے گی۔ جب تک میں نے پھوپھی اور لاٹ پادری کا ذکر نہیں کیا تھا۔ وہ عورت میری طرف مشتبہ نظروں سے دیکھتی رہی مگر ان کا ذکر سُنکر وہ بولی بیچارہ کوئی مصیبت زدہ لڑکا ہے۔ خیر تم آج کی رات یہیں بسر کرو۔ صبح میرا نوکر تمہاری پھوپھی کو تمہاری خبر دے آئیگا ہم نے اس عنایت کے لئے شکریہ ادا کیا۔ مگر وہ کہنے لگی کسی شکر گذاری کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جو شخص انسان سے بھلائی کرتا ہے۔ خدا اسے ضرور اجر دیتا ہے۔ اس وقت مجھے یاد آیا کہ ہم لڑکے ان باتوں کو ہمیشہ مخول کہا کرتے تھے۔ اس خاتون کی طبعیت اس قدر نرم اور نیک دیکھ کر میرے دل میں پشیمانی کا احساس پیدا ہونے لگا اور میں نے اپنے آپ کو یہ جعل اختیار کرنے پر ملامت بھی کی۔

خیر جب میں کھانا کھا کر اندرونی طور پر اور آگ کے اثر سے بیرونی طور پر آسودہ ہو چکا۔ تو ایک خادمہ جو اس گھر کی مہتمم تھی مجھے بالائی منزل کے ایک چھوٹے سے کمرہ میں لے گئی اور شب بخیر کہہ کر اس نے باہر سے دروازہ مقفل کر لیا۔ اس سے میرے دل میں چنداں بے چینی پیدا نہیں ہوئی۔ کیونکہ میں اپنے چیتھڑوں کے اندر ایسے حالات کے لئے ضروری سامان ساتھ لیتا آیا تھا۔ اسکے گھنٹہ بھر بعد جب نوکر بھی اپنے اپنے کمروں میں جا کر سو گئے۔ جو سب اسی منزل میں واقع تھے۔ اور جب میں نے محسوس کیا۔ کہ گھر میں اب ہر طرف سناٹا چھایا ہوا ہے۔ تو میں نے ایک پیچ کش کی مدد سے دروازہ کھولا۔ اور دبے پاؤں نیچے اترنے لگا۔ عین اس وقت گھڑی نے گیارہ بجائے۔ میرا ارادہ پہلے نشست گاہ میں جانیکا تھا۔ مگر قریب پہنچا تو اندر روشنی نظر آئی۔ اور مجھے وہ مرد اور عورت باتیں کرتے سنائی دیئے۔ اس پر میں نے کہا آؤ۔ لگے ہاتھوں اس عورت کی خوابگاہ کی تلاشی لے آؤں۔ شاید وہاں اس کے زیورات مل جائیں۔ یہ سوچکر کہ وہ کمرہ اس کمرے کے اوپر واقع ہوگا۔ میں پھر زینہ کے اوپر چڑھنے لگا اور بالائی منزل کے سامنے والے کمرہ میں داخل ہوا۔ اندر شمع روشن تھی۔ مگر کمرہ خالی تھا۔ میں نے سب الماریوں کی دیکھ بھال شروع کی لیکن سوائے

کپڑوں کے اور کچھ نظر نہ آیا۔ ایک آبنوسی الماری ایک طرف کو مقفل دکھائی دی اور میں ایک چھوٹی سی کھڑکی کھلی کنجی نکال کر اسے کھولنے کو تھا۔ کہ برآمدہ میں کسی کے پاؤں کی چاپ سنائی دی۔ میں جھٹ چارپائی کے نیچے چھپ گیا۔

اس کے تھوڑی دیر بعد کوئی شخص کمرہ میں داخل ہوا۔ اور اندر سے کواڑ بند کر لئے گو انہیں مقفل نہیں کیا۔ میں مارے خوف کے نہ تو اپنی جگہ سے ہلا۔ اور نہ اس جھالر کے نیچے سے جو چاروں طرف لٹک رہی تھی۔ کچھ دیکھ سکتا تھا۔ تاہم کپڑوں کی سرسراہٹ اور انداز خرام سے معلوم کیا کہ آنے والی عورت ہے اور وہ کپڑے اتار رہی ہے۔ اب مجھے زیادہ تشویش محسوس ہونے لگی۔ کیونکہ میرے اس کمرہ سے نکلنے کا موقع اسی وقت آسکتا تھا جب وہ گہری نیند سو جائے۔ پھر یہ بھی اندیشہ تھا کہ شاید میں نکلنا چاہوں۔ تو وہ بیدار ہو جائے۔ غرض اس وقت میری حالت بہت ہی ناگوار تھی۔ اور مجھے اپنے سامنے جیلخانہ کا دروازہ نظر آرہا تھا۔

اس کے پاؤ گھنٹہ بعد وہ لیڈی چارپائی پر لیٹ گئی۔ اب میں اس فکر میں ہوا کہ وہ خراٹے لینے لگے۔ تو میں یہاں سے نکلوں لیکن بظاہر وہ ابھی سوئی نہ تھی اور لیٹی ہوئی تھی۔ کہ دروازہ بڑی آہستگی سے پھر کھلا۔ اور بند ہو گیا۔ اور ایک شخص جس نے بوٹ اتار رکھے ہوئے تھے۔ دبے پاؤں داخل ہوا۔ انہوں نے آہستہ آہستہ کچھ باتیں کیں۔ اور مجھے ان کی گفتگو سے یہ سنکر تعجب ہوا۔ کہ وہ نیک مرد جو گاڑی پر سوار ہو کر آیا تھا۔ ایک گھنٹہ اس بظاہر عابد اور متقی لیڈی کی صحبت میں بحالت تنہائی بسر کرنا چاہتا ہے۔ میں نے دل میں سوچنا شروع کیا۔ کہ یہ عورت بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے جو کچھ کر رہی ہے۔ اس کا معاوضہ بھی بظاہر اسی دنیا میں حاصل کرنا چاہتی ہے!

غرض اس حالت میں قریباً دو گھنٹے گذر گئے۔ میں اب چارپائی کے نیچے زیادہ مطمئن بیٹھا ہوا تھا۔ کیونکہ اب مجھے ایک ایسا راز معلوم ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ عورت میرے بس میں تھی۔ آخر اس عرصہ کے گذرنے پر مرد کمرہ سے باہر نکلا۔ اور عورت اس کے پیچھے پیچھے مکان کا دروازہ بند کرنے گئی۔ دونوں اس احتیاط سے نیچے اترے کہ صاف معلوم ہوتا تھا۔ نوکروں کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ وہ مرد بہت عرصہ پہلے واپس جا چکا ہے۔ اور اب یہ دونوں ان سے اپنا راز چھپانے کے لئے یہ احتیاط

عمل میں لا رہے ہیں۔

جس وقت وہ عورت اپنے آشنا کو چھوڑنے گئی۔ تو میرے جی میں آئی یہاں سے چلدینا چاہیئے۔ مگر پھر سوچا۔ کیا خالی ہاتھ جاؤں؟ ہرگز نہیں۔ مگر اس کے واپس آنے تک آبنوسی الماری کے کھولنے کا وقت نہیں تھا۔ اور مجھے یقین تھا کہ زیورات اسی میں بند ہیں۔ آخر سوچا۔ کہ جب یہ سو جائے گی تو یہ کام شروع کرونگا۔ اور اگر اتفاق سے وہ بیدار ہوگئی۔ تو بھی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ وہ مجھے حوالہ پولیس کرنے کی جرات نہیں کرسکتی۔ پس میں دبک کر پڑ رہا۔ چند منٹ کے عرصہ میں وہ شب خوابی کا لباس پہنے سردی سے کانپتی واپس آئی۔ مجھے اس کے دانت بجتے سنائی دے رہے تھے۔ اس کے نصف گھنٹہ بعد میں نے اسکے سانس لینے کی آواز سے اندازہ کیا کہ وہ بے خبر سو گئی ہے۔ شمع بدستور جل رہی تھی۔ میں بڑی احتیاط کے ساتھ چارپائی کے نیچے سے نکلا۔ اور غور سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔ بیشک وہ سو رہی تھی اور اگرچہ عورت جوان نہ تھی۔ مگر قبول صورت ضرور تھی۔ لیکن میرے لئے اسکے حسن کا جائزہ لینے کا وقت نہیں تھا۔ میں نے جھٹ اپنی کنجی الماری کے قفل میں ڈالی اور اس کا دروازہ کھولا۔ مگر افسوس! ... اسکے ساتھ ہی لکڑی کے دروازے کے ہلنے سے ایک ایسی خوفناک آواز پیدا ہوئی کہ وہ عورت بیدار ہوگئی۔ اور اس نے ایک ہلکی سی چیخ ماری۔ میں لپک کر اس کے قریب پہنچا۔ اور دبے لفظوں میں استقلال کے لہجہ میں کہنے لگا۔ میڈم ایک لفظ بھی تمہاری زبان سے نکلا تو میں تمہارا اور تمہارے آشنا کا راز فاش کردونگا۔ میں نے شمع کی دھندلی روشنی میں دیکھا۔ کہ اس کے چہرہ کی رنگت سرخ ہوگئی۔ میں نے کہا۔ میڈم یاد رکھو تمہاری باتیں مجھے معلوم ہو چکی ہیں۔ کیونکہ میں سارا عرصہ چارپائی کے نیچے چھپا رہا ہوں۔ تم! اس نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔ تم تو وہ غریب لڑکے ہو۔ جسے میں نے آج رات پناہ دی تھی۔ میں نے جواب دیا۔ میڈم بیشک میں وہی لڑکا ہوں۔ لیکن مجھے بحالت خواب پھرنے کا مرض ہے اتفاق سے اس کمرہ میں آنکلا ہوں۔ اس نے پوچھا۔ مگر تم اس الماری کو کیا کر رہے تھے؟ میں نے جواب دیا۔ خواب کی حالت میں اس کا معائنہ کر رہا تھا۔ وہ بے صبری کے لہجہ میں بولی کیا فضول بکتے ہو۔ میں سمجھ گئی۔ تم کون ہو۔ مگر اس شرط پر کہ تم آج رات کے واقعہ کا کسی سے

ذکر نہ کرو۔ میں تم سے اچھا سلوک کرنے کو تیار ہوں۔ میں نے کہا۔ میڈم۔ مجھے کسی کی بدگوئی سے حاصل نہیں وہ بڑے جوش اور اضطراب کی حالت میں تھی کہنے لگی۔ اگر تم کروگے بھی تو تمہاری بات کا کسی کو اعتبار نہیں آئے گا۔ البتہ اگر تم میری ہدایات پر چلو تو میں تمہیں معقول معاوضہ دینے کو تیار ہوں میں نے اس کا وعدہ کرلیا۔ اس نے چارپائی کے پاس رکھی ہوئی ایک کرسی سے اپنا بٹوا اٹھایا اور اس کی نقدی میرے ہاتھ پر ڈال دی۔ میں نے معلوم کیا کہ تھوڑے چاندی کے سکوں کے علاوہ پندرہ سولہ پونڈ بھی ہیں اس کے علاوہ اس نے مجھے بیس پونڈ کا ایک بنک نوٹ دیا۔

میں نے یہ روپیہ اپنی جیبوں میں ڈال لیا۔ اور وہ مجھ سے کہنے لگی۔ کیا اب تم مطمئن ہو؟ میں نے کہا ہاں بالکل وہ بولی۔ اچھا تھوڑی دیر ٹھیر جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے۔ میں پردے کے پیچھے چھپ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے اُٹھ کر ایک ڈریسنگ گون پہنی۔ پھر شمع ہاتھ میں لیکر مجھ سے کہنے لگی۔ اب تم بالکل دبے پاؤں میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ خبردار ذرا بھی آہٹ پیدا نہ ہو۔ ہم باورچی خانہ میں اترے۔ وہاں جس قدر پکا ہوا کھانا موجود تھا وہ سب اُس نے مجھے دے دیا۔ اور اُسے باندھنے کے لئے ایک رومال بھی دیا۔ اتفاق سے ایک چاندی کا چمچہ باہر رہ گیا تھا۔ کہنے لگی اسے بھی اُٹھا لو۔ اور آپ آسانی سمجھ سکتے ہیں رہبر نے اُسکا رہنا مناسب نہ جانا جب یہ انتظامات ہو چکے تو وہ مجھے صدر دروازہ پر لے گئی۔ اور اس بات کی پھر تاکید کرکے کہ جو کچھ تم نے دیکھا۔ اُس کا کسی سے ذکر نہ کرنا اُس نے مجھے مکان سے باہر نکال دیا۔ کچھ شک نہیں تم اس سے اگلے روز اولڈ برلنگٹن سٹریٹ میں اس بارہ میں بہت کچھ چرچا ہوتا رہا ہوگا۔ کہ وہ کس قدر ناشکر گزار لڑکا ثابت ہوا جس پر رحم کرکے اُسے مکان میں داخل کیا گیا تھا اور وہ آدھی رات کے وقت کھانے کی چیزیں اور ایک چاندی کا چمچہ لیکر فرار ہو گیا۔

طام رین نے یکایک تلخ کلام کرکے کہا "جبکہ تم نے اب تک مجھے اُس لیڈی کے نام سے آگاہ نہیں کیا"

وہ بولا "میں نے ایسا کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ کیونکہ اُس نے میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا تھا"

رہزن کہنے لگا "باوجود اس کے بعض وجوہ ایسی ہیں۔ کہ میں اس بارہ میں واقفیت حاصل کرنا ضروری سمجھتا ہوں"

جیکب نے جواب دیا "اگر یہی بات ہے تو خیر مجھے تامل نہیں۔ اُس کا نام مسز سلنگسبی تھا"
ٹام بولا "میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا۔ اور اُس مرد کا نام ۔ ۔ ۔ کیا وہ بھی تمہیں معلوم ہوا؟"

"جی ہاں"۔ لڑکے نے جواب دیا "میں نے باورچی خانہ میں نوکروں کی زبانی اُس کا نام سنا تھا۔ دیکھئے اُس کا کچھ بھلا سا نام ہے ۔ ۔ ۔ ہاں مجھے یاد آگیا۔ سر ہنری کورٹلی"
ٹام بولا "جیکب میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں" اس کے بعد دبی ہوئی آواز میں اپنے دل سے مخاطب ہو کر اُس نے کہا "غریب کیلریس تمہیں اپنی عاید بیوی کے متعلق سخت غلط فہمی ہوئی ہے"

جیکب نے پوچھا "مسٹر رین فورڈ کیا میں ابھی داستان کا باقی حصہ بھی عرض کروں؟ اب وہ کچھ زیادہ طویل نہیں ہے"
"ہاں ہاں کیوں نہیں۔ مجھے اگر یہاں رات بھر بیٹھ کر اُسے سُننا پڑے تو بھی انکار نہیں"

یہ جواب پا کر جیکب نے اپنی سرگذشت پھر ان لفظوں میں شروع کی۔

باب ۰۴ جیکب سمتھ کی سرگذشت (۴)

"میں رات کے تین بجے کے قریب ارل سٹریٹ واقع سیون ڈائیلز میں پہنچا۔ تو دیکھا کہ ٹوبی تو سو گیا ہے۔ مگر اولڈ ڈیتھ اور مسز بنس میری واپسی کے منتظر ہیں۔ میں نے واقعات بیش آمدہ بیان کئے۔ اگرچہ اُس خاتون اور بیرونٹ کے عشق آمیز تعلقات کا ذکر عمداً نہیں کیا۔ کیونکہ یہ سوچکر کہ مسز سلنگسبی نے ہر طرح رحم آمیز سلوک کیا ہے۔ میں اس کے راز کو پوشیدہ رکھنا ضروری سمجھتا تھا۔ میں جو نقدی لایا تھا۔ اُس میں سے پانچ پونڈ اولڈ ڈیتھ نے بڑی مہربانی سے مجھے واپس دے دئے۔ میں جلد جلد قدم اٹھاتا سینٹ گائیلز میں اپنے مکان پر پہنچا پیگی سوئی ہوئی تھی۔ میں نے اُسے بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور چپ چاپ لیٹ رہا۔

جب میری آنکھ کھلی۔ تو کمرہ کی کھڑکی کے دھندلے شیشوں کے اندر سے سورج کی شعاعیں داخل ہو رہی تھیں میں اٹھ کر بستر پہ بیٹھ گیا۔ دیکھا کہ پیگی موجود نہیں میں نے

سمجھا۔ بیدار ہو کر کھانے کا سامان خریدنے بازار چلی گئی ہوگی۔ باوجود اس کے میرے دل میں کچھ شبہ سا پیدا ہو گیا۔ اور میں بے چینی محسوس کرنے لگا۔ میں اس رات جو پیتھا ہوا پاجامہ عمداً پہن کر گیا تھا۔ اُس کی جیبوں میں ہاتھ ڈالا۔ تو دیکھا پانچوں پونڈ گم ہیں۔ اب مجھے اور زیادہ تشویش ہوئی۔ اور میں نے سوچا بیگی یقیناً فرار ہو گئی ہے۔ جب مزید تلاش شروع کی تو معلوم ہوا۔ کہ جس قدر ستھرے کپڑے موجود تھے۔ وہ اُن سب کو ساتھ لے گئی ہے اور میرے لئے صرف وہ چیتھڑے چھوڑ گئی ہے۔ جنہیں پہن کر مسز سلنگبی کے مکان پر گیا تھا جو کچھ اُس کے ہاتھ آیا ساتھ لے گئی اور اب میرے دل میں خطرہ اس بات کا محسوس ہونے لگا کیا وہ میرا راز فاش کر دے گی؟ مجھے اس کا طرز عمل اسقدر مشتبہ نظر آیا۔ کہ میں نے سوچا اُس کی مخبری کے ڈر سے حتی الامکان نیچے رہنا ہی مناسب ہے۔ اس کے ساتھ ہی مجھے یاد آیا کہ اگلے دن جب میں اُسے ایک آشنا کے ساتھ بیٹھے دیکھ کر زدوکوب کیا تو وہ چپ ہو رہی تھی ممکن ہے۔ اب وہ اُس مار کا بدلہ لے۔ اسلئے میں نے جسقدر جلد ممکن تھا وہی چیتھڑے پہن لئے اور گھر سے باہر نکلا لیکن گلی کی نکڑ پر پہنچا تھا۔ کہ بنفانہ پولیس سٹیشن کا سراغرسان مسٹر ڈاکلیں جس سے آپ بھی واقف ہیں ملا۔ میں نے اُسے دیکھ کر ایک کوچہ میں چھپ جانے کی کوشش کی مگر اُس نے میرا تعاقب کر کے مجھے فوراً ہی پکڑ لیا۔

اس کے گھنٹہ بھر بعد مجھے پولیس مجسٹریٹ کی عدالت میں بلومسبری سکوئر کے ایک مکان میں آتشزدگی، مالک مکان وغیرہ بدلنے والے کا بھیس بدل کر چوری کرنے کے الزام میں صاحب مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔ ہفتہ بھر مجھے جیلخانہ کلرکن ویل کی حوالات میں رکھا گیا۔ جہاں مجھے بارہ دن تک ٹھہرایا گیا تھا۔ ایک روز سہ پہر کے وقت مسز بنس اپنے آپ کو میری بہن ظاہر کر کے مجھ سے ملنے آئی۔ اس نے مجھ سے کہا تم سمجھ سکتے ہو۔ مسٹر بونز تمہاری ملاقات کو نہیں آسکتے۔ البتہ اگر تم نے اُن کا نام ظاہر نہ کیا اور وفادار رہے۔ اور کسی بات کا ذکر اپنے ساتھی قیدیوں سے بھی نہ کیا۔ تو وہ تمہارے لئے ہر ممکن طریق پر ضرور کوشش کرینگے مسز بنس نے یہ بھی کہا معلوم ہوا ہے تم پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ مگر ہم گواہوں کو بہکانے کی پوری کوشش کریں گے۔ اگر اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو تمہاری نیک چلنی کے متعلق اس قسم کی شہادت مہیا کی جائے گی کہ تمہیں ہلکی سے ہلکی سزا دی جائے۔ اس عرصہ میں تمہیں اس قدر روپیہ مہیا کیا جائے گا۔ کہ تم جیلخانہ میں مزے کی زندگی بسر کر سکو مسٹر

بونز نے تمہارے لئے سر دست ایک پونڈ بھیجا ہے۔ اگلی مرتبہ میں تمہارے لئے کپڑے کا ایک عمدہ سوٹ بھی لیتی آؤنگی۔ تاکہ مجسٹریٹ کے روبرو تم اچھی حالت میں پیش ہو بیٹیا جیکب پورے طور پر وفادار رہنا۔ اور اطمینان رکھنا مسٹر بونز تمہارا ساتھ نہ چھوڑینگے لیکن اگر تم نے ان کا نام کسی نامناسب طریق پر لیا تو وہ تمہاری امداد سے دستکش ہو جائینگے۔ اور تمہیں عبور دریائے شور کی سزا ہونی یقینی ہے۔

مسز بنس نے یہ سب باتیں پورے طور سے میرے ذہن نشین کر دیں۔ گو میں نے کہا اس کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ بونز کے متعلق کچھ بیان کرکے مجھے فائدہ حاصل ہونے کی امید نہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اگر میرا طرز عمل اچھا رہا۔ تو اس سے کافی مدد مل سکے گی۔ وہ مطمئن ہو کر چلی گئی۔ اور میں نے دن کا باقی حصہ قیدیوں میں بڑے مزے سے بسر کیا۔ خصوصاً اس لئے کہ میرے ایک پونڈ نے میرا درجہ ان کی نظروں میں بہت اونچا کر دیا تھا۔

دوسری رات میں نے میلیٹ کے حوالاتی وارڈ میں بسر کی۔ صبح مجھے غسل کرایا گیا۔ اور کپڑوں کا وہ نیا سوٹ جو مسز بنس نے بھیجا تھا مجھے مہیا کر دیا گیا۔ مجھے اس پانی میں غسل لینا پڑا۔ جس میں مجھ سے پہلے کئی بدمعاش مجرم نہا چکے تھے۔ جن پر چوری کا الزام تھا۔ اور میں جانتا تھا۔ کہ ان کے بدن نہایت غلیظ تھے۔ بہرحال غسل سے فارغ ہو کر مجھے ایک مقام پر پہنچا دیا گیا۔ وہاں میں نے دیکھا۔ کہ کئی طرح کے مجرم جمع ہیں۔ ایک لڑکے پر یہ الزام تھا کہ اس نے بیش قیمت کے جوتے چرائے۔ مجھ پر ایک چاندی کا چمچہ چرانے کا الزام تھا۔ اس جگہ میں نے ایک شریف مرد کو دیکھا جس کے ہاتھ لڑائی میں ایک اور شخص زخمی ہو گیا تھا۔ وہ چونکہ ضمانت مہیا نہ کر سکا۔ اسلئے اسے بھی حوالات میں رکھا گیا۔ اسی کمرہ میں ایک نقب زن ایک قلب ساز اور ایک شخص جس پر قتل کا الزام تھا موجود تھے۔ اس وقت تو میں نے ان معاملات پر چنداں غور نہیں کیا مگر اسکے بعد کبھی یاد ضرور آیا ہے کہ ایک نقب زن۔ قلب ساز اور قاتل ایسے مسلمہ چور کی صحبت میں اپنے لڑکے کو رکھنا۔ ۔۔۔ بدقسمتی سے ایک بیش قیمت ۔۔۔ چرا لئے تھے

کسی غرض سے گرجا میں بھیجا جاتا۔ آٹھ بجے ہم واپس آتے اور پھر اپنے اپنے بستر تیار
کرنے کا حکم ملتا۔ نو بجے جہاز پر پورا سناٹا چھا جاتا اور جہاز میں ایسی حالت نظر آتی۔ گویا
کوئی شخص زندہ موجود نہیں ہے۔ اس خاموشی کو توڑنے والی آواز یا تو گھنٹے کے
بجنے سے یا ہر نصف گھنٹہ بعد پہرہ دار کی یہ آواز ہوتی ہے کہ جہاز پر ہر طرح امن ہے۔

یہ زندگی تھی جو ہم جہاز پوریالس پر بسر کرتے تھے لیکن میں کہہ سکتا ہوں کہ
وہاں رہ کر میں اس قدر خوش تھا۔ جتنا اس سے پیشتر کبھی نہیں ہوا۔ جہاز کا معلم بہت
طلبا کو تعلیم کا شوق ہو۔ انہیں توجہ سے پڑھایا کرتا تھا۔ اس کی نگرانی
میں میں نے بہت جلد اچھی تعلیم حاصل کر لی۔ وہ بھی میری تعلیم پر بہت توجہ دیتا تھا چنانچہ
ایک سال کے بعد اس نے مجھ سے درزی کا کام بالکل چھڑا دیا۔ اور ہمیشہ تعلیم میں رکھ لیا
وہاں مجھے اس کی طرف سے بہت سی عمدہ کتابیں پڑھنے کو مل جاتی تھیں۔ اور میں انہیں
فرصت کے وقت اکثر دیکھا کرتا تھا۔ مجھے پڑھنے کا اس قدر شوق ہوا کہ ہوا خوری اور
ورزش کے اوقات میں بھی کتاب ہاتھ میں رکھتا اور الگ بیٹھ کر پڑھا کرتا تھا۔ میں سوچتا
کہ ان کتابوں کو کیسی شستہ عبارت میں لکھا جاتا ہے۔ اور میری اپنی زبان کس قدر ناقص ہے
اس طرح مجھے معلوم ہوتا کہ میں قواعد صرف و نحو سے کس قدر بے بہرہ ہوں میں اس کا ازالہ کرنے
کے لئے بہت کوشش کرتا تھا۔ اور اس کام میں مجھے معلم مذکور سے بہت مدد ملتی تھی۔ میں انجیل
کا مطالعہ بڑے شوق سے کرنے لگا۔ اور جوں جوں میں اسے پڑھتا تھا۔ میرے دل میں اس
بات کا شوق پیدا ہوتا تھا کہ میں دوبارہ جرم کی زندگی اختیار نہ کروں۔

دو سال کے عرصہ میں جو میں نے قیدیوں کے جہاز پر بسر کیا مسز بنس کئی بار پھوپھی بھی کبھی
مجھ سے ملنے آئی لیکن چونکہ قیدیوں کے رشتہ داروں کو صرف اسی صورت میں گفتگو کرنے
کی اجازت ہوتی ہے۔ کہ جہاز کا کوئی پہرہ دار پاس موجود ہو۔ اس لئے ہماری گفتگو میں اولڈ
ڈیبچ کا ذکر کبھی نہیں آتا تھا۔ البتہ مسز بنس اشارۃً کہا کرتی تھی۔ کہ جب تم یہاں سے رہا
ہو کر آؤ گے۔ تو تمہارے پھوپھا تمہیں اپنے پاس رکھ لیں گے۔ اسکا مطلب میں اچھی طرح
سمجھتا تھا۔ کہ پھوپھا سے مراد اُس کے شوہر لوٹبی سے ہے۔ میں یہ بھی سمجھتا تھا کہ یہ جیبیا ابھی تک
وغیرہ اولڈ ڈیبچ کے نیچے ہوتے ہیں۔ باوجود اس کے بارہا ایسا ہوتا۔ کہ میں راتوں کو
بہت دیر جاگ کر کروٹیں بدلتا اور یہ سوچا کرتا۔ کہ رہا ہو کر مجھے کونسا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے

جس سے میں ایمانداری کی روزی کما سکوں۔ اور مجھے مسٹر جمبو بوتنہ کی قابل نفرت ملازمت
پھر نہ اختیار کرنی پڑے۔

انجام کار میری رہائی کا دن آپہنچا۔ میں نے پہلے سے ہی یہ تجویز سوچ رکھی تھی۔ کہ
مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ جہاز کے افسر نے میرے کپڑے مجھے واپس دے دیئے۔ اور ایک شلنگ
بھی دیا۔ سکول ماسٹر اُسوقت موجود نہ تھا۔ اور مجھے اس بات کا رنج ہوا۔ کہ میں اسوقت اُس
کا شکریہ ادا نہ کر سکا۔ اور نہ رخصت ہوتے وقت مجھے اُس سے مشورہ لینے کا موقعہ ملا۔ جی
میں آئی۔ کہ جہاز کے کمان افسر سے مشورہ لوں۔ یہ تجویز مجھے ہر لحاظ سے اطمینان بخش نظر
آئی۔ چنانچہ میں اس کے پاس گیا۔ اور پوچھا۔ آپ کی رائے میں مجھے ایمانداری سے
روزی کمانے کے لئے کونسا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے؟ اُس نے میری طرف دیکھ کر زور
کا قہقہہ لگایا اور کہنے لگا واہ! کیا تم مجھے ایسا بیوقوف سمجھتے ہو۔ کہ تمہاری ان باتوں میں آکر
تمہیں لفنگی کا سبق دے دوں۔ ہرگز نہیں۔ جب میں شروع شروع میں یہاں آیا تو اکثر
ایسا کیا کرتا تھا۔ مگر تجربہ سے ثابت ہو گیا کہ جن شخصوں کو میں اس قسم کی مدد دیتا وہی سب سے پہلے دوبارہ
قید ہو کر یہاں واپس آتے تھے۔ اتنا کہہ کر اُس نے دوسری طرف کو منہ پھیر لیا اور میں نہایت حیران اور
ششدر ہو سوچتا اپنی جگہ پر کھڑا رہ گیا کہ کیا دنیا میں ایمانداری کی یہی قدر ہوتی ہے؟ لیکن پھر سوچا نہیں
اس نے جو کچھ کہا وہ تلخ تجربہ کی بنا پر تھا۔ اس کے لئے مجھے اُسکو قصوروار نہ قرار دینا چاہیئے
زار زار روتا میں جہاز سے رخصت ہوا۔

کشتی پر سوار ہو کر دو بجے کے ساحل پر اترا ہی تھا۔ کہ آگے سے مسٹر [illegible] ملے۔ اُس نے اپنے
بازو میری گردن میں ڈال دئے اور ایسے محبت آمیز طریقہ پر پیار سے [illegible] ملا۔ کہ کوئی
جانے سمجھے اس کو بھی یا شاید حقیقی بھائی ہے۔ پھر اُس نے تھوڑے فاصلہ پر ایک
شراب خانہ کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ تمہارا نیک دل اور مہربان مربی مسٹر بوتنہ وہاں تمہارا
منتظر ہے۔ اور تم سے ملکر بہت خوش ہوگا۔ اُس نے تمہارے لئے سینکا ہوا گوشت اور عمدہ
اعلیٰ شراب تیار رکھی ہوئی ہے۔ اور ہم تمہیں خوب پیٹ بھر کر عمدہ کھانا کھلائیں گے بہانہ
ہو یا اسی پر جیل میں [illegible] قسم کا کھانا ملتا تھا۔ اسے پیش نظر رکھ کر جب اُس دعوت کا خیال آیا تو
بے اختیار منہ میں پانی بھر آیا۔ مگر پھر جب اُس غیر معمولی اثر کا تصور بندھا۔ جو اولڈ بیلی کو [illegible]
حاصل تھا تو میں نے سوچا۔ اگر ایک بار پھر اُس کے پنجے میں پھنس گیا تو [illegible]

نہ میرے اندر اتنی جرأت پیدا ہو سکے گی کہ اُس کا کہنا ماننے سے انکار کر دوں۔ پس میں نے جلدی ہی
ارادہ بدل دیا۔ اور مسز ہنس کو چھوڑ کر بے تحاشا ایک گلی کی طرف دوڑ نکلا۔ اُس کی تیز جھگڑالو
آواز مجھے دور تک سنائی دیتی رہی۔ جیکب! جیکب! کہہ کر آوازیں دیتی تھی۔ مگر میں نے اس
پر ذرا توجہ نہ کی۔ اور اس طرح اندھا دھند بھاگا گویا کوئی وحشی جانور پیچھے لگا ہوا ہو۔

کچھ عرصہ بعد میں نے اپنی رفتار ہلکی کر دی۔ اور ایک شراب خانہ میں داخل ہوا۔ یہاں
پر میں نے بیئر کا آدھا طلب کیا۔ دو تین سپاہی اور قریباً اتنی ہی جوان عورتیں ایک میز
پر بیٹھی شراب پی اور ہنس رہی تھیں اُن عورتوں میں سے ایک یکایک اپنی جگہ سے
اُٹھی اور میری طرف بڑھ کر چند منٹ مجھے غور کی نظر سے دیکھتی رہی۔ پھر ایک
قہقہہ لگا کر بولی۔ میں پہلے ہی سمجھ گئی تھی۔ یہ میرا پرانا یار جیکب ہے۔ چنانچہ وہ
مجھ سے گلے ملنے کو آگے بڑھی لیکن میں نے حقارت سے اُسے پرے ہٹا دیا۔ یہ خستہ حال زرد رو
عورت وہی پگی ڈالنگ تھی۔ جس کا مجھ سے ایک عرصہ تک تعلق رہا تھا۔ میری یہ بدسلوکی دیکھ کر
وہ پہلے تو شرمائی پھر اوسان بحال کر کے کہنے لگی۔ بدذات! بے ایمان! کتا! تجھے کسی [illegible] کا سلوک
کرنا ہی نہیں آتا۔ کیا تو سمجھتا ہے [illegible] تم اب بحری جہاز سے اتر آئے ہو۔ اور اس مردانہ سے ہرگز انکار نہ
کر سکتے [illegible] ایک نے مجھ سے پوچھا۔ یہ ٹھیک ہے؟ اور میرے جواب کا انتظار کئے بغیر
مجھے گردن سے پکڑ کر باہر نکال دیا۔ جب میں بازار کی نکڑ پر پہنچا تو یاد آیا۔ میں نے بیئر طلب کرتے
وقت جو شلنگ دیا تھا۔ اُس کی ریزگاری مجھے واپس نہیں دی گئی۔ چنانچہ میں نے واپس جا کر
اپنے پیسے طلب کئے۔ لیکن جس لڑکے نے مجھے شراب لا کر دی تھی۔ وہ قسم کھا کر کہنے لگا۔
تم نے تو شلنگ دیا ہی نہیں۔ شراب خانے کے مالک نے بھی یہی سمجھا۔ کہ کوئی بدمعاش ہے
جو میرے نوکر کو ٹھگنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انجام یہ ہوا کہ مجھے گھونسے مار کر باہر نکال
دیا گیا۔ اب میری جیب میں ایک پیسہ نہ تھا!

کچھ عرصہ میں سخت حیران اور مضطرب رہا۔ نہیں جانتا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ آخر انتہائی
یاس کے زیر اثر ایک گوشہ میں بیٹھ کر آنسو بہانے لگا۔ اس وقت جی میں آئی۔ کہ اس سے
تو قیدیوں کے جہاز کی زندگی ہی ہزار درجہ بہتر تھی۔ بھوک کے مارے جان نکلی جاتی تھی اور
کھانے کا کوئی ممکن وسیلہ نظر نہ آتا تھا۔ ناچار ایک دوکان میں داخل ہو کر پوچھا۔ آپ کو کسی
خدمتگار لڑکے کی ضرورت ہے؟ دوکاندار نے کہا۔ مجھے تو نہیں البتہ میرے ایک ہمسایہ

کہ رات ہو چکی تھی۔ جب میں بلیک فرائرز روڈ پر پہنچا۔ وہاں بھی میں نے دیانت
داری کی ملازمت حاصل کرنے کی کوشش شروع کی۔ مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ مجھے یاد ہے
کہ ایک عمر رسیدہ دوکاندار نے میری داستان کو زیادہ توجہ کے ساتھ سنا۔ تو میں نے
زار زار روتے ہوئے اُس سے التجا کی جس طرح بھی ممکن ہو۔ آپ مجھے اپنی ملازمت میں
لے لیجئے۔ ورنہ میرے لئے سوائے اسکے چارہ کار نہ ہوگا کہ میں چوری شروع کر دوں
کیونکہ مجھے ملازمت کی کوئی ممکن سبیل نظر نہیں آتی۔ میں نے اُسے عمداً یہ نہیں بتایا
کہ میں پہلے بھی چوری کیا کرتا ہوں۔ اُس نے میری ساری سرگزشت سنی پھر افسوس
کے ساتھ سر ہلا کر کہنے لگا۔ اگر تم پہلے ہی چور بننے کا خیال دل میں لئے ہوئے ہو۔ تو ظاہر
ہے کہ تمہارا اخلاق بگڑ چکا ہے اُس نے مجھے چند پیسے دیئے۔ اور کہنے لگا جاؤ کسی
دوسری جگہ قسمت آزمائی کرو۔

میں تھوڑی دیر اس سوچ میں رہا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ ایک طرف پیٹ
خالی دوسری طرف تکان کی وجہ سے اعضا میں اینٹھن [illegible] پیسے کسی سرائے
کا کرایہ ادا کروں یا روٹی کھاؤں۔ بہت کچھ سوچنے کے بعد آخر شکم پری ضروری تھا اور
جو کچھ ملا اُسے [illegible] کر کے دریا کے [illegible] کنارے [illegible] پڑ کر سو رہا
صبح کو آنکھ کھلی۔ تو سورج نکل آیا تھا میں نے بلیک فرائرز پل کو [illegible] کیا۔ اعضا شدت
درد سے [illegible] شب گزشتہ کی شبنم [illegible] حیران تھا کہ اب
کس طرف کو جاؤں ہر قسم کی امید ساتھ چھوڑ چکی تھی۔ لندن جیسے فیاض شہر میں یکہ
و تنہا [illegible] بے یار و مددگار [illegible] بے خان و مان لڑکا آوارہ پھر رہا
تھا [illegible] مگر حالات جرم کی زندگی کی طرف انگلی اٹھا رہے
تھے [illegible] میں نے سچے دل سے خدا سے مدد کی درخواست
کی اور کہا۔ اے [illegible] آخری خوفناک طریق کی زندگی سے جس پر بحالت
مجبوری [illegible] مجھے بچانا تیرے ہی اختیار میں ہے۔ مجھے معلوم نہیں
میری دعا قبول ہوئی یا نہیں۔ بہرحال مجھے کسی طرف سے کسی قسم کی مدد نہیں ملی۔ دن کی
طرح بازاروں میں پھرتے [illegible] رات پھر سر پر آئی۔ چونکہ ۲۴ گھنٹے گزر گئے [illegible]
[illegible]

ادھر اُدھر پھر رہا ہے۔ اس لئے مجھے اندر داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی۔ اتنے میں بارش زور سے شروع ہو گئی۔ میں کسی اور مقام پناہ کو تلاش کرنے روانہ ہوا۔ اور آخر ایک مسقف مقام پر پہنچا۔ تو کپڑے پانی سے تر بتر ہو چکے تھے۔ رات بھر میری آنکھ نہ جھپکی۔ فرش کے پتھر اس قدر سرد تھے کہ بیٹھنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ صبح ہوئی۔ تو میں اتنا کمزور ہو گیا تھا۔ کہ بمشکل اپنے اعضا کو جنبش دے سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اب فاقہ کشی سے خودکشی تک نوبت پہنچنے لگی تھی۔ گرتا پڑتا بمشکل اٹھ کر چلا۔ ایک نانبائی کی دوکان میں کھڑکی کے پاس گرم روٹی پڑی ہوئی مہک رہی تھی۔ میں نے التجا کی خدا کے لئے صرف ایک ٹکڑا۔ میں بھوک کے مارے مرا جاتا ہوں۔ لیکن نانبائی نے مجھے دھتکار کر پرے ہٹا دیا۔ اب خیال آیا اگر میں بھی اپنا پرانا طریق زندگی شروع کر دوں۔ تو نہ صرف خشک روٹی بلکہ گوشت کھانے کے لئے بھی نقدی با آسانی پیدا کر سکتا ہوں۔ اور وہ اس طرح پر کہ کسی بھلے مانس کی جیب کاٹ لوں۔ یہ خیال دل میں آیا ہی تھا۔ کہ یکایک نفرت کا احساس پیدا ہوا۔ کوئی غیبی آواز میرے کان میں یہ کہتی سنائی دی۔ کہ چوری کرنے سے دریا میں ڈوب مرنا اور ساری تکلیفوں کا خاتمہ کرنا بہتر ہے۔

اب میں نے خودکشی کا مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ اور اسی نیت سے دریا کے کنارہ کی طرف آہستگی سے نہیں بلکہ دوڑتا ہوا چلنے لگا۔ ویسٹ منسٹر کے پل پر چڑھ کر میں دریا میں چھلانگ لگانے کو تھا۔ کہ کسی نے یکایک میرے کوٹ کے کالر کو پیچھے سے بزور پکڑ کر مجھے کھینچ لیا۔ مڑ کر دیکھتا ہوں تو اولڈ ڈیتھ کھڑا ہے!

میں نے زور کی چیخ ماری اور اس کے ہاتھ سے نکلنے کے لئے جدوجہد کرنے لگا۔ میں نے خودکشی کا مصمم ارادہ کر رکھا تھا۔ مگر اس نے مجھے مضبوطی سے پکڑے رکھا۔ اور کہنے لگا۔ بیوقوف اس طرح جان گنوانے سے کیا حاصل ہے۔ دیکھتا نہیں۔ دنیا میں کتنی دلفریبیاں موجود ہیں۔ میں نے چیخ کر کہا۔ تم مجھے مر جانے دو۔ میں چوری کی زندگی سے موت کو بدرجہا افضل سمجھتا ہوں۔ وہ بولا اے بے سمجھ کون بیوقوف تجھے چور بنانا چاہتا ہے۔ میرے ساتھ آ۔ میں تیرے مستقبل کی نسبت کچھ مشورہ دوں گا۔ مستقبل! میں نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔ اور اس کے بعد بھیگی بلی کی طرح اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ وہ مجھے ایک قہوہ خانے میں لے گیا۔ اور از راہ مروت میرے لئے خوراک طلب کی۔ جسے میں نے بے صبری سے پیٹ بھر کر کھایا۔

خوراک اور گرم قہوہ سے پھر ایک بار مجھے ہوش آگیا۔ اور میں یونہ کا شکر گذار ہوا۔ کہ اُس نے مجھے اس خوفناک حرکت کے نتیجہ سے رہائی دلائی۔ پیٹ بھرا ہوا ہو۔ تو خودکشی کا خیال بھی از خود دل سے اُٹھ جاتا ہے۔ میں اب اولڈ فیتھ کو اپنا نجات دہندہ سمجھنے لگا تھا۔ چنانچہ میں اُس کی گفتگو کو بغور سننے کے لئے آمادہ ہوگیا۔ اور جب اُس نے یہ مشورہ پیش کیا۔ کہ آؤ ہنس کے مکان پر چل کر گفتگو کریں۔ تاکہ کوئی تیسرا نہ سُن سکے۔ تو میں چپ چاپ اسکے ساتھ ہولیا۔ لیکن سیون ڈائیلز تک چلتے ہوئے میں نے کئی بار اپنے دل میں اس بات کا عہد کیا۔ کہ یہ مجھے چاہے کتنا سمجھائے یا دھمکائے۔ میں چوری کی زندگی پھر شروع کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوں گا۔

جب ہم ارل سٹریٹ والے مکان میں پہنچے تو مسز ہنس نے میرا بڑے تپاک سے خیر مقدم کیا۔ اور وہ اس قدر ملائمت سے پیش آئی۔ جس کی مجھے اُس دن دو لیچ پوٹ سے پیچھے چھوڑ جانے کے واقعہ کے بعد بہت کم امید تھی۔ مگر اُس کا یہ سلوک بے مطلب تھا کیونکہ اب یہ دونوں میرے دونوں جانب بیٹھ کر پھر مجھے اُسی قدیم طریق زندگی کو شروع کرنے پر اکسانے لگے۔ میں اپنے عہد کا پابند تھا۔ چنانچہ میں نے اُن سے کہا۔ تم چاہے مجھے مار ڈالو۔ میں کوئی فعل ایسا نہ کرونگا جس کی وجہ سے پھر مجھے اُس خوفناک جیلخانہ نیوگیٹ میں جانا پڑے۔ قیدیوں کے جہاز کا مجھے چنداں خوف نہ تھا۔ عبور دریائے شور کی طرف سے بھی میں لاپرواہ تھا۔ کیونکہ اس کے حالات کا مجھے علم نہ تھا۔ مگر نیوگیٹ میں دوسری بار جانا یہ خیال میرے لئے بہت خوفناک تھا۔ اولڈ فیتھ نے دیکھا کہ میری باتوں کا رنگ نہیں بدلتا۔ اس لئے اُس نے سردست اس سوال کو چھوڑ دیا اور معاملہ کا رُخ بدل کر کہنے لگا۔ بہرحال یہ تو تمہارا فرض ہے کہ فاقہ کشی سے بچنے کے لئے کوئی کام کرو۔ کیونکہ کوئی کسی کو بیکار بیٹھے روٹی نہیں کھلا سکتا۔ تم اگر اور کچھ کرنا نہیں چاہتے تو میری ملازمت میں داخل ہو جاؤ۔ کام یہ ہوگا کہ میں نے تمہیں کسی مقام پر پیغام دیکر بھیجنا ہو تو وہاں جاؤ جس شخص پر تمہیں متعین کردوں اس کی نگرانی کرو۔ وعلیٰ ہذالقیاس تمہیں اس کام کے معاوضہ میں ایک شلنگ یومیہ دیا کرونگا۔ میں نے منظور کر لیا۔ کیونکہ بھوک کی تکلیف سے میں اس قدر واقف ہوچکا تھا۔ کہ اسے دوبارہ آزمانے کی جرات نہ ہوتی تھی۔

یہ بات مجھے شروع میں ہی معلوم ہوچکی تھی۔ اور غالباً آپ کو بھی معلوم ہوگئی

ہوگی۔ کہ اولڈ ڈیتھ نے جو کچھ کہا۔ درحقیقت یہ اس کی ایک چال تھی۔ وہ جانتا تھا۔ کہ لڑکا چوری کے فن میں نہایت ہوشیار ہے۔ اور اس کا اسے کافی ثبوت مل چکا تھا کہ وہ مجھ پر پورے طور سے بھروسہ کرسکتا ہے۔ ان حالات میں وہ میری خدمات سے دست بردار ہونا پسند نہ کرتا تھا۔ اس نے یہ سوچا کہ جب میں اسے پھر اس کے پرانے رفیقوں میں رکھوں گا۔ اور اسے کم تنخواہ دیا کروں گا۔ تو جیل خانہ کا خوف جو اس کے دل میں لگا ہوا ہے۔ رفتہ رفتہ دور ہوجائے گا۔ اور یہ شخص پھر وہی پرانا طریق زندگی شروع کردیگا لیکن یہ اس کی سخت غلطی تھی۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ میرے اندر نیکی کا کوئی خاص خیال پیدا ہوکر عظیم تبدیلی پیدا کرچکا تھا۔ اتنا ضرور ہے۔ کہ نیوگیٹ میں میں ایک شخص کو پھانسی پر لٹکائے جانے دیکھ چکا تھا۔ اور میں سمجھتا تھا۔ اگر مجھے پھر وہاں جانا پڑا۔ تو میں رفتہ رفتہ اس جیلخانہ کی زندگی کا اس قدر عادی ہوجاؤں گا۔ کہ ایک دن آئے گا۔ جب لوگ مجھے بھی پھانسی کے تختہ پر لٹکتا دیکھیں گے۔ اس لئے دل میں جس قدر ترغیبیں پیدا ہوئیں۔ میں ان سب کو برزور دباتا رہا۔ ایک شلنگ یومیہ جو مجھے اولڈ ڈیتھ سے ملا کرتا تھا۔ اسی پر گذر اوقات کرتا۔ اور میں نے اس رقم کو چوری یا کسی اور جرم کے ذریعہ بڑھانیکا کبھی خیال نہیں کیا۔

اولڈ ڈیتھ میرے اس طریق زندگی سے جلدی ہی اُکتا گیا۔ اور جب اس نے دیکھا کہ میں پرانی زندگی کی طرف واپس آنا نہیں چاہتا۔ تو اس نے میرا وظیفہ بالکل ہی روک دیا اس سے میری تباہ حالی حد انتہا کو پہنچ گئی۔ لیکن پھر بھی جس طرح ممکن تھا۔ میں نے روح اور بدن کا تعلق قائم رکھا۔ تھوڑا بہت جو کچھ ملتا۔ اسی پر گذارہ کرتا۔ اور کسی میدان میں لیٹ کر سو رہتا۔ مسز بنس اولڈ ڈیتھ سے پوشیدہ کبھی کبھی مجھ سے مہربانی کا سلوک کیا کرتی اور مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوتا۔ کہ وہ مجھے جرم کی زندگی اختیار کرنے پر نہیں اکساتی۔ کئی ماہ میں بونز کی نظروں سے غائب رہا۔ مگر پھر اس نے مجھے ایک ادنیٰ درجہ کی سرائے میں ڈھونڈ لیا۔ اور کہنے لگا۔ اگر تم چاہو۔ تو پھر میری ملازمت میں آسکتے ہو۔ تم جتنا کام کروگے۔ اس کے مطابق اجرت دیا کروں گا۔ میرے فرائض یہ تھے۔ اس کے لئے خفیہ طور پر اطلاع حاصل کرنا۔ اس کے پیغامات لیجانا۔ اس کے زیر حکم بعض شخصوں کی نگرانی کرنا یا عدالتوں کے آس پاس رہ کر یہ دیکھنا۔ کہ کن کن مقدمات کی سماعت ہوتی ہے۔ یہ

بیان کرنا غیر ضروری ہے۔ کہ ان کاموں کی مجھے بہت ناکافی اجرت ملتی تھی۔ البتہ بین کے مکان پر مجھے عمدہ کھانا اور چائے ضرور مل جاتی تھی۔ سکونت کیلئے مجھے چند پنس دیئے جاتے تھے۔ جن سے میں کسی سرائے میں پرانا یا نصف بستر حاصل کر کے لیٹ رہتا تھا۔ بہر حال میرے دل کو اس بات کا اطمینان تھا۔ کہ کوئی سراغرساں اب میرا تعاقب کرنیوالا نہیں ہے۔

اتنا بیان کر کے جیکب رک گیا۔ بظاہر اس کی داستان ختم ہو چکی تھی۔

ٹام ہمیں کہنے لگا "نیک دل لڑکے کچھ شک نہیں۔ تم نے اس چھوٹی عمر میں ہی دنیا کے بہت رنگ دیکھے ہیں۔ اور وسیع تجربہ حاصل کر لیا ہے۔ میں تمہارے اس نیک ارادہ کی عزت کرتا ہوں۔ کہ تم آئندہ کبھی کوئی فعل اس قسم کا نہ کرو گے۔ جس سے قانون کی گرفت میں آسکو اور سچ پوچھو۔ تو میرا اپنا ارادہ بھی ایسا ہی کرنے کا ہے۔ سر دست تمہارے پاس کچھ نقدی موجود ہے۔ انگلستان سے رخصت ہونے سے پیشتر میں ضرور تمہارے گذارہ کے لئے کچھ اور انتظام کر جاؤں گا"۔

جیکب کے دل پر اس گفتگو کا بہت اثر ہوا۔ اور وہ کہنے لگا "مسٹر رین فورڈ کاش کہ آپ جیسے نیک دوست سے شروع زندگی میں ہی واسطہ پڑ جاتا جی چاہتا ہے۔ کہ اب جہاں آپ جا رہے ہیں۔ وہیں آپ کے ساتھ چلوں۔ اور آپکا خادم . . . آپکا ادنےٰ خادم ہو کر زندگی بسر کر دوں"۔

ٹام بولا "جیکب ہم اس معاملہ پر پھر کسی وقت گفتگو کریں گے۔ بہر حال اطمینان رکھو۔ تمہارا ساتھ نہ چھوڑوں گا۔ اگر تم دو شنبہ کے روز ٹاک کے شراب خانہ میں گئے۔ تو وہاں یا تو میں خود موجود ہوں گا۔ یا تمہیں میرا رقعہ ملیگا"۔

جیکب ٹام رین کے وعدہ سے بہت خوش ہوا۔ اور چونکہ اب وہی رات گذر چکی تھی۔ اس لئے رین فورڈ اس شراب خانہ سے چلنے کی نیت سے اٹھا۔ جہاں رات کا بہت سا حصہ غریب لڑکے کی داستان سنتے ہوئے گذر گیا تھا۔

شراب خانہ کے دروازہ سے نکلکر رین نے جیکب کو شب بخیر کہا۔ اور وہ دونوں مخالف سمتوں میں روانہ ہوئے۔ یعنی جیکب ایبد لین کیطرف اور ٹام رین فورڈ گریز ان لین کی جانب۔ کیونکہ لائنس فیلڈس کے مکان سے اٹھ کر وہ اب اسی بازار میں سکونت اختیار کر چکا تھا

باب ۱۴ فکر و تشویش

رین فورڈ جس مکان میں سکونت رکھتا تھا۔ اس سے بیس گز ورے چل رہا تھا۔ کہ ایک عورت اس کے پاس سے گذرتی ہوئی زور کیساتھ اس سے ٹکرائی۔ چونکہ اس مقام پر بازار کافی فراخ تھا۔ اس لئے اس عورت کے اس بے جا طرز عمل کے لئے کوئی عذر موجود نہ تھا۔ تاہم وہ پیچھے مڑ کر کہنے لگی "معاف فرمایئے گا۔ مجھے یقین ہے... لیکن... اب کیا یہ تم ہو؟" یہ فقرات سن کر رین فورڈ نے فوراً پہچان لیا۔ کہ یہ مسز بنس کی معروف جھگڑالو آواز ہے۔

ہیزن نے اس کی طرف دیکھ کر کہا "آہ!... مسز بنس! کہو تم اتنی رات گئے یہاں کیا کرتی پھرتی ہو؟"

وہ بولی "یہیں پاس ہی ایک مکان میں میرا ایک رشتہ دار بیمار ہے۔ میں اس کے ہاں جا رہی ہوں لیکن... مسٹر رین فورڈ! اس غریب مسٹر ٹونز کا واقعہ کس قدر افسوسناک ہے!"

"کیوں؟... اسے کیا ہوا؟" ٹام نے بظاہر حیرت زدہ ہو کر کہا۔ گو ایک خطاوار مجرم کی طرح وہ ان لفظوں کو سن کر چونک اٹھا۔

مسز بنس کہنے لگی "تمہیں معلوم نہیں۔ وہ غریب تو مر چکا ہے۔ اور مرنے کے بعد سے دفن بھی کر دیا گیا ہے۔"

"مر گیا! اور دفن کر دیا گیا!" ہیزن نے آہستگی کے لہجہ میں کہا "اس کا مجھے بہت افسوس ہے۔ مگر تمہیں اس کی اطلاع کہاں سے ملی؟"

"اس کا دوست مسٹر ٹارش مجھ سے ملا تھا۔ اس نے مجھے اور ٹوبی کو صبح اس کے سب حالات بتائے۔ سہ پہر کو ہم سب غریب کے جنازے کے پیچھے پیچھے کلرکن ویل کے قبرستان تک بھی گئے تھے۔"

"تو کیا اس کی موت یکایک واقع ہوئی تھی؟" ٹام نے اس غرض سے پوچھا۔ کہ وہ دیا نا چاہتا تھا۔ اس عورت کو اولڈ ڈیتھ کی موت کی نسبت کیسے حالات معلوم ہیں۔

مسز بنس نے جواب دیا "مسٹر ٹارش عام طور پر بے ضرورت گفتگو کا عادی نہیں ہے۔

اس نے اس واقعہ کی نسبت بہت کم حالات ہم سے بیان سکئے۔ مگر جو کچھ اس نے کہا اس سے معلوم ہوگیا۔ کہ وہ عمر رسیدہ نیک مرد انتقال کر گیا ہے۔ اور اس نے اپنے بعد کوئی وصیت بھی نہیں چھوڑی۔ جس کی وجہ سے میں اور ٹوبی اب اس دنیا میں بے یار و مددگار رہ گئے ہیں۔"

ٹام اپنے دل میں بڑی حد تک اپنے آپ کو اولڈ ڈیتھ کی موت کا موجب سمجھتا تھا لب تک اسے شبہ تھا۔ کہ شائد وہ حقیقت میں مرا نہ ہو۔ اور جسے میں نے مرگ کی حالت سمجھا۔ وہ محض سکتہ کی صورت ہو۔ مگر اب کہ اس کے بدترین اندیشوں کی تصدیق ہوگئی۔ تو وہ بڑی بے چینی محسوس کرنے لگا۔ اور اس نے پوچھا "کیا مسٹر بونز بہت مالدار تھا؟"

مسز بنس نے جواب دیا "اس کے مالدار ہونے میں کیا شبہ ہے۔ اس کے پاس قارون کے برابر خزانہ تھا۔ مگر کسی کو معلوم نہیں۔ وہ اسے کہاں رکھتا تھا۔ ڈڈ مارش کو کچھ علم ہو تو ہو۔"

رین فورڈ نے پوچھا "مگر اس نے کہاں پر جان دی؟"

وہ بولی "ڈڈ مارش کے اپنے مکان واقع ٹرن مل سٹریٹ کلرکن ویل میں۔ بیچارے کی یاد آتی ہے۔ تو دل میں سخت رنج پیدا ہوتا ہے۔" پھر وہ اس انداز سے گویا اس کے دل میں کوئی نیا خیال پیدا ہوا۔ کہنے لگی "یقیناً اس مکان پر جانے سے پیشتر وہ تم سے ملا تھا کیونکہ اسی رات کو وہ ٹوبی اور جیکب کو اپنے ہمراہ لے کر لاکس فیلڈس کے ایک مکان میں گیا۔ جو اتفاق سے تمہارا ہی مکان نکلا۔ تمہیں یاد ہوگا کہ جیکب اور ٹوبی کے چلے آنے کے بعد بھی وہ تمہارے پاس ٹھہرا تھا۔ غریب بڈھا! اس کے مرنے سے تو ہمیں ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔"

رین فورڈ نے پوچھا "کیا تم میاں بیوی کا گذارہ اس کی مدد سے چلتا تھا؟"

وہ کہنے لگی "ہاں ہم اسی پر انحصار رکھتے تھے۔ پھر وہ غریب جیکب جس کی نسبت نہیں کہا جا سکتا۔ اس کے بغیر وہ کیا کرے گا۔ کیونکہ اب اپنے بہترین دوست بونز کے مرجانے پر ہم بہرحال اس کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔ شب بخیر مسٹر رین فورڈ اب میں جاتی ہوں۔ رات بہت جا چکی ہے۔ اور مجھے اپنی اس رشتہ دار کی بیماری کی فکر لگی ہوئی ہے۔ معلوم نہیں۔ اس کی کیا حالت ہو۔"

"شب بخیر" ٹام نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی رفتار مدھم کر لی کیونکہ اب جب کہ اس کا اپنا مکان قریب ہی تھا وہ چاہتا تھا۔ کہ یہ عورت جہانتک ممکن ہو۔ دور نکل جائے۔ تو میں اس سے نظر بچا کر مکان میں داخل ہوں۔

چند منٹ کے عرصہ میں مسز ہنس کی صورت رات کی تاریکی میں غائب ہو گئی۔

رینفورڈ کو اب اس بات کا کامل یقین ہو گیا تھا۔ کہ اولڈ ڈیتھ فی الحقیقت مر چکا ہے اور جب میں اسے ریڈ لائن سٹریٹ والے مکان میں کرسی پر بندھا ہوا چھوڑ آیا تھا۔ اس وقت اسکے اندر زندگی کی کوئی شعاع اگر باقی تھی۔ تو وہ بھی بروقت مدد نہ ملنے کی وجہ سے تلف ہو گئی۔ اور یہ امر بالکل واضح تھا۔ کہ بنجمن یونز کے مرنے پر ڈمارش نے اس کی جائداد پر قبضہ کر لیا ہے۔

اپنے دل سے مخاطب ہو کر رینفورڈ کہنے لگا "یہ روپیہ اسی کی قسمت کا تھا۔ اسے مزا اڑانے دو۔ میرے پاس اپنے مطلب کے لئے کافی ہے۔ اور اگر مجھے اس روپیہ میں اپنا حصہ لینے کا حق یا اختیار حاصل بھی ہو۔ تو میں اس دردسری میں پڑنا نہیں چاہتا۔ اگرچہ باوجود اس کے" یہ خیال آتے ہی اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا "میں نہیں چاہتا کہ میں اس کی قبل از وقت موت کا ذریعہ بنتا۔ اگر میری زندگی کے عرصہ میں دس سال کی تخفیف بھی اسے زندہ کر سکے۔ تو میں خوشی سے اس کے لئے آمادہ ہوں۔ مگر اب تاسف اور پشیمانی بے سود ہے۔ پشیمانی! حقیقت میں میرے لئے پشیمان ہونے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ میں نے اسے عمداً جان سے نہیں مارا۔ حقیقت میں اسکی موت قتل سے منسوب نہیں کیجا سکتی۔ اور میرا اس کی موت میں یہاں تک دخل تھا۔ اس کا کسی کو شبہ بھی نہیں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ میرے آنے کے بعد ہی ماسٹر ڈمارش اس کمرہ میں جہاں اولڈ ڈیتھ جکڑا ہوا تھا۔ داخل ہوا۔ وہ کسی سے اس بات کا ذکر نہ کریگا۔ کہ اس نے اسے جکڑا ہوا دیکھا اور نہ اسے یہ کہنے کی ضرورت ہے۔ کہ اس نے مجھے رات کے وقت اس کے ساتھ دیکھا تھا۔ ایسا کرنے سے شبہات پیدا ہونے یقینی ہیں۔ پھر تحقیقات شروع ہو گی۔ معاملہ آخر کار کی عدالت تک پہنچیگا۔ اور ڈمارش یقیناً یہ نہیں چاہتا کوئی دور افتادہ رشتہ دار اسے پیچھے ہٹا کر خود اولڈ ڈیتھ کی دولت پر قابض ہو جائے۔ ڈمارش اتنا ہی دور اندیش ہے جتنا وہ خوش نصیب ثابت ہوا ہے۔ مگر ایک سوال اب تک ایسا ہے۔ جسے میں حل نہیں کر سکا

اس مکان کے اندر بنی ہوئی تجربہ گاہ کیا معنی رکھتی تھی۔ پھر اس کمرہ میں الماری کے اندر سجائے ہوئے وہ انسانی سر کس غرض سے رکھے گئے تھے۔ اور ڈاکٹر لیپلز اس مقام سے کن حالات میں واقف ہوا؟"

باوجود بہت غور و فکر کے رین فورڈ ان اسرار کو حل نہ کر سکا۔ معاملہ فہم و ادراک سے بالا نظر آتا تھا۔

وہ اپنے مکان کے دروازہ سے تھوڑی دور آگے نکل گیا۔ کیونکہ اس بارہ میں اپنا اطمینان کرنا چاہتا تھا۔ کہ مسز بنس کہیں چھپ کر میری نگرانی تو نہیں کر رہی ہے۔ رات کی تاریکی میں اس نے جہاں تک غور سے دیکھا۔ وہ اسے کہیں دکھائی نہ دی۔ آخر اپنی تسلی کر کے وہ مکان کے دروازہ میں داخل ہوا۔

اس سے اگلے دن یوم سبت تھا۔ اور صبح کے وقت رینفورڈ ایک خوشنما نشستگاہ میں صبح کا کھانا کھا کر اطمینان سے بیٹھا اتوار کا اخبار پڑھ رہا تھا۔

آتشدان کے پاس اس کے قریب ہی۔ ایک جوان۔ خوبصورت۔ سیاہ آنکھوں والی حسینہ بیٹھی تھی۔ جسکی خوبصورتی کو بیوی حسن کا بہترین نمونہ کہا جا سکتا ہے۔ اس نے صبح ڈھیلا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ جسکی وجہ سے اس کے اعضا کی موزونیت پوشیدہ ہونیکی بجائے اور زیادہ نمایاں تھی۔ کھلی کھڑکی کے راستہ سورج کی شعاعیں کمرہ میں داخل ہو کر اس کے پرزاغ کی طرح سیاہ بالوں پر پڑ رہی تھیں۔

نوعمر چارلی واٹس ٹام رین کے پاس ایک سٹول پر بیٹھا تصویروں کی کتاب دیکھ رہا تھا۔ اس کے گلابی رخساروں پر معصومانہ مسکراہٹ نمودار تھی۔ اس نے صاف ستھرا لباس پہنا ہوا تھا۔ گاہ بگاہ اس کی نظر تصویروں سے ہٹ کر ان دونوں مرد و عورت کیطرف جاتی تھی جنہیں وہ اب اپنے والدین سمجھنے لگا تھا۔

اتنے میں اس حسینہ نے پوچھا "ٹام اس اخبار میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اگلا جہاز لورپول سے نیویارک کو کس دن روانہ ہوگا؟"

رین فورڈ نے جواب دیا "ہاں۔ میری جان۔ اگلے جمعہ کو۔ اس لئے ہم لندن سے جمعرات کے دن روانہ ہوں گے۔"

وہ عورت کہنے لگی "گویا ابھی ہمیں چار دن اور لندن میں بسر کرنے ہیں۔ وہ بھی کیسی

خوشی کا زمانہ ہوگا جب ہم انگلستان کو خیرباد کہہ سکیں گے۔ اگرچہ باوجود اس کے" اس نے ایک گہری آہ بھر کر کہا۔" جب مجھے اس بات کا خیال آتا ہے۔ کہ میں ہمیشہ کیلئے اپنے اعزا ی جدا ہونیوالی ہوں ...."

ٹام ملائمت کے لہجہ میں کہنے لگا" تم ناحق ان خیالات کو اپنے دل میں جگہ دیکر افسردہ ہوتی ہو۔ اس بات کو پیش نظر رکھو۔ کہ ہم ایک ایسے ملک کو جارہے ہیں۔ جہاں میری سلامتی کو کوئی خطرہ پیش نہیں آسکتا۔ جہاں ہر ہفتہ تین چار مکانات بدلنے کی زحمت نہ اٹھانی پڑیگی۔ اور دروازہ پر ذرا سی آہٹ ہونیسے ہمارے دلوں میں تشویش نہ ہوا کریگی وہاں پر ہم بڑی خوشی کی زندگی بسر کریں گے۔ اور روپیہ جو میرے پاس ہے۔ اس سے کام لیکر میں کوئی دیانتدارانہ زندگی بسر کرنی شروع کردونگا۔ اور نیک نامی پیدا کرنے کی کوشش کرونگا"

عورت نے پوچھا" غالباً وہ روپیہ ہمارے امریکہ پہنچنے سے پہلے نیویارک کے صرافوں کو ملجائے گا؟"

ٹام بولا" یقیناً اسی لئے تو میں نے دودن پیشتر اسے لندن کے ایجنٹوں کے حوالے کردیا تھا۔ مگر تم نے اس کی رسید کو تو سنبھال کر رکھ لیا ہے؟"

کہنے لگی" ہاں میں نے اسے تمہارے باقی کاغذات کیساتھ چھوٹی آہنی صندوقچی میں رکھدیا ہے"

"اور وہ کاغذات بھی۔ جو میں اس روز رات کو اپنے ساتھ لایا تھا؟"

"ہاں۔ سب۔ مگر جب تم اس خوفناک رات کا ذکر کرتے ہو۔ تو میرے بدن میں کپکپی پیدا ہوجاتی ہے۔ تمہاری واپسی کی گھڑیاں میرے لئے کتنی محال ہوگئی تھیں جب تم خوابگاہ میں میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا۔ کہ میں اس خوفناک شخص بونز کے ساتھ جارہا ہوں۔ جب تم نے مجھے بتایا۔ کہ آخرکار میرے مفید مطلب موقعہ جس کا میں عرصہ سے متلاشی تھا۔ ملگیا ہے...."

ٹام ہنس کر اور قطع کلام کرکے کہنے لگا" میری جان۔ مجھے وہ سب واقعات اچھی طرح یاد ہیں۔ تم نے التجا کی تھی۔ کہ اس کے ساتھ نہ جاؤ۔ تم نے اپنے دلی اندیشوں کی بنا پر مجھے روکنا چاہا۔ لیکن میں مصمم ارادہ

کرچکا تھا۔ کیونکہ ایسے موقعے آئے دن ہاتھ نہیں آتے۔ کیا میں نے لندن میں آتے وقت تم سے یہ نہیں کہا تھا۔ کہ میں وہاں عمداً اولڈ ڈیتھ سے ملونگا۔ اور اس کے بعد جلد یا بدیر کسی ایسے موقعہ کو تلاش کرونگا جس کی بدولت میں اس کے قبضہ سے وہ روپیہ والیس لے سکوں۔ جو اس نے میرے حق سے چھین کر اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ قسمت نے یاوری کی اور میرا خیال صحیح ثابت ہوا۔ بہرحال اب جبکہ خطرے کا امکان باقی نہیں رہا۔ اس واقعہ کو سوچکر افسردہ ہونا غیر ضروری ہے۔"

"ہاں۔ کیونکہ وہ خوفناک آدمی اب مرچکا ہے۔" یہودن نے ازراہ شکر گذاری کہا اگرچہ اس کے ایسا کہنے سے رینفورڈ کی اپنی پیشانی پر ایک تاریک سایا دل چھاگیا۔

ذرا سوچکر وہ سنجیدگی کے لہجہ میں کہنے لگا "بہرحال اب وہ ہمیں کسی قسم کا ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ اگرچہ میری دلی تمنا یہ ہے۔ . . . مگر خیر" اس نے فقرہ کو نامکمل ہی چھوڑ کر کہا۔ "ہمیں اس ناگوار مضمون کو ترک کر دینا چاہئے۔ ذکر امریکہ کی روانگی کا تھا۔ لیکن وہاں جانیسے پیشتر ہمیں اس خط کا کیا کرنا چاہئے۔ جو کل رات مجھے جیکب سمتھ سے ملا۔ اور جس میں بعض نہائت اہم معاملات . . ."

اس نے فقرہ کو نامکمل ہی چھوڑ کر جاری کی طرف پر معنی نظر سے دیکھا۔

وہ حسینہ کہنے لگی "وہ ظالم۔ تم اس معاملہ میں سر دست کیا کر سکتے ہو۔ خط کا مضمون اسقدر مبہم اور پر اسرار ہے . . ."

رینفورڈ نے قطع کلام کرکے کہا "نہیں مبہم تو نہیں۔ البتہ حد سے زیادہ مختصر ہے۔"

یہودن بولی "نتیجہ دونوں حالتوں میں ایک ہے۔ لیکن باوجود اس کے اب جبکہ ہم اپنی روانگی کی تیاریاں ہر لحاظ سے مکمل کر چکے ہیں۔ یہ نامناسب ہے کہ تم اس کی نسبت کوئی مزید تحقیقات کرنے کی غرض سے لندن میں ٹھہر کر اپنے لئے کوئی خطرہ مول لو۔"

ظالم نے جواب دیا "یقیناً میرا یہ ارادہ نہیں۔ لیکن میں یہ سوچتا تھا۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس خط کو میں اپنے دوست کلیرنس ویلیرز کے پاس چھوڑ جاؤں۔ ممکن ہے۔ جلد یا بدیر کوئی واقعہ اس راز کو منکشف کرنیکا موجب ثابت ہو۔"

حسینہ نے کہا "تجویز عمدہ ہے۔ مگر تمہیں اس بات کا یقین ہے۔ کہ اسے معلوم نہیں تم حقیقت میں . . ."

"یہ کہ میں حقیقت میں کون ہوں؟" رہزن نے زور سے قہقہہ لگا کر کہا۔ جس کی بدولت اس کے سفید دانت اچھی طرح نظر آنے لگے "بالکل نہیں۔ وہ نہ سر کرسٹوفر بلنٹ اور نہ وکیل ہارڈ کو جانتا ہے اور اس بیوقوف فرینک کرٹس سے اس کی واقفیت محض سطحی ہے جس کے زیادہ مکمل ہونے کی امید ہی نہیں۔ کیونکہ فرینک کو ہمیشہ اس بات کا شک لگا رہے گا۔ کہ بڈھے ٹارنر کی بیٹیوں کے فرار میں کلیرنس کا ہاتھ ضرور تھا۔ سارے حالات کو پیش نظر رکھ کر میں خیال کرتا ہوں۔ کہ کلیرنس اس واقعہ سے بالکل ہی لاعلم ہے جس کی بدولت سر کرسٹوفر کے دو ہزار پونڈ ہاتھ سے جاتے رہے"۔

عورت نے پوچھا "پھر کیا تمہارا مصمم ارادہ ہے۔ کہ وہ خط مسٹر ولیرز کو دے جاؤ؟"

ٹام بولا "ہاں۔ میں آج رات اس سے ملونگا۔ کیونکہ اس کے ساتھ ہی میں اسے اس کی ایک پھوپھی کے متعلق بھی خبردار کرنا چاہتا ہوں"۔

اس وقت صدر دروازہ پر دستک کی آواز سنائی دی۔ معاً ایک نوکر نے آکر اطلاع دی کہ "ایک نوجوان جو اپنا نام جیکب سمتھ ظاہر کرتا ہے۔ آپ سے ملنا چاہتا ہے"۔

ٹام کی پیشانی پر تاریکی نمودار ہوئی۔ کیونکہ فوراً اسے خیال آیا۔ شاید وہ شب گذشتہ کو میرے پیچھے پیچھے آکر یہ مکان دیکھ گیا ہے۔ لیکن جلدی ہی اوسان بحال کرکے اس نے بیوون اور چارلی کو دوسرے کمرہ میں بھیج دیا۔ اور خود جیکب سے ملنے کے لئے اس کی آمد کا منتظر ہوا۔ آخر جب وہ کمرہ میں داخل ہوا۔ تو رین فورڈ دیر تک اس کی طرف سختی سے گھورتا رہا۔ اگرچہ زبان سے نہیں بولا۔

جیکب نے جلدی سے کہا "میں سمجھتا ہوں۔ آپ کے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں۔ مگر حقیقت میں آپ کو میری نسبت غلط فہمی ہوئی ہے۔ یہ نہ سمجھیئے۔ کہ میں نے آپ کے مکان کا پتہ کسی ناجائز طریق پر دریافت کیا"۔

اس سے ٹام کو بڑی حد تک اطمینان ہو گیا۔ اور وہ کہنے لگا "بیٹھ جاؤ۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ میں نے تمہاری نسبت بدگمانی کی۔ مگر آج تم اتنے سویرے کس لئے آئے ہو؟"

جیکب نے کہا "مسٹر رین فورڈ میں سارے حالات چند لفظوں میں عرض کئے دیتا ہوں تقریباً دو گھنٹے گذرے۔ آٹھ بجے میں مسز کے مکان پر یہ معلوم کرنے گیا تھا۔ کہ انہیں ولڈ ڈیتھ کی نسبت کچھ معلوم ہے۔ یا نہیں۔ مجھے یہ جان کر بہت حیرت ہوئی۔ کہ اسے کل دفن

بھی کر دیا گیا"۔

"یہ خبر میں سن چکا ہوں۔ مگر خیر تم کہے جاؤ"۔

"میں نے کل رات آپ کو بتایا تھا۔ کہ صبح کے وقت دو تین آدمی اول سٹریٹ میں اولڈ ڈیتھ کا پتہ پوچھنے آئے تھے۔ کیونکہ اس نے عدالت سے ایک چور کو رہا کرانیکا وعدہ کر رکھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس وقت مسز بنس یا ٹوبی دونوں کو معلوم نہ تھا۔ کہ اولڈ ڈیتھ کو کوئی خاص واقعہ پیش آیا ہے۔ لیکن میرے آتے ہی بڈھا مارش نے آ کر یہ خبر سنائی کہ مسٹر بونز مر گیا ہے۔ اور اس کا جنازہ دو گھنٹے میں اٹھیگا۔ ذرا غور فرمائیے۔ کسقدر جلد تیاری ہے۔ ٹوبی بنس اور اس کی بیوی دونوں جنازے کیساتھ گئے۔ اور اسے دفن کر آئے۔ بڈھا مارش نے ان سے کہا۔ کہ تین چار دن گذرے۔ وہ میرے مکان پر سکتہ کی حالت میں مر گیا۔ لیکن مجھسے پوچھئے تو وہ سکتہ کا مریض نہیں تھا۔ نہ اس سے پہلے کبھی ایسے مرض میں مبتلا ہوا"۔

رتھفورڈ نے جواب دیا "ان واقعات کا بڑا حصہ میں نے کل رات تمسے جدا ہونے کے بعد سن لیا تھا"۔

جیکب بولا "میں نے یہ حالات آج صبح بنس کے مکان پر سنے۔ مسز بنس جب یہ سارے حالات بیان کر چکی۔ تو کہنے لگی۔ جیکب۔ ایک کام تمہارے ذمہ ڈالتی ہوں۔ اسے کر آؤ تو اچھا انعام دونگی۔ میں نے پوچھا کیا۔ وہ بولی۔ مجھے اس کا یقین ہے۔ کہ مسٹر رتھفورڈ گریزان لین میں ان مقامات کے درمیان کسی جگہ رہتا ہے۔ جہاں لکرپانڈ سٹریٹ اور کیمل تھاپ سٹریٹ واقع ہیں۔ اور اس کا مکان بھی اسی جانب کو ہے۔ جدھر یہ بازار ہیں۔ میں چاہتی ہوں۔ تم دریافت کرو۔ وہ کس مکان میں رہتا ہے۔ میں نے ایسا کرنیکا وعدہ کر لیا اور اسے عمداً یہ نہیں بتایا۔ کہ میں کل رات آپکے ہاں تھا۔ بہرحال میں نے آپ کو یہ بتانا ضروری سمجھا۔ کہ مسز بنس آپ کی تلاش میں ہے۔ میں دیر سے مختلف مقامات میں آپکا حلیہ بیان کر کے پوچھتا پھرا ہوں۔ کہ آپ کہاں رہتے ہیں۔ گو اسکا اطمینان رکھیئے۔ کہ میں نے کسی سے آپکا نام نہیں لیا"۔

"تم کہتے تھے جیکب یہ بڑی عقلمندی ہے۔ کیونکہ میرا نام یہاں زیادہ مشہور نہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ وہ شریر النفس بڑھیا میری نسبت تحقیقات کیوں کر رہی ہے؟ کیا اولڈ ڈیتھ مرتے وقت اپنی سازشانہ فطرت اس کے حوالے کر گیا ہے؟ ... اسکا ...

قبر سے بھی میرا پیچھا کرتا رہیگا"
جیکب ان آخری الفاظ کو بالکل نہ سمجھ سکا۔ کیونکہ اسے معلوم نہ تھا۔ رہزن کا مسٹر جمن بونز کی موت سے کس طرح کا تعلق ہے۔
ذرا تامل کے بعد لڑکے نے کہا "میں آج رات مسز بنس سے مل کر اسے یقین دلا دونگا کہ آپ اس علاقہ میں نہیں رہتے۔ بہر حال میں نے آپ کو یہ اطلاع دینا ضروری سمجھا۔ اور اگر آپ میری اس حرکت کو ناپسند کرتے ہیں۔ تو میں اس کے لئے معافی کا خواستگار ہوں"
شام بولا "جیکب۔ کسی معافی کی ضرورت نہیں۔ میں تمہیں ہر لحاظ سے قابل اعتماد سمجھتا ہوں۔ لیکن اب تمہارا فرض ہے۔ کہ مسز بنز کو یہ خیال کرنیکا موقعہ نہ دو کہ تم اسے دہوکا دے رہے ہو۔ کوشش کرکے یہ معلوم کرو۔ کہ وہ کس لئے میری جاسوسی کر رہی ہے اس کی اطلاع مجھے کل رات سات اور آٹھ بجے کے درمیان ٹلک کے شرابخانہ میں بلکہ دینا۔ . . نہیں ٹلک کے ہاں ٹھیک نہیں۔ کیونکہ وہ ناہنجار جانتی ہے۔ میرا وہاں جانا آنا ہے۔ بہتر ہوگا تم مجھسے بالڈونز بلڈنگز والے شراب خانہ میں ملو۔ جہاں کل رات ہم بیٹھے تھے۔ کل شام کو ساڑھے سات بجے میں تمہارا انتظار کرونگا"
جیکب نے کہا "میں ضرور وقت معینہ پر وہاں پہنچ جاؤنگا" اس کے بعد وہ رخصت ہوا اور اس کے جانے پر رینفورڈ جلد جلد قدم اٹھاتا بالاخانے کی طرف گیا۔ جہاں اس نے جیکب کی آمد پر یہودن اور چارلی کو بھیجدیا تھا۔ دروازہ بند کرکے وہ کہنے لگا "ہمیں یہاں سے چلدینا چاہیئے۔ وہ خوفناک عورت مسز بنس جس کا میں نے تم سے ذکر کیا میرے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ اس کا نشا نیک نہیں"
حسینہ نے پوچھا "کیا ہم آج ہی لورپول کو روانہ ہوجائیں؟"
"نہیں میری مراد یہ ہے۔ کہ ہمیں کوئی اور مکان کرایہ پر لے لینا چاہیئے۔ یا بہتر ہو۔ کہ کسی سرائے میں قیام پذیر ہوجائیں۔ کیونکہ اتوار کے دن کوئی نیا مکان ملنا مشکل ہے۔ میں بھی ایک دو روز نیا کمرا اس وقت تک کہ ولیرز سے نہ مل لوں۔ ٹھیرنا چاہتا ہوں۔ یہودن اب دیر نہ کرو۔ اسباب باندھنا شروع کردو۔ تاکہ ہم فوراً ہی یہاں سے چلدیں"
یہودن نے پوچھا "کیا تمہیں اس لڑکے کی طرف سے کسی قسم کا اندیشہ ہے۔ جو ایسی جلدی

سے ہو کر گیا ہے؟

"بالکل نہیں۔ وہ پورا وفادار ہے۔ میں اس کی وفاداری کی قسم کھانے کو تیار ہوں۔ لیکن ممکن ہے۔ کسی نے اس کا تعاقب کیا ہو۔ یا وہ سہواً کوئی ایسی بات زبان سے نکال بیٹھے جس سے ہمارے مکان کا پتہ چل جائے۔" ذرا سوچ کر اس نے پھر کہا۔ "میری رائے میں بہتر ہوگا۔ ہم پھر اسی لاکس فیلڈ والے مکان میں چل بسیں۔ مسز مِنی کو معلوم ہے۔ ہم اب وہاں نہیں رہتے۔ ورنہ وہ جیکب کو میرے پیچھے نہ لگاتی۔ اور اس کا بھی اسے شبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ہم اس مکان کو چھوڑ کر پھر سابقہ مکان میں آباد ہو گئے ہیں۔ اسلئے اسباب باندھو۔ میں اتنے میں مالکہ مکان کو کرایہ ادا کر کے گاڑی منگاتا ہوں۔"

ٹام ریگن کی ہدایات پر فوراً عمل کیا گیا۔ چنانچہ دوپہر تک وہ بیوڈن اور چارلی میت پھر ایک بار لاکس فیلڈس والے مکان میں جا آباد ہوا۔

باب ۳۴ رہزن اور حسینہ

عمدہ کھانا کھا کر اور شراب کے ایک دو گلاس پینے کے بعد ٹام ریگن نے پھر وہی اخبار کا اخبار پڑھنا شروع کر دیا۔ جسے وہ اپنے ساتھ سابقہ مکان سے لیتا آیا تھا۔ حقیقت یہ تھی کہ اسے اخبار بینی کا بہت شوق تھا۔ اور ان میں وہ مقدمات کی کارروائی کو بڑی دلچسپی سے پڑھا کرتا تھا۔

مختلف مضامین کو دیکھنے کے بعد وہ اس کالم کو دیکھ رہا تھا جس میں فیشن ایبل حلقوں کی خبریں درج ہوتی ہیں۔ کہ ناگاہ وہ [illegible] خبر پڑھ کر وہ سخت متحیر اور حیرت زدہ ہو گیا۔ [illegible] قرار پایا ہے کہ نوجوان اور دولتمند لارڈ [illegible] اینڈ [illegible] جیک اور [illegible] لیڈی [illegible] سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ خاتون موصوف کو اپنے حق خاص کے طور پر لیڈی کا خطاب حاصل ہے جو [illegible] نہیں [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے خواہشمند [illegible]

[illegible]

"[illegible] بالکل بے ضرر تھی۔ مگر ٹام ریگن اسے پڑھ کر اس قدر حیرت زدہ ہوا۔ کہ دیر تک سکتہ کی سی حالت میں بیٹھا رہا۔ نہ وہ چونکا۔ نہ اس کی زبان سے کوئی کلمہ استعجاب نکلا۔ [illegible] لئے بیوڈن اور چارلی واٹس دونوں یہ معلوم کرنے سے قاصر رہے۔ کہ اس خبر کا اس پر کیا

خاص اثر ہوا ہے۔

ذرا دیر بعد وہ سنبھلا اور اس نے خبر کو پے در پے کئی بار پڑھا۔ یہانتک کہ اسکے الفاظ اس کو زبانی یاد ہو گئے۔

شام کی تاریکی چاروں طرف پھیلنے لگی تھی۔ کہ وہ کسی کام کا بہانہ کر کے گھر سے نکلا۔ اس خبر کو پڑھ کر اس کے دل میں اس بات کا زبردست احساس پیدا ہو گیا تھا۔ کہ مجھے فوراً ایک افسوسناک لیکن اہم فرض سرانجام دینا ہے۔ لیکن چونکہ اتوار کو سب کاروبار بند ہیں۔ اس لئے وہ فوراً ہی مکان سے جانے کا کوئی بہانہ تلاش نہ کر سکا۔

آخر کار جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔ شام کا وقت تھا۔ کہ اس نے تبدیل لباس کر کے سیاہی مائل بالائی کوٹ پہنا۔ اور گلے میں اونی گلوبند لپیٹ کر بیودن اور چارلی کو بوسہ دے کر گھر سے نکلا۔

پاس کے گاڑیوں کے اڈہ میں پہنچ کر اس نے ایک گاڑی کرایہ پر لی۔ اور گاڑیبان کو لیڈی ہیٹ فیلڈ کے مکان واقع پکاڈلی کی طرف چلنے کا حکم دیا۔ اگرچہ وہ اس گاڑی سے لیڈی ہیٹ فیلڈ کے مکان سے پرے ہی اتر پڑا۔

گاڑی والے کو کرایہ ادا کر کے وہ قدم اٹھاتا لیڈی ہیٹ فیلڈ کے مکان کی طرف چلا طبیعت اس قدر افسردہ تھی۔ کہ قدم سمت مخالف میں اٹھنے پر مجبور ہو رہے تھے۔ [illegible] دستک دینے کو تیار تھا۔ لیکن پھر رک گیا۔ اس وقت غور سے دیکھا جاتا۔ تو اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ یقیناً کوئی نہایت ہی اہم واقعہ ایسا ہوگا۔ جس نے شجاع اور بیخوف [illegible] کو ایسے جذبات کے اظہار پر مجبور کیا۔

آخر جرأت کر کے اس نے دروازہ پر دستک دی۔ ایک وردی پوش نوکر نے دروازہ کھولا اور [illegible] کے سوال پر نوکر نے جواب دیا کہ لیڈی ہیٹ فیلڈ اس وقت گھر پر ہی ہیں۔

[illegible] نے کہا تم انہیں جا کر اطلاع دو۔ کہ ایک شخص ضروری کام پر آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ اور مجھے کسی ایسے کمرہ میں لے چلو۔ جہاں میں ان سے تنہائی میں مل سکوں نوکر نے ایک لمحہ تامل کیا کیونکہ جس پرجوش انداز سے یہ درخواست کی گئی تھی اس کی وجہ سے وہ کچھ متحیر سا ہو گیا تھا۔ لیکن پھر یہ سوچ کر کہ شاید [illegible] موصوف کے ملاقاتی

سے کسی قسم کے سوالات پوچھنا میرا فرض نہیں۔ وہ ریفورڈ کو ایک نشست گاہ میں لے گیا جہاں آتشدان میں خوشگوار آگ جل رہی تھی۔ نوکر شمع روشن کرکے لیڈی ہیٹ فیلڈ کو پیغام پہنچانے کے لئے رخصت ہوا۔

وہ چند منٹ کا عرصہ جو دروازہ کے دوبارہ کھلنے تک صرف ہوا ٹام رین کو سالہا سال کے برابر طویل معلوم ہوا۔ وہ پہلے کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر اٹھ کر آگ کے سامنے اضطراب کی حالت میں ٹہلنے لگا۔ اسوقت وہ سکون جس کا وہ عادی تھا۔ اسے جواب دے چکا تھا۔

جسطرح وہ شخص جس پر کوئی ایسا جرم عائد کیا گیا ہو جسکی وجہ سے اسے سزائے موت دی جاسکے۔ عدالت میں اس جیوری کی واپسی کا انتظار جس کے ہاتھ میں اس کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ بڑی بیچینی کیساتھ کرتا ہے۔ اور ایسے موقعہ پر اس کے دل میں مبہم امید اور انتہائی خوف کا ایک عجیب اشتراک پایا جاتا ہے۔ وہی حالت اس پانچ منٹ کے عرصہ میں جو دروازہ کے دوبارہ کھلنے تک صرف ہوئے۔ ٹام رین کی تھی۔

آخرکار دروازہ کھلا۔ اور اگرچہ اس نے عمداً دروازہ کی طرف پیٹھ پھیر رکھی تھی۔ تاہم ریشمی کپڑوں کی سرسراہٹ اور ہلکے خرام کی آواز سے اس نے سمجھ لیا۔ کہ لیڈی ہیٹ فیلڈ خود اس کمرہ میں داخل ہوئی ہے۔

وہ پیچھے کیطرف مڑا۔ اور چونکہ اس نے کمرہ میں داخل ہوکر ٹوپی اور گلوبند اتار کر رکھ دیا تھا۔ اس لئے شمع کی روشنی پورے طور سے اس کے چہرہ پر پڑی۔ اس کی آنکھیں لیڈی ہیٹ فیلڈ کی آنکھوں سے ملیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس خاتون کے منہ سے ایک ہلکی سی چیخ نکل گئی۔

رین فورڈ جلدی سے کہنے لگا "بانوئیں اس مداخلت کے لئے معافی کا خواستگار ہوں میری نسبت کسی اندیشے کو اپنے دل میں جگہ نہ دیجئے۔ اور پانچ منٹ میری گذارش کو غور سے سنیئے۔ میں التجا کرتا ہوں۔ معاملہ میرے لئے نہیں۔ بلکہ آپ کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔"

عیار جیالہ رہزن کو پہچان کر لاش کی طرح پیچھے کو ہٹ گئی۔ لیکن جلدی ہی اوسان بحال کرکے وہ اس مقام کے قریب پہنچی جہاں وہ کھڑا تھا۔ پھر کرسی پر بیٹھنے

کے بغیر اپنے بازو کو آتشدان کا سہارا دے کر اس نے گلوگیر کھوکھلی آواز میں کہا "بخدا تم کیا چاہتے ہو؟"

رین فورڈ نے افسردگی آمیز سنجیدگی کے لہجہ میں کہا "لیڈی ہیٹ فیلڈ اگر ممکن ہو تو چند منٹ کے لئے زمانہ ماضی کو فراموش کر دیجئے..."

"میں... میں زمانہ ماضی کو فراموش کر دوں!" جارجیانہ نے تلخی انداز سے کہا "اے خوفناک آدمی۔ آج تم یہاں کس غرض سے آئے ہو؟ کیا مجھے تمہارے ہاتھوں پہلے کچھ کم ضرر پہنچا ہے۔ کہ آج تم پھر مجھے دق کرنے کے لئے آ گئے ہو؟ کیا اب تم میری جان لینا چاہتے ہو؟"

یہ الفاظ اس کی زبان سے بڑے خوفناک لہجہ میں ادا ہوئے۔ اور اس کی چھاتی طوفانی سمندر کی امواج کی طرح جلد جلد حرکت کرنے لگی۔

رین فورڈ نہایت تعجب کی حالت میں اذیت دہ جذبات کے زیر اثر کہنے لگا "ہاں میری بات کو غور سے سنیئے۔ میں جانتا ہوں۔ آپ کے لئے میری صورت قابل نفرت ہے اور آپ مجھے دیکھنا پسند نہیں کرتیں۔ لیکن میں یہ ملاقات [illegible] بحالت مجبوری کرنے آیا ہوں اور اگر میری یہ ملاقات زیادہ طویل ثابت ہوئی۔ تو اس میں قصور میرا اپنا نہ ہوگا۔"

[illegible] اضطراب کی حالت میں بولی "خیر نہیں، جو کچھ کہنا ہو۔ جلدی سے کہئے لیکن [illegible]" اس نے نسبتاً زیادہ استقلال کے لہجہ میں کہا۔ جبکہ اس کی نگاہوں سے [illegible] نفرت کا اظہار ہوتا تھا [illegible] [illegible] کہ تم مجھے اپنی [illegible] [illegible] نہیں ہوں [illegible] دن نہیں گزرے۔ کہ تمہارے [illegible] انتہائی [illegible] کا داغ [illegible] [illegible] اس قدر [illegible] ثابت ہوئی کہ تمہارے [illegible] باتیں کہیں۔ جو بالکل غلط اور صریحاً دروغ تھیں۔ اس [illegible] [illegible] کس غرض سے آئے ہو؟"

[illegible] اس قسم کا غیر معمولی اضطراب ظاہر کرتی رہی گی۔ [illegible] صاف طور سے بیان کر سکوں۔ [illegible]

ایسا کرنے کی جرأت ہی نہیں ہوتی!" رینفورڈ نے کہا۔ جو اس وقت بجائے خود نہایت مضطرب نظر آتا تھا" اس لئے آپ مہربانی سے سکون اختیار کیجئے۔ میں التجا کرتا ہوں۔ کہ میری باتوں کو توجہ سے سنئے۔ کیونکہ جو کچھ میں بیان کرنے کو ہوں۔ اسکا آپ کے اپنے مقاصد سے نہایت قریبی تعلق ہے"

"میرے مقاصد سے!" جارجیانہ نے رنجیدہ لہجہ میں الفاظ کو دوہرا کر کہا۔ "لیکن خیر تم کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔ میں اسے سکون کے ساتھ سننے کو تیار ہوں"

رین فورڈ کہنے لگا "میں نے آج صبح ایک اخبار میں یہ اعلان پڑھا۔ کہ آپ کی شادی عنقریب ارل آف اینگھم سے ہونیوالی ہے . . ."

لیڈی ہیٹ فیلڈ رینزن کی طرف کچھ ایسے انداز سے دیکھنے لگی۔ جس سے معلوم نہ ہو سکتا تھا۔ وہ سخت خوف یا مایوسی کس جذبہ کے زیر اثر ہے۔

رین فورڈ نے لمحہ بھر تامل کے بعد کہا "بیگم صاحب اگر یہ افواہ صحیح ہو تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ پہلے اس شادی کی مناسبت کو ہر پہلو سے اچھی طرح دیکھ لیجئے"

"بخدا کیا تم ہر ایک معاملہ میں مجھپر حکومت کرنا چاہتے ہو؟" جارجیانہ نے چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ انتہائی ذہنی اذیت کے زیر اثر دونوں ہاتھ جوڑ کر صوفہ پر بیٹھ گئی۔

"نہیں اسے ذی عزت خاتون میں ہرگز آپ پر حکومت کرنا نہیں چاہتا" رین فورڈ نے کہا "مجھے اس کا بعید ترین حق بھی حاصل نہیں ہے۔ ایسا کرنا انتہا درجے کی دیوانگی۔۔ سخت بیوقوفی۔۔ ناقابل بیان گستاخی اور معمولی فہم و ادراک کے اصول سے اس قدر ظاہر جہالت ہوگا۔۔"

"کہ مجھے حیرت ہے۔ میں نے اس خیال کو اپنے دل میں جگہ کیوں دی" جارجیانہ نے مایوسی کے زیر اثر تلخی آمیز طنز کے لہجہ میں کہا۔

"میں پہلے ہی جانتا تھا۔ اس ملاقات میں کیسی کیسی مشکلات کا سامنا ہوگا" رین فورڈ نے سخت بے صبری کیساتھ کہا۔

جارجیانہ کہنے لگی "اگر یہی حالت تھی۔ تو پھر تمہارے آنے کی ضرورت کیا تھی؟ کیا تم میرا راز فاش کرنے یا مجھے کسی نئے طریق پر اذیت پہنچانے کی غرض سے آئے ہو۔ حالانکہ میں نے تمہیں کوئی تکلیف نہیں دی۔ البتہ خود تمہارے ہاتھوں سخت ضرر اٹھا چکی ہوں۔۔"

"بانو، میں اس وقت ایک نہایت رنج دہ فرض ادا کرنے کے لئے آیا ہوں" رہزن نے قطع کلام کر کے کہا "اور جس قدر جلد وہ فرض ادا ہو جائے۔ اتنا ہی بہتر ہے۔ افسوس آپ کو میرے دلی جذبات کا علم نہیں... آپ نہیں جانتیں۔ کہ آپ کے متعلق میرے دل میں کس قدر رحم کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور اس ایک واقعہ کی بدولت جس کا داغ ندامت مدت العمر میری پیشانی سے دور نہ ہوگا۔ میں خود اپنی ذات سے کس قدر شرم اور نفرت محسوس کرتا ہوں... میں اپنے آپ کو اپنی نظر میں کتنا ذلیل پاتا ہوں۔ لیکن نہیں... زمانہ ماضی کا ذکر جانے دیجئے... کاش کوئی ایسی طاقت ہو۔ جو ان واقعات کے اثر کو لوح ہستی سے مٹا سکے..."

"پھر کیا تم مجھے کوئی نیا ضرر پہنچانا نہیں چاہتے؟" جارجیانا نے پرشوق لہجہ میں پوچھا۔

"ضرر!... اے بانو بیں!... اور آپ کو ضرر پہنچاؤں!" رینفورڈ نے زوردار لہجہ میں کہا "خدا نہ کرے مجھ سے ایسی حرکت سرزد ہو۔ آپ کو معلوم نہیں۔ کہ میں وہ شخص ہوں۔ کہ آپ کی ذہنی تکالیف کو رفع کرنے کی غرض سے جن سے میں لاعلم نہیں ہو سکتا۔ ہاں ان تکالیف کو دور کرنے کے لئے جو میرے قابل نفرت جرم کی وجہ سے آپکو برداشت کرنی پڑیں... اس بار اذیت کو ہلکا کرنے کے لئے جو میری [illegible] ذہن پر حاوی ہے۔ خواہ وہ رفع تکلیف بال برابر ہی بحقیقت ہی کیوں نہ ہو۔ میں آپ کے قدموں میں جان تک نثار کرنے کو تیار ہوں۔ اے خاتون یہ نہ سمجھئے کہ جو کچھ مجھ سے ہوا۔ اس پر مجھے کسی طرح کا فخر ہے۔ ہرگز نہیں۔ میں لاکھ برا ہوں مجرم۔ چور۔ لٹیرا سبھی کچھ ہوں۔ لیکن میرے اندر ضمیر کی آواز قائم ہے... میرے احساسات قطعی طور پر کند نہیں ہوئے۔ بانو کئی بار ایسا ہوتا ہے۔ کہ ان اوقات میں جب میرے لبوں پر مسکراہٹ کی جھلک موجود ہوتی ہے۔ اس ضمیر کی ملامتی آواز میرے کانوں میں ایک قسم کا خوفناک شور پیدا کرتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ کی حالت کا نقشہ میری نظروں میں کھنچ جاتا ہے میں خدا کے انصاف کو حاضر سمجھ کر سب کچھ بالکل سچ عرض کر رہا ہوں۔ میرے الفاظ اسقدر راست ہیں جتنا یہ امر کہ آپ ایک پاکباز اور شریف خاتون ہیں اور میں... میں ایک ملعون اور قابل نفرت مجرم!"

اتنا کہہ کر ٹام رین... وہ شخص جو انتہا درجہ کا دلیر... سب طرح کی مشکلات میں

بے خوف . . . اور جوانمرد تمام بچوں کی طرح رونے لگ گیا۔

جارجیانہ کچھ دیر فرط استعجاب سے اسکی صورت کو دیکھتی رہی۔ اس دلیر شخص کو اپنی خاطر یوں بچوں کی طرح روتے دیکھ کر اس کا دل ہی موم ہو گیا۔ آخر اس نے پہلے کی نسبت زیادہ نرم اور ملائم لہجہ میں پوچھا "لیکن مجھے تم نے ابتک یہ نہیں بتایا کہ ان حالات میں تمہاری آمد کا مدعا کیا ہے ؟"

رینفورڈ نے اپنے چہرے سے آنسوؤں کے قطرات پونچھتے ہوئے کہا "مہانو میں آپ سے یہ عرض نہیں ہوا کہ آپ سے معافی کا طلبگار ہوں۔ کیونکہ وہ مجھے آپ سے کسی ہی حالت میں نہیں ملسکتی۔ نہ میں اس شادی کے متعلق جو آپ کرنا چاہتی ہیں۔ کسی طرح آپ کو مجبور کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میرے لئے ایسا کرنا سابقہ خطا کو دو بالا کرنے کے برابر ہوگا میں صرف اتنی بات عرض کرنے کو حاضر ہوا ہوں۔ کہ ارل آف ایلنگھم کے ساتھ شادی کر کے آپ درحقیقت اس شخص سے شادی کرتی ہیں جو . . . "

"کیا ؟ آخر وہ کون ہے ؟" جارجیانہ نے گلو گیر لہجہ میں پوچھا۔

رینفورڈ نے چند منٹ تامل کیا۔ اس وقت جو خوفناک جذبات اس کے گلے کو روک کر اس کی آواز بند کر رہے تھے۔ ان پر قابو پانے کے لئے چند منٹ کی تاخیر لازمی تھی پھر ذرا آگے جھک کر اور لیڈی ہیسٹ فیلڈ کے اتنا قریب ہو کر کہ اس کے ہونٹ آخرالذکر کے کان سے بالکل لگے ہوئے تھے۔ اور دونوں کے بال ایکدوسرے سے آمیز ہو چکے تھے اس نے چند لفظ نہایت مدھم آواز میں کہے۔ جو کسی اور شخص کو بالکل سنائی نہ دے سکتے تھے لیکن جارجیانہ نے ان لفظوں کو صاف طور سے سنا۔ اور جب رینفورڈ نے اپنا منہ پرے ہٹایا۔ تو وہ یہ دیکھکر سخت ہیبت زدہ ہو گیا۔ کہ جارجیانہ ان چند الفاظ کے زیر اثر بالکل خاموش . . . تصویر کی طرح ساکن . . . یاس کا مجسمہ بن گئی ہے۔

بدنصیب حسینہ کی زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکلا۔ اس نے دائیں بائیں کسی طرف نظر بھی نہ ڈالی۔ البتہ اس کی آنکھیں رہزن کے چہرہ کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ وہ بھی اسے نظر نہ آتا تھا۔ کیونکہ اگرچہ آنکھیں کھلی تھیں۔ مگر عارضی طور پر ان کی بینائی سلب ہو چکی تھی۔

انتہائے یاس کی وجہ سے اس پر جو یہ سکتہ کی سی حالت طاری ہوئی۔ وہ کم وبیش

تین منٹ کے لئے قائم رہی۔ مگر یہ مختصر عرصہ اس کے لئے جو یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔ اور اس کے لئے بھی جو اس کے زیر اثر تھی۔ مدت مدید ثابت ہوا۔

اس کے بعد یکایک لیڈی ہیٹ فیلڈ کے لبوں سے بلند آواز کی جگہ درد چیخ نکلی۔۔۔ اتنی خوفناک کہ اس کی وجہ سے ہوا میں تحریک پیدا ہو کر سارے مکان کے اندر گونج پیدا ہو گئی!

"بخدا اس سے تو سارے گھر کو خبر ہو جائے گی!" رہزن نے حالت اضطراب میں کہا "تو وہ سکون اختیار کیجئے جس کا آپ نے وعدہ کیا تھا"

مگر اس کے یہ الفاظ بالکل بے سود تھے۔ کیونکہ فوراً ہی جارجیانہ بیہوش ہو کر صوفہ کے پیچھے کی طرف گر پڑی۔

اس کیساتھ ہی کمرہ کا دروازہ یکایک کھلا۔ مگر باوجود اس کے ٹام رین بیحس و حرکت اسی مقام پر کھڑا رہا۔ جہاں سے وہ اس بدنصیب خاتون کو صوفہ پہ بے حرکت پڑے دیکھ رہا تھا۔ دفور خوف و استعجاب کی حالت میں وہ اس اثر کو دیکھتا رہا۔ جو اس کے الفاظ کی بدولت اس بد نصیب حسینہ پر پیدا ہوا۔

لیڈی ہیٹ فیلڈ نے انتہائی ذہنی اذیت کی حالت میں جو جگر پاش چیخ ماری تھی۔ اسکی آواز نہ صرف خدام کے کانوں بلکہ ان ملاقاتیوں تک بھی پہنچ گئی۔ جو اس وقت ایک اور کمرہ میں جمع تھے۔ کیونکہ اس روز لیڈی ہیٹ فیلڈ کے ہاں ایک دعوتی جلسہ تھا۔

چنانچہ دروازہ کھلا۔ اور لارڈ ایلینگھم۔ ڈاکٹر لیسلز۔ سر ریلف والسنگھم۔ تین چار لیڈیاں اور گھر کے سارے نوکر دوڑتے ہوئے کمرہ میں جمع ہو گئے۔ مس مورڈانٹ کے متعلق یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بعض وجوہ سے جن کا ذکر آگے چلکر کیا جائیگا۔ اب لیڈی ہیٹ فیلڈ کے مکان میں نہیں رہتی تھی۔

ان آنیوالوں میں سے سب سے آگے لارڈ ایلینگھم تھا۔ کمرہ میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلی چیز جو اسے نظر آئی۔ وہ جارجیانہ کی صورت تھی۔ جو بے حس و حرکت پڑی تھی۔ اس نے دیکھا۔ کہ ایک غیر مرد اس کے پاس کھڑا ہے۔ مگر حالت اضطراب میں اس نے یہ جاننے کی کوشش نہ کی کہ یہ کون ہے۔ اس کے سارے خیالات اپنے محبوب کی طرف لگے ہوئے تھے۔

قریب پہنچ کر اس نے اسے اپنے بازوؤں پر اٹھا لیا۔ لیڈیوں نے لخلخہ کی شیشیاں لیں خادمائیں پانی سرکہ اور اسی قسم کی چیزیں جو ایسے حالات میں ضروری سمجھی جاتی ہیں لانے دوڑیں۔ اور ڈاکٹر لیسٹر۔ جس نے ٹام رین کو پہچان لیا تھا۔ اگرچہ اس شناخت کو اس نے ظاہر نہ ہونے دیا۔ خاتون موصوف کو ہوش میں لانیکی ہر ممکن کوشش کرنے لگا۔

اس اثنا میں رہزن اپنی جگہ پر کھڑا بلا ارادہ اس نظارہ کو دیکھ رہا تھا۔

آخرکار جارجیانہ نے بڑی آہستگی سے آنکھیں کھولیں۔ لیکن جب اس نے لارڈ ایلنگھم کا چہرہ دیکھا تو اس کے لبوں سے پھر ایک ہلکی سی چیخ نکلی۔ اور اس نے اپنا منہ دونوں ہاتھوں سے اس طرح ڈھانپ لیا۔ گویا کسی خوفناک تصویر کو نظروں سے دور رکھنا چاہتی ہے۔

"جارجیانہ۔ میری جان۔ میں ہوں" آرتھر نے آہستگی سے اس کے کان میں کہا۔

لیکن کوئی خوفناک اثر اس حسینہ کے سارے بدن میں کپکپی پیدا کر رہا تھا۔

ارل کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا۔ اور وہ کہنے لگا "کسی نے اسے بیحد خوفزدہ کر دیا ہے!" اس کیساتھ ہی اس نے اپنی نگاہ کمرہ میں دوڑائی۔ تو اس کی آنکھیں رہزن سے دوچار ہوئیں۔

اس موقعہ پر ڈاکٹر لیسٹر نے کہا "بہتر ہو لیڈی ہیسٹ فیلڈ کو ان کے کمرہ میں لے چلیں"۔ اس تجویز پر لیڈیوں اور خادماؤں نے فوراً عمل کیا۔ اور ڈاکٹر بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔

باب ۴۳ لارڈ ایلنگھم اور ٹامس رین فورڈ

لارڈ ایلنگھم اور سر ریلف وانگھم دونوں اس کمرہ میں ٹھہر گئے تھے۔ جہاں رنیفورڈ ابھی تک موجود تھا۔ اس کی طرف بڑھتے ہوئے ارل نے کہا "اے صاحب مہربانی سے وہ وجہ بیان کیجئے۔ جس کے باعث لیڈی ہیسٹ فیلڈ پر غش طاری ہوا چیخ جو ہمارے کانوں میں پہنچی۔ اور وہ حالت جس میں ہم نے اسے یہاں پڑے دیکھا اس سے پایا جاتا ہے کہ غش کا تعلق کسی فوری علالت سے نہیں تھا" پھر اس نے سر ریلف وانگھم کی طرف اشارہ کر کے کہا "آپ خاتون موصوف کے چچا ہیں اسلئے اگر کسی وجہ سے آپ کسی قسم کی جو

جن کا بیان کرنا ضروری ہے۔ میرے سامنے جو آپکے لئے ایک اجنبی ہوں بیان کرنا نہ چاہتے ہوں۔ تو انہیں آپ کے روبرو بیان کرنے میں کچھ عذر نہ ہونا چاہیئے"۔

رین فورڈ نے افسردگی کے لہجہ میں کہا "مائی لارڈ میں نے آپ کو اس سے پہلے دیکھا تو کئی بار ہے۔ لیکن بظاہر ہم ایک دوسرے سے ابتک ناواقف ہیں۔ اگرچہ باوجود اسکے..."

وہ کچھ کہتا کہتا رک گیا۔ پھر اپنی ٹوپی اٹھالی۔ اور کمرہ سے نکلنے کو تھا۔ کہ ارل نے اس کا بازو کسی قدر زور سے تھام لیا۔ اور کہنے لگا "مسٹر رینفورڈ... کیونکہ میں جانتا ہوں۔ یہی تمہارا نام ہے۔ ہم اس طرح پر ایکدوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔ ایک خاتون جو مجھے نہایت عزیز ہے اور جو عنقریب میری زوجیت میں آنیوالی ہے... جو سر ولیم انگھم کی بھتیجی ہے۔ جو اس وقت موجود ہیں۔ تمہاری بدولت خوف زدہ ہوئی ہے۔ یا کسی ایسے طریقے پر جسے تم بیان کر سکتے ہو۔ اس لئے ہم باصرار کہتے ہیں کہ تم وجہ بیان کرو۔ جس سے وہ خوف زدہ ہوئی۔ اس کے بغیر میں تمہیں جانے کی اجازت نہیں دے سکتا"۔

ٹام رین نے اضطراب کیحالت میں ارل کے چہرہ کی طرف گہری نظر سے دیکھتے ہوئے کہا "مائی لارڈ اس دنیا میں آپکے سوا کسی اور شخص کو یہ جرات نہ ہوتی۔ کہ مجھے اس طرح روکتا اور میں خاموش رہتا۔ رہا کیفیت بیان کرنیکا سوال اس کی نسبت گزارش ہے کہ کوئی کیفیت ایسی نہیں جو قابل بیان ہو"۔ یہ آخری فقرہ اس نے پھر حسب معمول لاپروائی سے کہا اور اطمینان کیساتھ دروازہ کی طرف بڑھا۔

مگر لارڈ انگھم دوبارہ سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور رین فورڈ نہ معلوم مرعوب ہو کر یا کچھ سوچکر چند قدم پیچھے ہٹ گیا۔

ارل کہنے لگا "مسٹر رین فورڈ میں معاملات کو اس صورت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ یا تو تم ضروری کیفیت بیان کرو۔ ورنہ میں اسے اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ تمہیں اس وقت تک روکے رکھوں جبتک لیڈی ہیٹ فیلڈ خود ہوش میں آکر بیان کر سکے کہ تم نے اس سے کیا بدسلوکی کی"۔ پھر یہ دیکھکر کہ رینفورڈ کے ہونٹ سفید ہو گئے۔ اور کانپ رہے ہیں۔ ارل نے کہا "تم پہلے سے میری نظروں میں مشتبہ ہو۔ بعض حالات کے مجموعہ نے مجھ پر ثابت کر دیا ہے کہ تمہارا کسی حد تک ان ہیروں کی چوری سے بھی تعلق تھا۔ جسکی وجہ سے پچھلے دنوں عدالت میں سنسنی اور اضطراب پیدا ہوا"۔

رہزن کہنے لگا " مائی لارڈ اس معاملہ کا تعلق آپ کی ذات سے نہیں ہے۔ ہیرے جس کے تھے۔ اسے واپس پہنچا دیئے گئے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ مجھے مسٹر گارٹن کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ ان ہیروں کی واپسی سے پیشتر ان کی قیمت بھی اس عورت کی طرف سے ادا ہو چکی تھی جو... لیکن دیکھیئے میں آپ سے پھر کہتا ہوں۔ مجھے جانے دیجیئے " ٹام نے سابقہ فقرہ کو نامکمل چھوڑ کر کہا۔ اب اس کے لہجہ میں عصبی اضطراب کی بجائے انتہائی بے صبری کی جھلک پائی جاتی تھی۔

آرتھر سرد مہری سے کہنے لگا " میں یہ اصرار کرتا ہوں کہ تمہیں اس وقت تک یہاں ٹھہرنا ہوگا حتیٰ کہ لیڈی ہیٹ فیلڈ سے یہ دریافت کر لیا جائے۔ کہ تمہیں گرفتار کرنا اور حوالہ پولیس کرنا ضروری ہے یا نہیں۔"

سر ریلف نے کہا " میں جا کر دریافت کرتا ہوں۔ کہ میری بھتیجی کی حالت اب کیسی ہے اور اس شخص کی حراست کی نسبت اس کا کیا ارادہ ہے۔"

رین فورڈ بے چینی سے ٹہلنے لگا۔ لارڈ اینگھم نے بیرونٹ کو گذرنے کی اجازت دیدی پھر دروازہ کے ساتھ پشت لگا کر پہرہ دار کی طرح کھڑا ہو گیا۔

آخر کار رہزن نے ارل کے قریب پہنچ کر دبی زبان میں بحالت اضطراب کہا " مائی لارڈ آپکو معلوم ہو جائیگا۔ کہ خاتون موصوف کو میری نسبت کوئی وجہ شکایت نہیں۔ دیکھئے میں آپ سے بار بار کہتا ہوں۔ کہ مجھے چلا جانے دیجئے۔ آپکے سوا دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جس سے میں بمنت اس قسم کی درخواست کرتا۔ آپ ہی ناحق بار بار انکار کر کے معاملہ کو پیچیدہ نہ کیجئے۔ میں پھر کہتا ہوں۔ آپکی بجائے کوئی اور شخص ہوتا۔ تو جو کچھ اس وقت میں بہ منت طلب کرتا ہوں۔ اسے بزور حاصل کر لیتا۔"

ارل نے جواب دیا " خواہ کچھ ہو۔ بہر حال میں کم از کم اس وقت تک تمہیں یہاں سے جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ جب تک سر ریلف واِنگھم واپس نہ آ جائیں۔ ضرور تم نے لیڈی ہیٹ فیلڈ سے کوئی گستاخانہ سلوک کیا۔ یا اسے دھمکی دی ہے۔ اسی لئے اسکی یہ حالت ہوئی ہے...."

رین فورڈ نے گرم جوشی سے قطع کلام کر کے کہا " میں خدا کو شاہد قرار دیتا ہوں۔ کہ میں نے اس سے کسی طرح کا گستاخانہ سلوک کیا اور نہ کوئی دھمکی دی۔"

"ظاہر ہے۔ کہ اگر کسی شخص کی آزادی خطرہ میں ہو۔ تو وہ اس سے بچنے کے لئے جھوٹ بولنے سے گریز نہیں کرتا۔"

"بخدا! یہ الفاظ اس کی زبان سے!" رین فورڈ نے اپنے دل سے مخاطب ہوکر تلخ لہجہ میں کہا اور اس کے بعد پھر کمرہ میں بحالت اضطراب ٹہلنے لگا۔

ایک منٹ گذرنے پر زیادہ سکون پذیر ہوکر اس نے کہا "خیر مائی لارڈ میں اس وقت تک انتظار کرتا ہوں۔ کہ آپ اس معاملہ میں لیڈی ہیٹ فیلڈ کا منشا معلوم کریں۔ اور چونکہ حالات سے مجبور ہوکر ہم دونوں کو ایک دوسرے کی صحبت میں چند منٹ بسر کرنے ہیں۔ اسلیئے ان ہیروں کے معاملہ کا ذکر آنے کے بعد جس کا حوالہ ابھی آپنے دیا تھا۔ میں آپ سے یہ پوچھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ آپکے نزدیک مس استھرڈی مڈینا حقیقتاً اس الزام کی قصوروار تھی۔ جو اس پر عائد کیا گیا یا وہ بے خطا تھی؟"

ارل کہنے لگا "مسٹر رینفورڈ تمہاری زبان سے یہ سوال سننا عجیب بات ہے۔ مگر اس کا جواب دینے سے پہلے میں خود تم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ اس موقعہ پر کیا تم ہی میرے ہاں وہ رقعہ چھوڑ آئے تھے۔ جس میں مجھے عدالت میں پہنچکر اس کے حق میں شہادت دینے کی تاکید کی گئی تھی؟"

رین فورڈ نے جواب دیا "مجھے اس سے انکار نہیں۔ اور سچ پوچھیئے۔ تو میں نے اس معاملہ میں کسی طرح کی رازداری سے کام نہیں لیا تھا۔ ورنہ میں ایسا اہتمام کرتا کہ آپ کے نوکروں کو میرا صحیح حلیہ بیان کرنیکا موقعہ نہ ملسکتا۔ لیکن اتنا میں ضرور کہتا ہوں۔ کہ اگر آپکے دل میں مس ڈی مڈینا کے نیک خصائل کی نسبت واقعات گذشتہ کی بدولت ذرا سا شبہ بھی پیدا ہوا ہو۔ تو سمجھ لیجیئے آپنے سخت غلطی کی ہے۔ اتنی ہی جو کبھی انسان سے سرزد ہونی ممکن ہے۔" پھر جلدی ہی اس نے کہا "یہ بھی آپ کو معلوم ہے۔ کہ جیسا آپ نے عدالت میں بیان کیا۔ وہ اس موقعہ پر لندن میں موجود نہ تھی۔۔"

ارل نے پوچھا "آخر تمہیں یہ کیونکر معلوم ہوا کہ یوم مذکور کو اس وقت جسکا بیان کیا جاتا ہے۔ میرے ہیرے چرائے گئے مس ڈی مڈینا اپنے والد اور میرے ساتھ نیچلے میں موجود تھی؟"

مام رین نے جواب دیا "یہ چھپانا غیر ضروری ہوگا۔ کہ یہ بات مجھے محض اتفاقیہ طور پر معلوم ہوگئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود یہ نہ خیال کیجیئے۔ کہ خود مس ڈی مڈینا نے مجھے ایسے

مداخلت کی درخواست کرنے کے لئے قاصد یا پیغامبر بنا کر بھیجا"۔

یکایک ارل نخوت آمیز لہجہ میں کہنے لگا "مسٹر رین فورڈ میں اس گفتگو کو ناپسند کرتا ہوں۔ میرے دل میں مسٹر ڈی مڈینا کی بہت عزت ہے اور میں ان کے کسی رشتہ دار کی برائی سننا نہیں چاہتا۔ بہرحال اس کا مجھے اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ ان کی دختر کا طرز عمل کچھ تھا پراسرار ہے۔ اور اس کے اسرار کا تمہاری اپنی ذات سے ایسا گہرا تعلق ہے۔ کہ محض اسی وجہ سے میں نے تم سے مسٹر ڈی مڈینا یا ان کے کنبہ کے باقی افراد کی نسبت کسیطرح کی گفتگو کرنے پر آمادگی ظاہر کی . . . "

رین فورڈ جلدی سے بے چینی کے لہجہ میں کہنے لگا "لارڈ اینگھم معاملات کی ظاہری صورت خواہ کچھ ہو۔ اتنا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اسفرڈی مڈینا نیکی اور پاکبازی کا مجسمہ ہے۔ میں اپنے خالق کو حاضر سمجھکر اس بات کا اعتراف کرتا ہوں۔ کہ جس روز اس سے یہ فعل منسوب کیا گیا جس کے نام سے ہی اس کی پاک روح لرز جاتی ہے۔ اسے ہرگز معلوم نہ تھا۔ کہ میں نے اسکی طرف سے کسی قسم کی مداخلت کی۔ یہاں تک کہ اسے عدالت میں میری موجودگی کا بھی علم نہ تھا . . . "

ارل نے کہا "باوجود اسکے تم وہاں موجود تھے۔ کیونکہ میں نے تمہیں کھڑے دیکھا تھا۔ اگرچہ اس وقت میں نہیں جانتا تھا تم کون ہو"۔

رین فورڈ نے تدردار لہجہ میں کہا "لیکن مس ڈی مڈینا کو بہرحال میری موجودگی کا علم نہ تھا۔ کیونکہ ایمان کی بات یہ ہے۔ کہ وہ میری صورت سے ناآشنا ہے"۔

امیرنڈکور کے ہونٹوں پر شک کی مسکراہٹ نمودار ہوگئی۔ کیونکہ فوراً ہی اسے وہ حلف یاد آیا۔ جو مسٹر ڈی مڈینا نے اپنی دختر کو دیا تھا۔ اور جسے وہ چھپ کر سن چکا تھا۔ اسے یاد تھا کہ اس حلف کے موقعہ پر جو گفتگو ہوئی۔ اس میں رین فورڈ کا ذکر بھی آیا تھا۔ لیکن وہ اس واقعہ کا ذکر کرنیکی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ اگرچہ اپنے دل میں اس کی یہ سب سے بڑی خواہش تھی۔ کہ کسی طرح ثابت ہو جائے۔ اسفر حقیقت میں پاکباز اور اس سے مختلف ہے۔ جیسکہ حالات کے زیر اثر وہ اسے سمجھنے لگا تھا۔

سلسلہ کلام جاری رکھکر ہام رین نے کہا "آپنے ابھی کہا تھا۔ کہ میں نے تمہیں کمرہ عدالت میں دیکھا تھا۔ اگرچہ اس وقت مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ تم کون ہو۔ یہ آپکے . . . . .

پوچھتا ہوں اب آپ کو معلوم ہے میں کون ہوں؟
امیر موصوف نے حقارت آمیز نخوت کیساتھ کہا " مجھے تمہاری ذات یا تمہارے معاملات سے واقف ہونیکا فخر حاصل نہیں "اور اگر تمہاری نسبت مجھے کچھ معلوم بھی ہے۔ تو وہ بہت کم تمہارے حق میں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ میں تمہیں اس بنا پر روکے ہوئے ہوں۔ کہ تم لیڈی ہیبٹ فیلڈ کے پاس کسی نیک ارادہ سے نہیں آئے تھے۔ اول مرتبہ میں نے تمہارا ذکر اس وقت سنا تھا۔ جب تمہیں بو سٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اگرچہ مجھے اعتراف ہے۔ کہ لیڈی ہیبٹ فیلڈ کے اطمینان بخش طریق پر یہ بات ثابت کر دینے سے کہ تم وہ شخص نہیں ہو۔ جس نے راستہ میں ان کا مال چھینا تمہیں عزت کے ساتھ بری کر دیا گیا تھا"
رین فورڈ بولا " مائی لارڈ اس سے ثابت ہے۔ کہ اس واقعہ کی بدولت آپ کو میرے خصائل کی نسبت کسی بدگمانی کا امکان نہیں "
" درست ہے۔ لیکن اس کے بعد ان ہیروں کا معاملہ ہے اور مجھے یہ بیان کرنے میں تامل نہیں۔ کہ مسٹر گارڈن نے اس ملاقات کی ساری تفصیلات میرے روبرو بیان کر دی تھیں جو تم نے ہیروں کی واپسی کے موقعہ پر اس سے کی۔ اور جس وقت اس نے تمہیں بتایا۔ کہ مس اڈی ٹڈینا ان کی پوری قیمت پہلے ہی ادا کر گئی ہے . . . "
" آہا تو کیا مسٹر گارڈن اس قدر باتونی ہے . . . "
ارل نے جواب دیا " اس نے نہ صرف تمہارا بلکہ مس ڈی ٹڈینا کا بھی اچھے لفظوں میں ذکر نہیں کیا تھا۔ لیکن مسٹر رین فورڈ میں نے اس کی پاسداری ہی کی . . . کم از کم اسوقت میں بڑے زور سے اس کی حمایت کرتا رہا "
" اور اب کونسے حالات پیش آئے ہیں۔ کہ آپ کو اس کی حمایت سے دستبردار ہونا پڑا "؟ رہزن نے ارل سے پوچھا " آہ اگر میں آپکو بتاؤں۔ کس طرح بعض حالات کے حیرت خیز مجموعہ کی بدولت . . . لیکن نہیں۔ میں اسکی جرأت نہیں کر سکتا " پھر اس نے زیادہ سنجیدگی کے لہجہ میں کہا " بات یہ ہو اس کے مائی لارڈ میں آپ کو دیانتدار اور فیاض دل سمجھتا ہوں۔ اور آپ سے التجا کرتا ہوں۔ کہ اپنے نیک احساسات کو کام میں لا کر ظاہری حالات پر بھروسہ نہ کیجئے۔ میں پھر ایک بار خدا کو حاضر و ناظر جان کر اقرار کرتا ہوں۔ کہ . . . قسم کے جرائم سے بالاتر اور پاک ہے۔ اسکی جو بدگوئی کی جائے۔ وہ غلط

اور جو برائیاں اس سے منسوب کی جائیں جھوٹ ہیں۔ دیکھئے پھر آپ کے چہرہ پر بے اعتمادی اور افسردگی کی جھلک نمودار ہوتی ہے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ استھر بالکل بے قصور ہے۔ آپ یقین کیجئے۔ کہ اس سے کوئی گناہ۔۔۔ کوئی جرم کبھی سرزد نہیں ہوا۔۔۔"

عین اس وقت دروازہ کے قریب کسی کے پاؤں کی چاپ سنائی دی۔ لارڈ ڈینگھم نے دروازہ کھول دیا۔ اور سر ریلف دانسگم اندر داخل ہوا۔

ارل نے جلدی سے پوچھا" فرمائیے اب جارجیانہ کی طبیعت کیسی ہے؟"

بیرونٹ نے جواب دیا" وہ بہت سخت بیمار ہے۔۔۔"

"وہ بیمار ہے" آرتھر نے گھبرا کر کہا "اے بدمعاش یہ سب تیری ہی کارروائی ہے!" اس نے رین فورڈ سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی فرط غضب سے مکا کس کر اس کی طرف بڑھا۔

"ذرا اپنے غصہ کو سنبھالئے" رہزن نے گرج کر کہا "آپ نہیں جانتے میں کس پر ہاتھ اٹھا رہا ہوں۔"

سر ریلف نے آگے بڑھ کر ارل کا بازو پکڑ لیا۔ اور اُسے پیچھے ہٹا کر کہنے لگا "نہیں۔ کچھ نہ کہئے۔ میں نے اپنی بھتیجی سے گفتگو کی تھی۔ اس وقت ڈاکٹر لیسلز بھی پاس بیٹھے ہیں اور اگرچہ وہ بیمار ہے۔ تاہم ذہنی طور پر سکون کی حالت میں ہے۔ اس نے درخواست کی۔ کہ اس شخص کو بغیر کسی طرح کا ضرر پہنچائے چلے جانے کی اجازت دیجائے۔"

ارل کا غصہ فرو ہو گیا۔ اور اس نے کہا "سر ریلف مجھے لیڈی ہیٹ فیلڈ کے احکام کی تعمیل میں عذر نہیں۔ مسٹر رین فورڈ تم نے سن لیا۔ تمہارے متعلق کیا کہا گیا ہے؟"

اتنا کہہ کر آرتھر نے دوسری طرف کو منہ پھیر لیا۔ کیونکہ اس کے دل میں ایک عجیب اور مبہم سا شبہ اور نہ صرف شبہ بلکہ انتہا درجہ کی بے اطمینانی پیدا ہو گئی تھی۔ سوچتا تھا۔ کہ اگر رین فورڈ نے واقعی لیڈی ہیٹ فیلڈ کو خوف زدہ یا اس سے گستاخی کا سلوک کیا۔ تو کیا وجہ ہے وہ اسے بغیر سزا پائے جانے کی اجازت دیتی ہے۔ کیا یہ اغلب نہیں کہ اس نے اسے کوئی بری خبر پہنچائی ہو؟ مگر سوال یہ ہے۔ ایک ایسے مشتبہ چلن کے شخص اور جارجیانہ ہیٹ فیلڈ جیسی خاتون میں کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ وہ ایسا کیا کام ہو گا۔ جو ان دونوں کو ایکدوسرے کے پاس لانے اور جارجیانہ پر ایسا عجیب اور زبردست اثر پیدا کرنے کا موجب ثابت ہوا؟

یہ سب خیالات ارل کے دل میں حیرت خیز تیزی کیساتھ پیدا ہوئے اور اسکی طبیعت
میں سخت اضطراب پیدا ہو گیا۔

ناظرین کو متعجب نہ ہونا چاہیئے۔ اگر ہم یہ بیان کریں کہ اس کے دل میں ایسی اطمینانی
جو مبہم شبہ کی حد تک پہنچی تھی پیدا ہو گئی۔

حیران تھا آخر یہ رین فورڈ کون ہے؟ کیا وہ اس سے مختلف ہے۔ جو کچھ نظر آتا ہے؟
کیا اس کا تعلق کس طرح پر سیاہ نقاب کی اس داستان سے ہے۔ جس کے متعلق ارل کو
معلوم تھا۔ کہ اس کا جارجیانہ کے دل پر خاص اثر ہوا اور جسے وہ اسکے ظاہری تلون حالی
کا موجب سمجھتا تھا۔ جس کی وجہ سے ابتدا میں جارجیانہ نے اس سے شادی کرنے سے انکار کیا
تھا۔ جسقدر وہ اس سوال پر زیادہ غور کرتا تھا۔ اسیقدر وہ اسکی پیچیدگیوں میں الجھتا جارہا تھا۔
ہر تازہ خیال اسے اور بھی زیادہ حیران کرنیوالا اور تاریکی میں ڈالنے کا موجب ثابت ہوتا تھا

جب اس نے مڑ کر اس مقام کی طرف دیکھا۔ جہاں رین فورڈ کھڑا تھا۔ تو معلوم ہوا وہ
غائب ہے۔ اب اس کمرہ میں صرف ارل اور مسٹر ریف والسنگھم دونوں موجود تھے۔

آرتھر بیرونٹ کی طرف بڑھ کر اور گہرے جذبات کے زیر اثر اس کا ہاتھ تشفی انداز سے ہو کر
کہنے لگا "آپ نے دیکھا جارجیانہ کی حالت کیا ہے"

اس نے جواب دیا "ہاں میں نے بغور دیکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ اُسے کوئی سخت
صدمہ پہنچا ہے"

سخت حیرت زدہ ہو کر ارل آف ایلنگھم کہنے لگا "خدا جانے یہ راز کیا ہے۔ میں باوجود بڑی
کوشش کے اسے سمجھنے سے قاصر ہوں"

مسٹر ریف والسنگھم بھی کچھ کم حیرت زدہ نہیں تھا۔ اس نے کہا "میں خود حیران ہوں۔
معاملہ واقعی پر اسرار ہے"

ارل نے بے صبری سے کہا "کیا آپ نے اس کے متعلق جارجیانہ سے کوئی سوال نہیں کیا
کیا اس نے کوئی کیفیت بیان نہیں کی؟ کیا اس نے نہیں بتایا۔ اس کے اضطراب۔۔۔ اس
خوفناک چیخ۔۔۔ غش۔۔۔ اور خوف کی اس حرکت کا باعث کیا تھا جس کے ساتھ اس نے
آنکھیں کھولیں؟"

مسٹر ریف نے جواب دیا "میں نے ان سب معاملات کی نسبت سوالات پوچھے تھے

لیکن جب دیکھا۔ اس سے الٹا اس کا اضطراب بڑھتا ہے۔ تو میں نے ان باتوں کو دنیا سے
نہ سمجھا۔ چنانچہ میں نے اسے اطلاع دی۔ کہ آپ نے اس شخص کو جس کا نام مجھے آپ کی زبانی
رین فورڈ معلوم ہوا تھا۔ اور جس کی نسبت مجھے شبہ تھا۔ کہ اس نے میری بھتیجی کی متانت چھینی
تھی ملوک لیا ہے۔ تو وہ مضطرب ہوئی۔ اور کہنے لگی۔ میری طرف سے آپ حضرت سے درخواست
کیجئے۔ کہ وہ اسے جانے دیں۔ کیونکہ اس کے خلاف مجھے کوئی وجہ شکایت نہیں۔

"حیرت ہے!... سخت حیرت ہے!" ارل نے دبی زبان سے کہا
سر رلیف نے سمجھایا "میرے پیارے آرخر اس طرح گھبرانے سے کیا حاصل ہے
صبر اور سکون سے کام لو۔ کل تک جارجیانہ کی طبیعت سنبھل جائے گی اور وہ یقیناً اس بارہ
میں مفصل حالات بیان کر سکے گی"

"کل!... کل!" امیر ندکور نے سخت اضطراب کے لہجہ میں کہا "افسوس! میں اس خوفناک
التوا کو برداشت نہیں کر سکتا۔ سر رلیف آپ نہیں جانتے۔ یہ ایک دن کا وقفہ میرے لئے
ایک صدی سے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوگا۔ کیا کوئی ایسی صورت نہیں ہے۔ کہ میں جارجیانہ
سے مل لوں... خواہ ایک منٹ کے لئے ہی سہی۔ کیا ایسا کرنا نامناسب ہوگا؟ سر رلیف
میری حالت پر رحم کیجئے۔ اور ڈاکٹر سے جا کر پوچھئے۔ کیا میں ایک منٹ کیلئے مریضہ سے مل سکتا
ہوں؟ یا کم از کم انہیں سے کہئے۔ وہ مجھ سے آکر مل لیں"

بیرونٹ جو ایک نیک دل شخص تھا۔ اس فرض کی انجام دہی کے لئے روانہ ہوا۔ اور
چند منٹ کے عرصہ میں ڈاکٹر کو ساتھ لیکر واپس آیا۔ ڈاکٹر سے بھی ارل نے اسی قسم کے
سوالات پوچھے۔ جو سر رلیف وانسگھم سے پوچھ چکا تھا۔ اور کہنے لگا "ڈاکٹر صاحب آخر کیا
سر رہے؟ آپ اسے کس طرح حل کر سکتے ہیں؟"

ڈاکٹر نے اس کا یہی جواب دیا کہ "میں کچھ بیان نہیں کر سکتا" لیکن اتنا ضرور معلوم ہوتا تھا،
کہ ڈاکٹر کے اس جواب میں اتنی صداقت نہیں۔ جتنی نیک نہاد و صاف باطن بیرونٹ کے
جواب میں تھی۔ کیونکہ ڈاکٹر کو اس پُر اسرار تعلق کی نسبت بعض شبہات تھے۔ جس کا لیڈی ہٹ
فیلڈ اور اس شخص کے درمیان قائم ہونا ظاہر تھا۔ جسکی آمد اسے بیحد مضطرب کرنے والی
ثابت ہوئی۔

یہ نہ جانتے ہوئے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ یا مجھے کیا کہنا چاہئے۔ ارل غصہ دا

ڈاکٹر نے جواب دیا۔ "آج کے لئے معاف فرمائیے۔ کیونکہ خاتون مذکور سخت عصبی اضطراب
کی حالت میں ہے۔ جوش کی وجہ سے اسے بخار کی سی حالت معلوم ہوتی ہے۔ اور لازم
ہے۔ اسے سکون حاصل کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ خادمائیں اس کے پاس ہیں۔ اور اب وہ آرام
کر رہی ہیں۔ کل میرے عزیز الینگھم اگر اس کی حالت زیادہ سکون پذیر ہوئی۔ تو میں ضرور تمہیں
اس سے ملوا دوں گا۔"

ارل نے کہا۔ "بہر حال مجھے آج کی رات پریشانی میں بسر کرنی ہوگی۔ خیر آپ کی مرضی۔
لیکن کل کے لئے میرے ساتھ پختہ وعدہ کیجئے۔ میں علی الصبح اسے دیکھنے آؤں گا۔ بھلا اگر نو
بجے کے قریب آؤں۔ تو نامناسب نہ ہوگا؟"

ڈاکٹر اپنے نوجوان دوست کی بے صبری دیکھ کر مسکرانے لگا اور بولا "اچھا آجائیے۔ نو بجے
ہی آجائیے گا۔ لیکن میرے خیال میں ضروری ہے۔ آپ کو بھی کوئی دوائی پلائی جائے تاکہ
طبیعت سکون پذیر ہو جائے۔"

اب ارل اور سر ریلف والسنگھم نے ڈاکٹر نیبلو سے ہاتھ ملائے اور دونوں وہاں سے رخصت
ہوئے۔ باقی مہمان پہلے ہی جا چکے تھے۔ ڈاکٹر اس لئے رک گیا کہ جانے سے پہلے وہ ایک
بار پھر لطیفہ کی حالت دیکھنا چاہتا تھا۔

جب لیبانڈس کمرہ میں تنہا رہ گیا جہاں ارل اور سیر والٹ اسے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔
تو اس کے دل میں طرح طرح کے پریشان کن خیالات پیدا ہونے لگے۔ اس کی دماغی حالت
عجیب طرح کی الجھن میں تھی۔ اگر اس کے خیالات کو الفاظ کی صورت دی جائے۔ تو
انہیں کچھ یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔

"آج عجیب و غریب واقعات پیش آئے ہیں۔ اس شخص نے جس کا نام حیمس یا (?) بار بن فورڈ (?)
دو میں سے ایک ہے۔ اس گھر میں عجیب طرح کی گڑبڑی پیدا کر دی ہے۔ معاملے میں
پیچیدگیاں غیر معمولی تیزی رفتار کے ساتھ بڑھ رہی ہیں۔ [illegible] اس [illegible] اس
نے مجھ سے [illegible] کہا [illegible] آج دنیا بھر کے انسانوں میں سب سے زیادہ خوش ہوں۔ [illegible]
ہیٹ فیلڈ نے مجھ سے شادی کرنا منظور کر لیا ہے۔ تو اس نے کہا تھا۔ میں [illegible] بات
تو جس کا تعلق بدقسمتی سے ہو اپنی خوشی میں شامل ہونے کا موقعہ نہیں دے سکتا۔ میں نے
اسے آپ کو ایک عام تعصب بالاتر ثابت کرنے کے لئے مبارک باد بھی

دی تھی۔ اور اس کے بعد اس مضمون کو نازک سمجھ کر ترک کر دیا گیا تھا۔ واقعی سوال بہت نازک تھا۔ اور مجھے یہی وہ راز محض اس افیون آمیز دوا کے زیر اثر معلوم ہو گیا۔ ورنہ اس کا علم ہونا غیر ممکن تھا مجھے یقین ہے۔ خود لیڈی ہیٹ فیلڈ کو ہرگز یہ معلوم نہیں۔ کہ میں اس کے راز سے واقف ہوں۔ لیکن اس بلنگھم کی عقل کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ سب باتیں جانتا ہوا وہ رین فورڈ کی آمد کا مطلب سمجھنے سے قاصر ہے۔ میں اس معاملہ کو اچھی طرح سمجھ گیا دراصل رین فورڈ ہی وہ مرد ہے۔ اور اب وہ لیڈی ہیٹ فیلڈ کو مجبور کر کے روپیہ وصول کرنا چاہتا ہے۔ تعجب ہے۔ بلنگھم میری طرح ایک صاف معاملہ کو نہیں سمجھ سکتا۔ حالانکہ اس قدر واضح ہے۔ جیسے دو اور دو ملانے سے چار ہوتے ہیں۔" یہ سوچتے ہوئے ڈاکٹر نے اطمینان کیساتھ دونوں ہاتھ ملنے شروع کئے۔ حالانکہ جیسا ناظرین کو معلوم ہے۔ رین فورڈ کی آمد کے مدعا کی نسبت اسے سخت غلط فہمی ہوئی تھی۔ پھر وہ سوچنے لگا "یہ رین فورڈ عجیب خصلت کا انسان ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ اسی نے لیڈی ہیٹ فیلڈ کو راستے میں لوٹا تھا۔ لیکن اسے بر سر عدالت ایسا کہنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اس شخص کی صورت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بڑا جانباز آدمی ہے۔ اور ہر قسم کے خطرات میں پڑنے سے نہیں گھبراتا۔ کم بخت پر لعنت ہو کہ اس رات میری تجربہ گاہ میں گھس آیا۔ اوہ! اگر بلنگھم کو اس حسین بیوہ ان استھر ڈی مڈینا کی نسبت میری طرح سب حالات معلوم ہوں۔۔۔ بخدا یہ عورتیں کتنی مکار ہوتی ہیں! استھر کی صورت دیکھئے۔ نہایت بھولی اور پاکباز نظر آتی ہے۔ اگرچہ باوجود اس کے۔۔۔"

وہ انہی خیالات میں تھا۔ کہ ایک خادم نے کمرہ میں داخل ہو کر اطلاع دی۔ کہ لیڈی ہیٹ فیلڈ کو ان کی خوابگاہ میں پہنچا دیا گیا ہے۔ اگر آپ چاہیں۔ تو ان کی حالت دیکھ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر اس کمرہ میں گیا۔ اور ایک مسکن دوا کا نسخہ لکھ کر پیش آمدہ واقعات کا ذکر کئے بغیر وہاں سے رخصت ہو گیا۔ کیونکہ وہ چاہتا تھا۔ جارجیانہ کی ذہنی حالت جس قدر ممکن ہو سکون پذیر ہو جائے۔

باب ۴۴ ہمارا دوست فرینک کرٹس

اس اثنا میں ٹامس رین فورڈ بڑی افسردگی کیساتھ لیڈی ہیٹ فیلڈ کے مکان سے رخصت ہوچکا تھا۔ کیونکہ جارجیانہ کو ایک امر خاص کی نسبت اطلاع دینے کے متعلق وہ فرض جس کی انجام دہی کے لئے وہ اس مکان میں پہنچا۔ اس کی طبعاً فیاض روح کے لئے حقیقت میں تکلیف دہ ثابت ہوا تھا۔

لیڈی ہیٹ فیلڈ کے مکان سے نکل کر وہ چند ہی قدم چلا تھا۔ کہ اسے راستہ میں مسٹر فرینک کرٹس ملا۔ بازار میں لگے ہوئے ایک لمپ کی روشنی میں رین فورڈ کا چہرہ پورے طور سے نمودار ہوا۔ تو ہمارے اس گستاخ اور خود پسند نوجوان دوست نے فوراً اسے پہچان لیا۔ اور گھبرا کر کہنے لگا۔ "آہ کپتان سپارکس۔ اچھا ہوا آج ہماری پھر ملاقات ہوگئی۔ خدا قسم خوش نصیبی تھی۔ کہ میں اپنے دوست ڈیوک کی دعوت میں شریک نہ ہوا۔ ورنہ ہماری موجودہ ملاقات کا لطف ہاتھ سے نکل جاتا۔ بتاؤ اگر میں تمہیں آستین سے پکڑ کر شور و غل مچا دوں۔ تو کیا ہو؟ کوئی طاقت ہے۔ جو مجھے ایسا کرنے سے باز رکھے؟"

"معنوف . . . ! مسٹر کرٹس خوف ہی وہ طاقت ہے۔ جو تمہیں شور و غل سے باز رکھیگی۔" ٹام رین نے اوسان بحال کرکے کہا۔ اور پھر کرٹس کا بازو اپنے بازو میں لے کر کہنے لگا "آؤ تھوڑی دور میرے ساتھ ساتھ چلے آؤ۔ میں چند منٹ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ تم اپنے ہاتھ میرے کوٹ کی جیب میں ڈال کر دیکھ لو۔ اس میں پستول موجود ہے۔ دوسرا دیکھنا ہو۔ تو دوسری جیب میں ہاتھ ڈال کر اطمینان کر سکتے ہو۔ میری عادات سے یقیناً تم پہلے ہی واقف ہوچکے ہو۔ اور بآسانی سمجھ سکتے ہو۔ کہ تمہاری طرف سے ذرا بھی غداری ہوئی۔ تو میں سختی سے اس کے تدارک سے باز نہ رہوں گا۔ اگر تم نے مجھے گرفتار کرانیکی ذرا بھی کوشش کی۔ تو میں سر بازار تمہیں گولی مار کر مار دونگا۔"

"نہیں نہیں! کپتان سپارکس یہ کس کمبخت کا ارادہ ہے۔ کہ تمہیں ضرر پہنچائے" فرینک نے جو سر سے پاؤں تک کانپ رہا تھا۔ رہزن کے بازو میں بازو ڈال کر چلتے ہوئے کہا۔ "دوست میں تو ہمیشہ تمہارا مداح رہا ہوں۔ اور میری دلی خواہش ہے۔ کہ تمہارے ساتھ صحت میں ایک بوتل پیوں۔ بتاؤ گلوسٹر کی طرف چلیں یا چیپ سٹ کی طرف . . . ؟

رینفورڈ نے قطع کلام کرکے کہا "کسی کی طرف ہی نہیں۔ اگرچہ میں تمہاری اس عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہوں"۔

"کپتان صاحب اس کا مضائقہ نہیں۔ میں نے اخلاق کا سبق فرانس میں سیکھا تھا۔ جہاں اس کے لئے مجھے بہت سے عمدہ موقعے حاصل تھے۔ شاہ فرانس کی مجھ سے بہت محبت تھی۔ اور بیگمات دربار کی نسبت تو . . . بس کچھ پوچھئے ہی نہیں"۔

ٹام خشک لہجہ میں کہنے لگا "نہیں . . . اور مجھے اس کی ضرورت ہی نہیں۔ مگر میں تم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ تمہارے چچا کا ان دنوں کیا حال ہے؟ کیا اسے اس دن کا وہ خوشگوار واقعہ اب تک یاد ہے؟ ہا! ہا!" رہزن نے زور کا قہقہہ لگا کر کہا۔ جس سے پایا جاتا تھا۔ اس کی افسردگی دور ہوکر پھر اطمینان کی حالت پیدا ہو رہی ہے۔

"سر کرسٹوفر کا ذکر کرتے ہو؟" فرینک کرٹس جھلا کر کہنے لگا "اوہ! اس بڈھے بیوقوف کا نام میرے سامنے نہ لو۔ میں نے ہمیشہ کے لئے اس سے بےتعلقی کر لی ہے۔ کپتان سپارکس اب میں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ کبھی اس سے نہ بولوں گا۔ میں اس کمبخت کے نام پر لعنت بھیجتا ہوں۔ اس نے اپنے آپ کو ذلیل کیا۔ اور اس خاندان کو بھی جسے قدیم زمانہ سے نیکنامی کی شہرت حاصل تھی"۔

ٹام طنز کے لہجہ میں کہنے لگا "میرے خیال میں تو سر کرسٹوفر کو اس بات کا فخر تھا۔ کہ میں نے ادنیٰ درجہ سے اس حد تک ترقی کی ہے"۔

فرینک بولا "بیشک وہ ایسی بکواس کیا کرتا تھا۔ لیکن دراصل لوگوں کو دھوکا دینے کی یہ بھی ایک چال تھی۔ ورنہ حقیقت میں اس کا تعلق فرانس کے ایک مشہور خاندان بلانڈولی کے ساتھ ہے۔ اس خاندان کے لوگ آج سے قریباً تین ہزار سال پیشتر سکاٹ لینڈ میں آباد ہوئے۔ اور وہاں ان کا نام بلنڈ ایول مشہور ہو گیا ہے۔ قریباً ڈیڑھ ہزار سال کا عرصہ گذرا۔ اس خاندان کی ایک شاخ انگلستان میں آکر آباد ہوئی۔ اور ان کے نام بدلتے بدلتے بلنٹ ڈیول بنا۔ جو مسخ ہو کر بلنٹ ڈیل بن گیا۔ پھر نامعلوم کن حالات میں آج سے چار سو سال پیشتر ڈیل کا لفظ بھی گرا دیا گیا۔ اور یہ نام صرف بلنٹ رہ گیا۔ اس سے تم اندازہ کر سکتے ہو۔ کہ سر کرسٹوفر کی کسر نفسی کے باوجود اس کا تعلق ایک مشہور اور قدیم گھرانے سے ہے"۔

رین فورڈ کہنے لگا۔ "دوست تم شجرۂ نسب تیار رکھنے میں کمال رکھتے ہو۔ خوب ہو اگر کوشش کر کے ہیرالڈس کالج میں کوئی آسامی حاصل کر لو۔ میرے خیال میں اس ملک کے اندر براؤن۔ جونز۔ طامسن اور سمتھ نام کے جتنے لوگ بستے ہیں۔ تم ان سب کا تعلق ذرا سی کوشش کر کے آسانی کے ساتھ کسی قدیم خاندان کے ساتھ قائم کر سکو گے۔"

فرینک نے کہا "دیکھو کپتان سپارکس تمہارے الفاظ اپنے اندر طنز کی بو رکھتے ہیں ممکن ہے میرے اندر بعض نقص ہوں ۔ ۔ ۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ ہیں مگر جھوٹی بے دلیل پیش کرنا میری عادت میں داخل نہیں۔ ایسی باتوں سے مجھے دلی نفرت ہے۔"

ٹام بولا "خیر جانے دو۔ ذکر تمہارے چچا سر کرسٹوفر کا تھا کہو وہ آجکل کیا کرتا ہے؟"

فرینک تلخ لہجے میں کہنے لگا "خاک کرتا ہے۔ شاید تمہیں معلوم نہیں۔ کہ وہ لیڈی ہیسٹ فیلڈ کی خادمہ چارلٹ کے ساتھ گرٹنا گرین کو فرار ہو گیا ہے۔ ملعون بڈھا۔ خیال کرو کتنی بڑی حماقت ہے! لیکن مضائقہ نہیں میں اب اس سے بے تعلقی کر لوں گا۔ میں اس سے کلام تک نہیں کروں گا۔ یہ امر میرے لئے کیا کم باعث اطمینان ہے۔"

رین فورڈ حیرت زدہ ہو کر کہنے لگا "کیا کہتے ہو۔ وہ لیڈی ہیسٹ فیلڈ کی خادمہ کے ساتھ گرٹنا گرین کو فرار ہو گیا؟"

"ہاں خادمہ کے ساتھ!" کرٹس نے نخوت آمیز لہجہ میں کہا "خدا قسم بڑی بدذات عورت ثابت ہوئی۔ لیکن کیا ہوا۔ میں اس سے بھی بدلے لے چھوڑوں گا۔"

ٹام نے پوچھا "آخر یہ واقعہ کب ظہور میں آیا؟"

"صرف چند دن گذرے۔ اور وہ دونوں ابھی تک ماحصل سکے سفر سے واپس نہیں آئے۔ میں یقینی طور پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ سر کرسٹوفر کو ضرور اس واقعہ پر افسوس ہوتا ہوگا۔ لیکن کیا ہوا۔ میں اس کمبخت کو عاق کر دوں گا۔"

رین فورڈ مذاقیہ لہجہ میں بولا "میری رائے میں یہ بے تعلقی تمہارے اپنے لئے ہی مضر ثابت ہو گی۔ کیونکہ اس صورت میں وہ تمہیں خرچ دینا بند کر دیگا۔"

فرینک کہنے لگا "اس کی کسے پرواہ ہے۔ کیا تمہاری رائے میں لندن جیسے شہر میں ایسی دولتمند لڑکیاں کم موجود ہیں۔ جن میں سے ایک مجھ جیسے چھیلے جوان کے ساتھ شادی کر کے خوش ہو۔ خدا قسم۔ میرا حال میں ہی ایک مالدار بیوہ سے تعارف ہو چکا ہے۔

اس کے پاس اتنی دولت ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ اسکا متوفی شوہر کوئی نواب تھا۔ یہ سچ ہے۔ کہ پہلے شوہر سے اس کے پانچ بچے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ اس کی پانچہزار پونڈ کی سالانہ آمدنی بھی ایک خاص کشش رکھتی ہے۔ میرے خیال میں پانچ بچوں کے مقابلہ میں پانچہزار پونڈ سالانہ کی رقم زیادہ اہمیت رکھنے والی ہے۔ کیوں دوست تمہاری کیا رائے ہے؟"

رہزن نے کہا "ممکن ہے ایسا ہو لیکن یہ بتاؤ۔ سر کرسٹوفر اور اس خادمہ کے عشق کا واقعہ کیونکر ظہور میں آیا؟"

کرٹس بولا۔ "میں تمہیں سبھی حالات سے واقف کئے دیتا ہوں۔ بات یہ ہے۔ سر کرسٹوفر لیڈی ہیریٹ فیلڈ کی سہیلی مس مورڈانٹ کے ساتھ فرار ہونے کی تجویز کر رہا تھا جس کا مجھے در پردہ علم ہو گیا۔ میں نے سر کرسٹوفر کو چکمہ دینے کا فیصلہ کیا۔ اور اس خادمہ چارلٹ کو رشوت دیکر اس سازش میں شریک کر لیا۔ میں نے اس بدبخت کو پانسو پونڈ نقد اور ایک سونے کی گھڑی اس غرض سے دی۔ کہ وہ مس جولیا مورڈانٹ کا بھیس بدل کر سر کرسٹوفر کی سفری گاڑی میں سوار جائے۔ اور اس بہروپ کو سینٹ البنز تک قائم رکھے۔ وہاں پر میں اپنے چند دوستوں کے ساتھ ان کے استقبال کے لئے پہنچ جاتا۔ اور جب معاملہ کی اصلیت ظاہر ہوتی۔ تو سر کرسٹوفر کی ہنسی اڑاتا۔ ۔ ۔"

ٹام نے پوچھا "پھر کیا بات ہوئی۔ کہ الٹی آنتیں تمہارے گلے پڑیں؟"

وہ کہنے لگا "میں اپنے دوستوں کو ساتھ لیکر سینٹ البنز کے ہوٹل میں پہروں انتظار کرتا رہا۔ مگر نہ تو سر کرسٹوفر اور نہ چارلٹ نمودار ہوئی۔ ہم نے ہوٹل میں بہت نفیس کھانا پکوایا تھا۔ اسے کھاتے اور شراب پیتے ہوئے ہم نے رت جگا کیا۔ مگر جب ساری رات گذر گئی۔ اور دوسرا دن بھی ختم ہونے کو آیا۔ اور اس وقت تک نہ کرسٹوفر اور نہ چارلٹ کسی نے بھی صورت نہ دکھائی۔ تو میں حیران ہو کر دل سے کہنے لگا۔ خدا معلوم کیا افتاد پیش آئی ہے۔ کہ وہ ابتک نہیں آئے۔ ہوٹل میں روپے کی ادائیگی بجائے خود ایک غور طلب مسئلہ تھا۔ اس لئے میں اپنے دوستوں کو بطور ضمانت وہیں چھوڑ کر لندن کو پلٹ آیا۔ سوئے اتفاق سے ان میں سے اس وقت کسی کے پاس بھی روپیہ نہ نکلا۔ ۔ تم جانتے ہو کبھی کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا ہے۔ ۔ ۔ خیر لندن میں واپس آ کر میں جرمن سٹریٹ

یہاں سے چچا کے مکان پہنچا۔ وہاں میرے نام کا ایک خط بذریعہ ڈاک آیا رکھا تھا۔ معلوم
ہوا کہ اسے مسٹر کرسٹوفر نے کسی شمالی مقام سے لکھا ہے۔ میں نے دل میں کہا ضرور کوئی غیر
معمولی واقعہ پیش آیا ہوگا۔ اور واقعہ بھی یہی نکلا کیونکہ خط کھول کر دیکھا۔ تو لکھا تھا میں
تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تم نے ایک بڑی مالدار اور خوش طبع عورت سے میرا تعارف کرا دیا
اس نے میرے نام اور دولت میں شریک ہونا منظور کر لیا ہے۔ خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ
ہم اب گرٹنا کی طرف جا رہے ہیں۔ واپس آتے ہوئے سینٹ آلبنز کے ہوٹل میں ٹھہریں گے۔
اس وقت اگر تم اپنی چچی سے ملنا چاہو۔ تو موجود رہنا۔ لیکن ہاں اب تم دیکھ سکتے ہو کہ
یہ سب اس بدبخت نے محض مجھے چڑانے کیلئے لکھا اور فقط اس خط کی تحریر میں اس بدبخت
چارلٹ کا بھی ہاتھ تھا۔ لیکن خدا کی قسم اب ان دونوں کے لیے تعلق کیونکر ہوگا۔ اور
دیکھو لگا میری قابل نفرت چچی ... کیونکہ تم اب دیکھو گے کہ اس بڈھے بیوقوف سے شادی
کرنے سے میری چچی کا درجہ حاصل کر چکی ہوگی ... اس معاملہ میں کیا کہتی ہے؟“
ٹام رین کہنے لگا۔ ”بڑا ہی پرلطف واقعہ ہے۔ لیکن میں پوچھوں مسٹر کرٹس پہلے
تمہیں نے اسے حد انتہا تک پہنچایا۔ اور اسی لئے اسکا تم پر الٹا اثر پڑا۔ تم کیا حال
میں تمہاری مسٹر ٹانر سے ملاقات ہوئی ہے؟“
کرٹس بولا۔ ”نہیں بالکل نہیں لیکن کپتان صاحب اس نے یقیناً آپکے معاملات کو
حد انتہا تک پہنچا دیا تھا۔ دو ہزار پونڈ کا مضائقہ نہیں میں خوش ہوں کہ میرے بیوقوف چچا
کو اس رقم کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ لیکن ان لڑکیوں نے قرض لیا نہیں سب نہ
تھا میری رائے میں تم اس وقت شاید ولبرز کے ساتھ ملے ہوئے تھے؟“
”سٹفورڈ نے پوچھا تمہیں یہ کیونکر معلوم ہوا کہ ولبرز کا اس بات سے کچھ تعلق تھا؟“
فریڈرک کہنے لگا اس بات کو سمجھنا چنداں دشوار نہیں کیونکہ یقیناً تم نے ان لڑکیوں کو
از خود اغوا نہیں کیا لیکن خیر اس معاملہ کی اب مجھے پروا نہیں اس زمانہ میں میں ایڈیلائس کو دل
پسند کرتا تھا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ دنیا میں ویسی ہی خوبصورت اور بہت سی عورتیں
موجود ہیں اسکے علاوہ اب میں یہ بھی سمجھ گیا ہوں۔ کہ مسٹر کرسٹوفر کسلئے مس ٹانر کیساتھ
جھٹ پٹ میری شادی کر کے مجھے الگ کر دینے کا خواہشمند تھا۔ وہ کمبخت اپنی شادی کی
فکر میں تھا۔ اور اس کا ارادہ تھا کہ مجھے چند سو پونڈ سالانہ کی حقیر رقم پر ٹال دے۔“

ٹام بولا "بہر حال اب بھی یہی ہوگا۔ یا ممکن ہے۔ تم نے اپنے چچا کے ساتھ جو چال کھیلی۔ اس کی وجہ سے معاملہ اور بھی زیادہ بگڑ جائے"

فرینک کہنے لگا "بالکل نہیں۔ اگر ملینٹ کی تجویز کامیاب ہو جاتی۔ تو میں ایک بے جہیز لڑکی سے شادی کرنے پر مجبور ہوتا۔ اور وہ جو کچھ مجھے دیتا۔ اسی پر قناعت کرنی پڑتی۔ اب کہ یہ تجویز ناکام رہی۔ میں ہر طرح آزاد ہوں۔ اور شادی کے ذریعہ اپنے لیے اچھی پوزیشن پیدا کر سکتا ہوں۔ یوں تو میری اپنے دوست ڈیوک کی بھتیجی پر بھی آنکھ ہے لیکن وہ چونکہ خدا اید مزاج ہے۔ اسلئے میں نے سوچا اپنا دل اسکی نذر کرنے کی بجائے مسز گولڈ کے آگے پیش کر دوں۔ یہ وہی بیوہ ہے۔ جسکا میں نے تم سے پہلے ذکر کیا۔"

ٹام نے کہا "کچھ شک نہیں۔ کام بہت مزیدار ہے۔ لیکن کیا تمہارے چچا نے اپنے وکیل سے ان دو ہزار پونڈ کے متعلق تحقیقات کیلئے کہا تھا؟"

فرینک کرٹس نے جواب دیا "بالکل نہیں جہانتک میرے چچا کی ذات کا تعلق ہے، تم اطمینان رکھو۔ کہ وہ اس معاملہ کو بالکل ہی نظر انداز کر چکا ہے۔ اور ہارڈ اسکی مرضی کے بغیر کوئی کارروائی کرنے کیلئے آمادہ نہیں ہو سکتا۔"

یہ دونوں باتیں کرتے ہوئے چیرنگ کراس میں پہنچ چکے تھے۔ اور اب چونکہ ٹام رین کا دل مسٹر کرٹس کی صحبت سے اکتا گیا تھا۔ اس لیئے اس نے علیحدہ ہونے کی خواہش ظاہر کی۔

کرٹس کہنے لگا "ٹھہرو ابھی سے کہاں جا رہے ہو۔ میرے مکان پر چلو۔ ایک بوتل شراب پر کچھ گفتگو کرینگے۔ کپتان صاحب۔ تمہارے جیسے دلیر اور جری مرد سے باتیں کر کے طبیعت بہت خوش ہوتی ہے۔ میں تمہارے جیسی طبیعت کے آدمیوں کو بہت پسند کرتا ہوں۔ البتہ ایک واقعہ کی یاد . . ."

"اس دو ہزار پونڈ والے معاملہ کی جو سٹرک پر پیش آیا تھا؟" ٹام نے ہنسکر کہا۔ "مسٹر کرٹس اطمینان رکھو۔ یہ میرا پیشہ نہیں وہ تو میں نے تم سے مذاق کے طور پر اڑائے تھے۔ بعینہ اسطرح جیسے تم نے اپنے چچا مسٹر کرسٹوفر کیساتھ مذاق کیا۔"

فرینک کہنے لگا "کپتان صاحب خیر وہ ایک موقعہ اسی قسم کا پیش آگیا۔ کہ تم مجھ سے دو ہزار پونڈ چھین کر لیگئے۔ لیکن اتنا میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ مجھ پر غلبہ پانیوالے

تم ہی پہلے آدمی ہو۔ اس لئے یہ نہ سمجھنا میں بزدل ہوں۔"
"واہ! یہ کون بیوقوف کہتا ہے۔" ٹام نے کہا "میں جانتا ہوں۔ تم اتنے ہی بہادر ہو۔ جس قدر صاف گو۔ شب بخیر۔ اب میں چلتا ہوں۔ لیکن اتنی تاکید کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے پیچھے پیچھے نہ آنا۔ ورنہ میری عادت ہے۔ پیچھے مڑ کر کسی کو ساتھ ساتھ آتا دیکھ لوں۔ تو اس کا سر پھوڑ دیا کرتا ہوں۔"
اتنا کہہ کر پہترن سٹرینڈ کی طرف چلنے لگا۔ اور فرینک کرٹس ایک سگار والے کی دوکان میں داخل ہوا۔ تو اپنے آپ سے کہہ رہا تھا "ملعون! پاجی! یہ گستاخی کیا معنی رکھتی ہے۔ خدا قسم۔ اگلی بار جب وہ مجھ سے ملا۔ تو . . ."
مگر ان خیالات کا سلسلہ یہیں پر ختم ہو گیا۔ اور اس نے امر کا فیصلہ نہیں کیا کہ اگر اگلی بار کپتان مجھ سے ملا۔ تو میں کیا کرونگا۔ ایک دو جوڑ پینے سے کینے کا وہ احساس جو دل میں پیدا ہوا تھا۔ جلدی ہی فرو ہو گیا۔
ٹام رین سٹرینڈ اور فلیٹ سٹریٹ کے راستہ چلتا ہوا برج سٹریٹ میں مسٹر کلیرنس دلیرز کے مکان پر پہنچا۔ وہ اس وقت گھر ہی تھا۔ اور اس سے بڑے تپاک کیسا تھ ملا۔ کہنے لگا "کپتان سپارکس میں آپکو خوش آمدید کہتا ہوں خصوصاً اسلئے کہ آپ میرے پاس ایک آدھ گھنٹہ بیٹھنے کے ارادہ سے تشریف لائے ہیں۔ میری پھوپھی کی عادت ہے کہ وہ لڑکیوں کو ضرور اپنے ساتھ گرجا میں لیجاتی ہے۔ گو خود میں نے ساتھ جانا منظور نہیں کیا۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں۔ میں نقاب پوش ہو کر نہیں بیٹھ سکتا۔" پھر اس نے ہنس کر کہا "اگر ایسے موقعہ پر مسٹر ٹارنر یا اسکے دوستوں میں سے کوئی مجھے شناخت کرلے تو یقیناً سب کی نظریں ان لیڈیوں پر بھی جا پڑیں۔ جو میرے ہمراہ ہوں۔ ان حالات میں میرا ارادہ آج اولڈ برلنگٹن سٹریٹ کو جانے کا نہیں تھا۔ اچھا ہوا کہ آپ آگئے۔ ہم تھوڑی دیر گفتگو کرینگے۔ جس سے طبیعت بہلتی رہے گی . . ."
رینفورڈ نے قطع کلام کر کے کہا "میں آپکے ہاں زیادہ دیر تک نہیں ٹھہر سکتا۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ میں بہت جلد انگلستان سے رخصت ہونیوالا ہوں۔"
"انگلستان سے؟" کلیرنس نے متعجب ہو کر کہا "اسکا مجھے بہت افسوس ہے خصوصاً اس لئے کہ اب ہمارے تعلقات دوستانہ ہونے لگے تھے۔"

رنیفورڈ بولا "میں حالات سے مجبور ہوں۔ اور تیاری کیلئے میرے پاس بہت کم وقت باقی ہے میں اس وقت آپ سے ایک خاص کام کیلئے ملنے آیا ہوں۔ اور خیال کرتا ہوں کہ آپ ایک اہم معاملہ میں مجھے کچھ مدد دے سکتے ہیں۔"

کلبرٹسن جو پورٹ شراب کی ایک بوتل کھولنے میں مصروف تھا۔ کہنے لگا "اسبارہ میں آپ کیلئے کسی شبہ کی گنجائش نہیں میری خدمات سے جس وقت آپ چاہیں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔" پھر اس نے میز پر دو گلاس رکھ کر انہیں شراب سے پُر کر لئے۔ رنیفورڈ نے کہا

"مسٹر کلبرٹسن میں آپکا بدرجہ انتہا ممنون احسان ہوں کیونکہ آپ ہی کی فیاضانہ امداد سے ایڈیلائن سے میری شادی عنقریب ہو جائیگی ہماری منگنی کا اعلان دوبارہ ہو چکا ہے اگلے ہفتے کل کے دن سینٹ جارج کے گرجا واقع ہینوور سکوائر میں ہماری شادی ہو جائیگی۔ شادی کی دعوت میری پھوپھی کے مکان پر ہوگی۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ آپ بھی ضرور اس میں شریک ہونگے۔ خدا کیلئے انکار نہ کیجئے گا۔"

رنیفورڈ متوقع لہجہ میں کہنے لگا "مجھے ایک ایسی اہم شادی میں شریک ہونے سے بڑی خوشی ہوتی جسکا تعلق کسی قسم کے مالی معاملات سے نہیں ہے لیکن مجبور ہوں میرے حالات مجبور کرتے ہیں۔ کہ میں اگر ہمیشہ کیلئے نہیں تو کم از کم تھوڑے عرصہ کیلئے اس ملک سے رخصت ہو جاؤں۔ اسی وجہ سے میں ایک قانونی دستاویز آپکے پاس چھوڑ جانا چاہتا ہوں جسکا راز ممکن ہے کسی اتفاقیہ امر کی بدولت کھل جائے۔"

اتنا کہہ کر رنیفورڈ نے وہ چٹھی نکالی جو مسماة والٹن کی جیب سے نکلی تھی۔ اور ولبرٹ سے اسے پڑھنے کی درخواست کی۔

جب وہ اسے پڑھ چکا تو رنیفورڈ اس سے کہنے لگا "آپنے دیکھ لیا اس چٹھی سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس کے نام لکھی گئی ہے جس بچے کا اس میں ذکر کیا گیا ہے وہ میری حفاظت میں ہے بعض اتفاقی حالات کی بدولت وہ میرے پاس آگیا ہے۔ اور وہ عورت جس نے اسے اپنا بچہ بنا رکھا تھا مر چکی ہے۔"

ولبرٹ نے پوچھا "کیا آپکا ارادہ اس بچے کو بھی ساتھ لے جانیکا ہے؟"

"ہاں لیکن میں مرنیکے بعد یعنی جہاں میں جا رہا ہوں۔ آپکو خط لکھونگا کہ وہاں میرا پتہ کیا ہے۔ یا کس ذریعہ سے مجھ تک خط پہنچ سکتا ہے اگر اس عرصہ میں آپنے اس معاملہ

میں کوئی نئی بات دریافت کی۔ تو مجھے وہاں مطلع کیجئے گا۔ مجھے اسکی چنداں امید تو نہیں تاہم احتیاطاً یہ انتظام ضروری سمجھا ہے۔"

ولیرز بولا "کپتان صاحب۔ آپکا خیال درست ہے مگر اطمینان رکھئیے آپ نے جو کام میرے ذمہ ڈالا ہے میں اُسے بوجہ احسن پورا کرونگا۔ اگر اس خط کے متعلق مجھے کچھ حالات معلوم ہوئے تو میں ضرور آپکو ان سے مطلع کرونگا۔ لیکن کیا آپ ایک روز شام کیوقت میری پھوپھی کے ہاں شریک ماحضر ہونا منظور نہ کیجئے؟ میری پھوپھی اور دونوں لیڈیاں آپ سے ملکر بہت خوش ہونگی۔ مسز سلنگسبی بڑی ملنسار اور نیک خاتون ہے"۔

"ہاں اور وہی تھا" ہیٹرن نے ترشروئی سے کہا۔

ولیرز کہنے لگا "مجھے یہ بیان کر کے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ کہ وہ بڑی پابند مذہب عورت ہے۔ اس کی فیاضی کا ہر طرف شہرہ ہے۔ اور ہر خاص و عام اسکے فیض سے بہرہ یاب ہوتے ہیں"۔

تاہم رین نے پوچھا "کیا وہ حسین عورت ہے؟"

ولیرز سنجیدگی کے لہجے میں کہنے لگا "کپتان سپارکس اس میں ذہنی اور شخصی دونوں طرح کی خوبیاں ہیں۔ انصاف سے بولئے تو کوئی شخص اسکا منکر نہیں ہو سکتا کہ وہ بڑی عابدہ اور صاحب دل خاتون ہے۔ اور اسکا دل نوع انسان کی بہتری کیلئے ہر وقت پیش رکھتا ہے"۔

ہیٹرن بولا "مسٹر ولیرز مجھے صاف بیانی کیلئے معاف کرنا لیکن میں عموماً ان شخصوں کو پسند نہیں کرتا جو دلی زیادہ المبیعت کہتے ہوں شاید میرے اندر یہ ذاتی عیب ہو۔ بہرحال میں اس کمزوری کیلئے معذور ہوں۔ اور میرا عقیدہ یہ ہے کہ سب سے زیادہ ساکن پانی ہی گہرا ہوتا ہے۔ میں نہیں چاہتا . . ."

ولیرز اب ذرا گرم ہو گیا۔ اور قطع کلام کر کے کہنے لگا "کپتان سپارکس اس بات کو پیش نظر رکھئے۔ کہ آپ میری پھوپھی کا ذکر کر رہے ہیں۔ جو ایک بڑی نیک کردار اور قابل عزت خاتون ہے۔ اگرچہ میں آپکا بہت احسانمند ہوں۔ اور آپکے بار عنایت سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ تاہم . . ."

تاہم بولا "مسٹر ولیرز میں آپکا مطلب سمجھتا ہوں۔ آپ غالباً چاہتے ہیں کہ کوئی آپکے سامنے مسز سلنگسبی کے برخلاف لاپروائی کی بات منہ سے نکالے مجھے ممکن ہے میرا طرز عمل غیر فیاضانہ

ہو۔ تاہم چونکہ میں ان سادہ لوح لڑکیوں کو اپنا آبائی مکان چھوڑنے پر آمادہ کرنے کے معاملہ میں کسی حد تک شریک کار تھا ...“

”بخدا۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں“ کلیرنس نے بڑی تشویش کے لہجہ میں کہا ”کپتان پارکس معلوم ہوتا ہے۔ ضرور اس معاملہ کی تہ میں کچھ بات ہے۔ آپ ذرا زیادہ صاف گوئی سے کام لیجئے۔ مجھے آپکی نیت پر شبہ نہیں اور میں آپکی دوستی کا قائل ہوں تاہم بہتر ہو کہ معاملہ جو پردۂ راز میں ہے۔ صاف ہو جائے۔“

رینفرن کہنے لگا ”مسٹر ولیرز میں حیران ہوں اس داستان کو آپکے روبرو کسطرح بیان کروں جو یقیناً آپ کیلئے سخت رنجیدہ ثابت ہوگی لیکن اسکے ساتھ ہی ان لڑکیوں کے متعلق اور خود آپ کے متعلق بھی جو عنقریب ان میں سے ایک کیساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں میرے فرض کا تقاضا یہ ہے کہ ...“

کلیرنس نے اپنے دوست کو گھورتے دیکھ کر کہا ”آپ تامل نہ کیجئے اور پوری صاف بیانی سے کام لیجئے۔ اگر کسی بدگو شخص نے میری پھوپھی کے متعلق آپکے سامنے بدکلامی کی ہو تو ان واقعات کو میرے سامنے پیش کرنے میں آپکی نیت پر حرف لانا نہیں چاہتا۔ آپ چونکہ صاف باطن راستگو آدمی ہیں۔ اسلئے میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ ان طبعی صفات سے کام لیکر معاملات کی صحیح نوعیت ظاہر کرنے میں تامل نہ کریں اور صاف لفظوں میں مجھے بتادیں کہ آپکو میری پھوپھی مسز سلنگسبی کے متعلق اسقدر بدگمانی کیوں ہے کیونکہ میں آپکو یقین دلا دونگا کہ آپکو اس معاملہ میں بہت ہی غلط اطلاع پہنچائی گئی ہے۔“

رینفورڈ کہنے لگا ”لیکن اگر اسکے برعکس میں آپ کا اطمینان کرادوں ...؟“

”تو پھر میں سمجھونگا کہ آپ نے ایک دوست کا فرض ادا کیا“ ولیرز زوردار لفظوں میں کہنے لگا ”مگر میں جانتا ہوں۔ آپ کسی طرح اس بارہ میں میرا یقین نہیں کرا سکتے کہ میری پھوپھی حقیقت میں وہ نہیں جو بظاہر نظر آتی ہے بہرحال مزید اطمینان کیلئے میں تسلیم کرتا ہوں کہ اگر آپ مجھے اس بات کا یقین دلادیں کہ میری پھوپھی ایڈیلائیڈ اور اسکی بہن کی محافظ بننے کیلئے موزوں نہیں۔ تو میں ان کیلئے کوئی اور مقام سکونت تلاش کرنا اپنا فرض سمجھوں گا۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ ایڈیلائیڈ ... اب صرف چند ہی ... جسکے بعد ... اسکی ... مرحلہ ... ہے ... میری ... ہے ... ہر ... رونڈ امنڈ کی بطور ایک بھائی کے حفاظت کرنے کا حقدار ...

بن جاؤں گا۔"

رینفورڈ نے کہا "مسٹر دلیرز آپکے الفاظ دانائی اور دور اندیشی پر مبنی ہیں لیکن دیکھئے میں کسی ایسی انتہائی کارروائی کو پسند نہیں کرتا جس کی وجہ سے آپکی پھوپھی ناراض ہوں اور شاید اس قسم کے حالات پیش آجائیں۔ کہ آپکی شادی کے پیشتر ہی اُن لڑکیوں کو انکے والدین کے مکان پر پہنچا دینا پڑے میں آپکو صرف احتیاط کے طور پر خبردار کرنا چاہتا ہوں۔"

کلیرنس بے صبری سے کہنے لگا "لیکن آپ اپنے شبہ کی وجہ تو بیان کریں معاف کیجئے۔ آپ کی گفتگو سے میرے اندر سخت اضطراب اور بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔"

رہزن نے کہا "میں اس بات کو جانتا ہوں۔ اور یہ بھی یاد رکھئے کہ میں ایسا آدمی نہیں ہوں نہ دو رشتہ داروں یا دوستوں میں نفاق پیدا کر کے خوش ہوں۔ اگر دو معصوم لڑکیوں کی عزت کا سوال درپیش نہ ہوتا۔ تو میں شاید مسز سلنگسبی کے متعلق کسی معاملہ کا ذکر آپکے روبرو کرنا ہی پسند نہ کرتا۔ خواہ اس معاملہ کا تعلق کسی قابلِ نفرت ظاہرداری کی نقاب کشائی کے فرض سے ہی کیوں نہ ہوتا۔" رینفورڈ نے گرمجوشی سے کہا۔

کلیرنس کا چہرہ غصہ سے سُرخ ہو گیا۔ اور اس نے پوچھا "کیا آپ یہ فقرات میری پھوپھی کے متعلق کہہ رہے ہیں؟"

"ہاں۔ لیکن گھبرایئے نہیں میں آپ سے جھگڑنے کیلئے نہیں آیا۔ اسکے علاوہ آپ نے وعدہ کیا تھا۔ کہ سارا معاملہ صبر اور سکون کے ساتھ سنو نگا۔"

کلیرنس بولا "بند اسقدر سکون جو میں نے آپکے روبرو اختیار کئے رکھا ہے کسی اور کے سامنے قطعاً غیر ممکن ہوتا۔ مگر آپ جسطرح بھی ہو اس ناگوار سوال کو جلد طے کیجئے۔"

رہزن نے کہا "میں ایسا ہی کر رہا ہوں۔ کیا آپ مسٹر ہنری کورٹنی کو جانتے ہیں؟"

"ہاں۔ وہ میری پھوپھی کے محسن ہیں۔"

"اور اس کے آشنا بھی!" رینفورڈ نے سرد مہری سے کہا۔

دلیرز چونک کر اپنی نشست سے کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا "کپتان سپارکس۔ کیا آپ اس احسان کی بنا پر جو تم آپ نے مجھ پر کیا۔ اپنے آپ کو اس بات کا حقدار سمجھنے لگے ہیں کہ۔۔۔؟"

"مسٹر دلیرز شب بخیر۔ میں چلتا ہوں۔" رہزن نے قطع کلام کر کے کہا "اگر کسی معاملہ کو صبر اور سکون کے ساتھ سننے کے یہی معنی ہوتے ہیں۔۔۔ اگر آپ اس شخص کو جو نا جائز

عنذیہ کے بغیر دوستانہ مشورہ دینا چاہتا ہے۔ اس سلوک کا مستحق سمجھتے ہیں۔ لو ...‘‘

اب کلیرلس نے رنیفورڈ کو جو اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ دوبارہ اسکی نشست پر بٹھا دیا۔ اور کہنے لگا ”میرے دوست میں اس بیجا جوش کیلئے معافی چاہتا ہوں۔ لیکن یہ بیان اس قدر جوزی ... اتنا غیر متوقع اور ایسا عجیب ہے ...‘‘

”اگرچہ باوجود اسکے حرف بہ حرف صحیح ہے“ رنیفورڈ نے زوردار لہجہ میں کہا ”اور یہ ضروری ہے کہ آپ اس سے خبردار ہوں۔ مجھ سے پوچھئے۔ تو میں مسز سلنگسبی کو اسکے ناجائز عشق پر قابلِ ملامت سمجھتا ہوں۔ نہ اسکے آشنا کو دشنہ کہنے پر آمادہ۔ بلکہ یہ فطرت انسانی کا تقاضا یہی ہے۔ لیکن جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ دو معصوم پاکباز ہستیاں اسکی نگرانی میں ہیں جن میں سے ایک آپکو بیحد عزیز ہے۔ تو میں ضروری خیال کرتا ہوں کہ آپکو اس عورت کے حقیقی خصائل سے خبردار کر دوں۔ اس اطلاع سے آپکو جو رنج پہنچی وہ قدرتی ہے۔ لیکن بہتر تھا کہ آپ میری زبانی معلوم کر لیتے۔ آپکی پھوپھی وہ نہیں جو وہ ظاہر ہوتی ہے۔ بجائے اسکے کہ معاملہ بعد از وقت ہو جاتا۔ اور آپ کی اپنی بیوی یا روزامنڈ اس کے زیر اثر بگڑ جاتی۔‘‘

کلیرلس بڑے اضطراب کی حالت میں کمرہ کے اندر ٹہلنے لگا۔ پھر چند منٹ کے بعد اس نے یکایک کہا ”کپتان سپارکس جو کچھ آپ نے کہا۔ شاید صحیح ہو۔ میں پھر کہتا ہوں کہ مجھے آپکی نیت پر شبہ نہیں لیکن معاف فرمائیے۔ میں اس الزام کا ثبوت طلب کرنا ضروری سمجھتا ہوں جس کی بدولت اس عورت کے متعلق میرے خیالات میں عظیم تبدیلی پیدا ہونا ضروری ہے۔ بچپنے میں آج تک یہی اور شائستہ عورت سمجھتا رہا۔‘‘

رنہرن نے جواب دیا ”اس الزام کا ثبوت [illegible] واقعات مہیا کرنا میرا فرض تھا۔ تصدیق کی [illegible] ہے کیا آپ نے کبھی [illegible] ہے کہ آج سے چار یا پانچ سال پیشتر ایک لڑکے نے جسے آپکی پھوپھی نے رات کیوقت پناہ دی تھی۔ اس مکان میں چوری کی ...‘‘

ولیرز نے کہا ”ہاں مجھے وہ واقعہ اچھی طرح یاد ہے مسز سلنگسبی نے خود مجھ سے اس کا ذکر کیا تھا۔ بدمعاش! ناشکرا! ...‘‘

مارین قطع کلام کرکے کہنے لگا ”وہ کتنا ہی بُرا ہو۔ لیکن مجھے جن حالات کا علم ہو چکا

ہے۔ اسی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اُس نے میرے سامنے سب واقعات راست طور پر بیان کئے تھے۔ چنانچہ اس کی زبانی مجھے معلوم ہوا کہ اُس رات جب وہ مسز سلنگسبی کے مکان میں پناہ گزین تھا۔ تو اس نے محض اتفاقیہ طور پر ایک ایسا واقعہ دیکھا جس کی بدولت اس بارہ میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہی کہ سر ہنری کورٹنی اور مسز سلنگسبی میں مرد و زن کے گہرے تعلقات قائم ہیں۔"

"مگر کیا آپ ایک ... کی بات کو قابل تسلیم سمجھتے ہیں؟"

رہنن نے کہا "تصدیقی ثبوت سنئے"

کلیرلنس نے شک کے لہجہ میں پوچھا "کپتان سپارکس آپکا اس لڑکے سے کیونکر تعلق ہوا؟"

وہ بولا "فرض کرو کہ وہ لڑکا اپنی گزشتہ غلطیوں سے تائب ہو چکا اور مجھے ایک ایسی خدمت کی وجہ سے جو اس نے اتفاقیہ طور پر سرانجام دی تھی اس سے ہمدردی پیدا ہو گئی۔ اس نے اپنی سرگذشت کے دوران میں اس واقعہ کا بھی ذکر کیا اور جب میں نے اس سے زیادہ توجہ سے سوالات پوچھے تو معلوم ہوا کہ یہ واقعہ آپ ہی کی پھوپھی کے مکان پر پیش آیا تھا۔"

ولیرز بولا "میں سخت حیران۔۔ متعجب اور بخیرہ ہوں جب میں اس بات پر غور کرتا ہوں۔ کہ میری پھوپھی آج تک میرے لئے ایک بامحبت اور مہربان رشتہ دار ثابت ہوئی ہے اور اسی کی مدد سے میں اس قابل ہوا ہوں کہ اپنی عزیزا ہیڈیلا اس کیلئے ایک موزوں مقام سکونت تلاش کر سکوں۔ تو اس عورت کی نسبت یہ معلوم ہوتا کہ ظاہری عبادت اور فیاضانہ طبیعت کی تہ میں وہ حقیقتاً ایک نہایت اوباش عورت ہے اتنا بڑا صدمہ ہے۔ کہ برداشت نہیں ہو سکتا۔"

رینفورڈ نے کہا "میں پھر کہتا ہوں۔ ایسے ثبوت کا موقعہ خود پیدا کر لیجئے۔ میری رائے میں بہتر ہوگا۔ کہ کسی وقت مسز سلنگسبی سے ملکر اس بارہ میں اشارۃً تمہید ذکر کیجئے۔ اور پھر دیکھئے۔ اس پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے"

ولیرز کہنے لگا "میں کل صبح سیدھا اسی کے پاس جاؤنگا۔ معاملہ نہایت تشویشناک ہے۔ اور جب میں اس سوال پر غور اسکون کے ساتھ غور کرتا ہوں۔ تو اعتراف کرنا پڑتا ہے۔۔۔ لیکن نہیں اس ناگوار ذکر کو جانے دیجئے"

یہ الفاظ اس نے باوجود اپنے اختیار کردہ سکون کے نہایت افسردہ لہجہ میں کہے

لہجہ میں کہے۔

رین فورڈ نے پوچھا "جو کچھ میں نے آپ سے کہا۔ اسکی وجہ سے آپکے دل میں کوئی نارافسگی تو باقی نہیں رہی؟"

ولبرز نے ہیرن کا ہاتھ بڑی گرمجوشی سے ہلایا اور کہنے لگا "بالکل نہیں آپ نے اس کام کو حقیقی دوستانہ پیرایہ میں سرانجام دیا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا؟"

ہام بولا "ایک نہایت ناگوار فرض تھا۔ جسے میں نے پورا کر دیا۔ اب میں آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔ اگر ہمیشہ کیلئے نہیں تو کم از کم ایک طویل عرصہ کے لئے۔"

"الوداع!" کلیرلس نے کہا "خدا کرے دوسرے ملک میں آپ خوشحال رہیں۔"

"خدا حافظ!" رینفورڈ نے کہا۔ "دعا ہے کہ ایڈیلائس کے ساتھ آپ کی زندگی خوشی سے بسر ہو۔"

اتنا کہہ کر ہیرن تیزی سے قدم اٹھاتا کمرہ سے باہر نکلا ولبرز سے تھوڑے عرصہ میں ہی اسے غیر معمولی محبت ہوگئی تھی۔ اور اس سے جدا ہونیکا اسے سخت رنج تھا۔

ولبرز بھی اس الوداعی نظارہ سے کچھ کم متاثر نہیں ہوا کیونکہ اسکی طبیعت کو بھی اس شخص سے لگاؤ پیدا ہو چکا تھا جس نے اس قابل یادگار رات کو اسکی ایک اہم خدمت سرانجام دی جب انکی اول مرتبہ ایک دوسرے سے ملاقات ہوئی تھی۔ اسکے علاوہ رینفورڈ طبعاً اس قدر فیاض اور دلیر تھا۔ کہ گرمجوش طبیعت رکھنے والے نوجوانوں کا عموماً کلیرلس کا اس سے محبت ہوتا قدرتی سمجھا جا سکتا ہے۔

باب ۴۵ انصاف کا آہنی ہاتھ

آدھی رات کا وقت تھا۔ اور اکس فیلڈس کے علاقہ میں بالکل سناٹا چھایا ہوا تھا کہ یکایک کئی شخصوں کے پاؤں کی چاپ سنائی دی۔ جو یکے بعد دیگرے برینڈ ز سٹریٹ کے قریب ایک گلی سے نکلے۔ گلی کی نکڑ پر رک کر انہوں نے کچھ مشورہ کیا۔ یہ چھ آدمی تھے پانچ مرد۔ ایک عورت۔

عورت کہنے لگی "یہی وہ گلی ہے۔"

مسٹر ڈائیکس سراغرساں اپنے مضبوط ڈنڈے کی موٹھ سے ناک کو رگڑ کر کہنے لگا۔
"مسز بنس۔ خوب پہچان لو۔ کیا یہی وہ گلی ہے؟"

چاندنی کی روشنی میں اس کے چہرہ پر عزم صمیم کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔

مسز بنس نے کہا "ہاں اور وہ مکان جس میں وہ رہتا ہے۔ اس طرف کا نواں مکان ہے"

ڈائیکس نے کہا "بس میڈم اب تم جاؤ۔ تمہاری خدمات کی ضرورت باقی نہیں رہی میرے آدمی اپنی اپنی جگہ پر تیار ہیں۔ اور جب کسی ملزم کو گرفتار کرتا ہوں۔ تو وہ غیر معمولی پھرتی اور ہوشیاری کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ شب بخیر میڈم۔"

"شب بخیر صاحبان"۔ اور اتنا کہہ کر مسز بنس جلد جلد قدم اٹھاتی ایک طرف کو چلی گئی

مسٹر ڈائیکس اب اپنے جوانوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "دیکھو بنگھم ... اور باقی جوانو تم بھی سنو۔ ہمارا ایک بڑے ہوشیار اور خطرناک آدمی سے واسطہ پڑنے والا ہے۔ ایسی ہوشیاری سے کام لینا چاہیئے کہ شکار ہاتھ سے نکلنے نہ پائے۔ بنگھم تم ان آدمیوں میں سے ایک کو ساتھ لیکر مکان کے پچھلی طرف چلے جاؤ۔ میں باقی سپاہیوں کے ساتھ سامنے کی طرف سے داخل ہوتا ہوں۔ یاد رکھو کہ جب تک ہم میں سے کوئی کسی قسم کی حرکت نہ کریگا۔ اور اندر سے تمہیں نہ پکارے۔ تم اپنی جگہ پر جمے جاؤ گے"

مسٹر بنگھم نے کہا "بہت اچھا" اور وہ ایک سپاہی کو ساتھ لیکر مکان کے عقبی حصہ کی جانب روانہ ہوا۔

اس اثنا میں ٹام رین فورڈ حسین بیوی کے قریب ہر قسم کے خطرات سے بیخبر آرام کی نیند سویا ہوا تھا۔ دونوں کے پلنگ پاس پاس بچھے ہوئے تھے۔

ننھا چارلی والش کمرہ کے ایک کونہ میں خوشنما گہوارے جھولنے پر سو رہا تھا۔ شمع جل رہی تھی۔ اور سوائے سونے والوں کی سانس کی آواز کے اور کوئی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔

حسین بیوی کی شفاف زنبقی رنگت کے مقابلہ میں شوہر کا چہرہ غیر معمولی طور پر سرخ نظر آتا تھا۔ دونوں خوبصورت تھے۔ گو اس خوبصورتی کے مزاج جداگانہ تھے۔ ایک کے بال پر زاغ کی طرح سیاہ دوسرے کے قریباً زرد۔ شمع کی ہلکی روشنی میں دودھ کی طرح سفید بچھونے پر ان کے بالوں کو دیکھ کر یہ گمان ہوتا تھا کہ سفید زمین پر آبنوس اور طلا کی نقش کاری کی گئی ہے۔

مگر سنتا۔ یہ کیا آواز تھی۔ جو یکایک اس کمرہ کی خاموشی کو توڑنے کا موجب ثابت ہوئی۔ کس لیئے رینرن بے خبری کی نیند سے یکایک چونک پڑا۔

اُس نے آنکھیں کھول لیں اور چوکنا ہو گیا۔ اسکی حرکت سے یہودن بھی بیدار ہو گئی۔ اُس نے بھی کان لگا کر سننا شروع کیا۔ یکایک اس نے اپنا ایک خوشنما بازو ٹام رین کی گردن میں جس سے اُسے بیحد محبت تھی۔ ڈال دیا۔

چند منٹ تک غور سے سننے کے بعد رینفورڈ کہنے لگا "کوئی شخص عقبی دروازہ کو توڑنے کی کوشش کر رہا ہے"۔ اتنا کہہ کر وہ جھٹ پلنگ سے نیچے اترا۔

ایک منٹ سے بھی کم عرصہ میں اُس نے کپڑے پہن لیئے۔ اور پستول ہاتھ میں لیکر کھڑکی کی طرف بڑھا۔

لیکن عین اس وقت عقبی دروازہ اس سے بہت زیادہ زور کے ساتھ جو منگھم اور اُس کے ساتھی کا ارادہ تھا۔ کھل گیا۔ آواز سے ٹام رین کیلیئے یہ اندازہ کرنا مشکل نہ تھا کہ آدھی رات کیوقت یہ ہنگامہ کیا معنی رکھتا ہے۔

حسینہ کے قریب آکر وہ جلد جلد لیکن مؤثر لہجہ میں کہنے لگا "میری جان کسی نے مجھ سے غداری کی ہے۔۔۔ اگر میں بچ گیا تو بہت جلد تمہیں اسکی اطلاع دونگا ۔۔۔ اگر پکڑا گیا۔ تو اُس محبت کی قسم دیتا ہوں۔ جو تمہیں مجھ سے ہے کہ جیلخانہ میں مجھ سے ملنے کی کوشش نہ کرنا۔۔۔ الوداع! اے جان جان الوداع!"

وہ بڑی محبت کے ساتھ اس سے بغلگیر ہوا۔ حسین یہودن اسطرح سسکیاں لے رہی تھی۔ گویا اس کا دل ٹوٹتا جا رہا ہے۔

پھر اُس نے یکایک اپنے آپکو اُس حسینہ سے جدا کیا۔ کیونکہ زینہ پر کسی کے چڑھنے کی چاپ اب بالکل قریب سنائی دے رہی تھی۔ بے تحاشہ کمرہ سے نکلکر وہ ایک اور زینہ پر جو چھت کی طرف جاتا تھا۔ چڑھنے لگا۔ اور ایک چور دروازہ کھول کر مکان کی چھت پر پہنچ گیا۔

پولیس کے آدمی بھی اُس کے پیچھے پیچھے تھے۔ ڈائیکس اور اسکے ساتھی عین اُس وقت مکان کے صدر دروازہ سے داخل ہوئے۔ جبکہ منگھم اور اسکے ہمراہی نے عقبی دروازہ کو توڑا۔ ساری جماعت ٹھیک اُسوقت دوسری منزل میں پہنچی جبکہ رینفورڈ نے چھت

پر پہنچکر چور دروازہ بند کیا۔
دروازہ بند ہونے کی آواز سنکر ڈائیکس کہنے لگا "وہ چھت کیطرف نکل گیا ہے۔ بنگھم تم دو آدمیوں کو ساتھ لیکر مکان کے پچھلے حصہ کی نگرانی کرو۔ سامنے کیطرف سے اسکا فرار غیر ممکن ہے کیونکہ مکان اتنا بلند ہے۔ کہ وہ گلی میں کودنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ میں چند آدمیوں کے ساتھ اس کے پیچھے جاتا ہوں"
اتنا کہہ کر ڈائیکس اس قدر تیزی کے ساتھ جسکی اس کا بھدا جسم اجازت دے سکتا تھا۔ زینہ پر چڑھنے لگا۔ چور دروازہ چونکہ اوپر سے بند نہ ہوتا تھا۔ بلکہ اندر کی طرف کنڈی لگی ہوئی تھی۔ اسلئے اُسے آسانی سے کھول لیا گیا۔ اور سراغرسان افسر جسکے اندر پھرتی کی بجائے دلیری کا عنصر زیادہ تھا۔ جد وجہد کرکے اس تنگ سوراخ کے راستہ چھت پر پہنچا۔ کام آہستگی اور دقت سے ہوا۔ لیکن آخرکار ڈائیکس ایک تنگ مسقف راستہ پر پہنچ گیا۔ جسکے ایک طرف دو فٹ اونچی دیوار بنی ہوئی تھی۔ اس راستہ پر چلنا خطرناک ضرور تھا۔ لیکن ڈائیکس ایسا آدمی نہ تھا۔ جو فرض کی انجام دہی میں مشکلات سے ڈر جاتا۔ اپنے ساتھیوں کو آواز دیکر کہنے لگا "جوانو ہمت کرکے بڑھے آؤ۔ میں اس طرف کو جاتا ہوں۔ تم دوسری طرف کو ہو جاؤ"
چنانچہ ڈائیکس اس راستہ کے ایکطرف کو لپکا۔ اور اس کے ساتھی جواب تنگ چور دروازہ سے نکلکر چھت پر پہنچ چکے تھے۔ دوسری طرف کو ہو لئے۔
آسمان پر چاند بڑی آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ لیکن اسکی روشنی میں ماسٹر ین ٹوزڈ کہیں نظر نہ آیا۔
یکایک پاس کے مکانات کے پچھلی جانب بنے ہوئے ایک احاطہ سے خوشی کا نعرہ بلند ہوا۔
ڈائیکس اس مقام سے جہاں پر وہ ٹھہرا تھا۔ چلا کر کہنے لگا "کیوں کیا بات ہے؟"
بنگھم کی آواز سنائی دی "ہم نے اُسے پکڑ لیا!"
اس کے ساتھ ہی ایک جگر دوز چیخ اس کھڑکی سے سنائی دی۔ جو اس تلاش کے دوران میں کھولی گئی تھی۔ یہ چیخ مسز بیوڈن کی اس ذہنی اذیت کو ظاہر کرنے والی تھی۔ جو اس خبر کو سنکر اس کے اندر پیدا ہوئی۔
اب مسٹر ڈائیکس اور اس کے ساتھی پھر اس چور دروازہ کے راستہ نیچے اترے

دُوسری منزل پر پہنچکر ڈائکس ایک سپاہی سے کہنے لگا "تم جاکر بکھم کو مدد دو۔ رینفورڈ بڑا خطرناک آدمی ہے۔ جتنے زیادہ آدمی اس کی حراست کیوقت موجُود ہوں۔ اتنے ہی کم ہیں۔"

شخص مذکور چلا گیا۔ اور ڈائیکس نے آہستگی سے خوابگاہ کے دروازہ پر دستک دی "کون ہے؟" اندر سے ایک آواز سنائی دی۔ جو بہت ملائم اور سریلی تھی لیکن اب اس کے اندر انتہائی رنج و کرب کے آثار پائے جاتے تھے۔

ڈائیکس کہنے لگا "میڈم معاف کیجئے میں اپنے فرض سے مجبور ہوں آپ کپڑے پہن لیں تو میں محض احتیاطاً بکسوں اور الماریوں کی تلاشی لینا چاہتا ہوں۔"

اندر سے آواز آئی "کیا تم اس صدمہ کو جو مجھے پہلے ہی تمہاری کارروائی سے پہنچا ہے۔ ناکافی سمجھتے ہو کہ اب اسے بڑھانے کی کوشش کر رہے ہو؟"

اسکے ساتھ ہی کسی کے سسکیاں لینے کی آواز سنائی دی جس میں اب ایک چھوٹے بچہ کی آہ و زاری بھی شامل ہو چکی تھی۔

ڈائکیس کہنے لگا "میڈم میں آپکو کسی طرح کی تکلیف دینا نہیں چاہتا مگر کیا کروں فرض سے مجبور ہوں۔"

اس اثنا میں مالکہ مکان بھی ہنگامہ سے بیدار ہو کر موقعہ پر پہنچ گئی تھی۔ وہ گفتگو میں حصہ لیکر کہنے لگی "مجھے اُمید ہے تم اس خاتون کو کوئی بیجا تکلیف نہ دو گے لیکن میں پوچھتی ہوں معاملہ کیا ہے۔ اور اسطرح آدھی رات کیوقت تمہارا ایک عزت دار مکان میں گھس آنا کیا معنی رکھتا ہے؟ میرے خیال میں تم لوگ چور نہیں ہو ورنہ..."

ڈائیکس عین اس وقت جبکہ مالکہ مکان کی شمع کی روشنی اسکے چہرہ پر پڑی۔ جسے اُس نے قریب پہنچکر جلایا تھا۔ اکڑ کر کہنے لگا "میڈم میں پولیس کا افسر ہوں۔ اور میرے ساتھیوں نے ابھی تھوڑی دیر گذری۔ ایک شخص ٹامس رینفورڈ کو جو رہزن ہے۔ اس مکان میں گرفتار کیا ہے۔"

"رہزن!" بیوہ مالکہ مکان نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔ کیونکہ اُسے آج تک اپنے کرایہ دار کی عزت داری کی نسبت شبہ کا کوئی موقعہ پیدا نہ ہوا تھا وہ بڑی دور اندیش عورت تھی اور جبتک کرایہ وقت پر ملتا رہے وہ کسی کے معاملات میں دخل انداز ہونا پسند نہ

کرتی تھی۔

"ہاں ہنری" ڈائیکس نے جواب دیا "لیکن میں اس بحث میں زیادہ وقت صرف کرنا نہیں چاہتا۔ اس کمرے کے اندر ایک خاتون موجود ہے مقدمہ سنگین ہے اور میں تلاشی لینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اسلئے بہتر ہوگا کہ تم اندر جاکر اُسے کہہ دو کہ معاملہ خاموشی سے طے ہوجائے تو اچھا ہے۔ میں اسے تنگ کرنا نہیں چاہتا کیونکہ قانون اسکے خلاف نہیں اور اُسے کسی طرح کا اندیشہ نہیں اپنی نسبت میں اس بات کا اطمینان دلاتا ہوں۔ کہ کسی خاتون کے سامنے میں بڑی ہی عاجزی کے ساتھ پیش آتا ہوں۔"

بیوہ مالکہ مکان نے بدنصیب حسینہ کو کہہ سُنکر دروازہ کھلوایا۔ اس عرصہ میں بیہودہ کپڑے پہن چکی تھی۔

جسوقت ڈائیکس اور مالکہ مکان کمرے کے اندر داخل ہوئے تو انہوں نے سیاہ نقاب پہن رکھی تھی۔ بچاری کو گود میں لیکر وہ اُسے تشفی آمیز کلمات کہنے لگی۔ حالانکہ خود سخت اضطرابیہ کی حالت میں تھی۔ لیکن اس بچہ کا غم اس سے بھی دیکھا نہ جاتا تھا وہ یہ تو نہیں جانتا تھا۔ کہ اصلی معاملہ کیا ہے۔ مگر اتنا ضرور سمجھتا تھا کہ کوئی غیر معمولی واقعہ پیش آیا ہے۔

ڈائیکس نے کمرہ میں پہنچکر ایک الماری کھولی ایک ٹرنک میں ہاتھ ڈالا اور دونوں تھیلیوں کا سامان فرش پر اُلٹ لیا۔ مگر اس سے زیادہ تلاشی لینا بیسود سمجھا کیونکہ وہ ایک تجربہ کار اور سیانا آدمی تھا۔ اور اچھی طرح جانتا تھا کہ سر کرسٹوفر بلنیٹ کا وہ روپیہ جو منفورڈ نے فرینک کرش سے اُڑایا تھا یا اسکا کوئی حصہ یہاں موجود ہوگا۔ واضح رہے کہ یہی وہ الزام تھا جس کی بنا پر منفورڈ کو گرفتار کیا گیا۔

تلاشی اسلئے ضروری تھی کہ جسوقت مقدمہ پیش ہوگا تو مجسٹریٹ کیطرف سے یہ سوال ہونا یقینی تھا۔ آیا ملزم کے مکان کی تلاشی لی گئی اس سرسری کارروائی کے بعد ڈائیکس صریح جھوٹ بولے بغیر کہہ سکتا تھا کہ ہاں میں نے ملزم کے مکان کی تلاشی لی تھی۔

چنانچہ وہ صرف ایک منٹ کے عرصہ میں اس کام سے فارغ ہوگیا۔ اور پھر دروازہ کے پاس کھڑا ہوکر کہنے لگا "میڈم مہربانی سے میری طرف سے کسی آدمی کو جیل میں جگہ دیکھے" اُس نے مالکہ مکان کو بھی یقین دلایا کہ تمہارے مکان کو میرے اور میرے ساتھیوں کے بے تحاشا گھس آنے اور ایک آدھ دروازہ توڑنے سے جو نقصان پہنچا ہے۔ اُسکی

ضرور تلافی کی جائے گی۔

اب ہم بدنصیب یہودن اور مالکہ مکان کو اس حالت میں چھوڑ کر مسٹر ڈائکیس کے پیچھے چلتے ہیں۔ مکان کے عقبی دروازہ سے نکل کر اُس نے دو تین چھوٹی چھوٹی باڑیں پھاندیں جو مختلف مکانات کی حد فاصل تھیں اور آخر اس مکان میں پہنچ گیا۔ جہاں انگھم اور اسکے ہمراہی ٹام رین کو زیر حراست لئے ہوئے تھے۔

بعدازاں معلوم ہوا کہ دلیر ہٹرن نے یہ معلوم کر کے کہ میرا بڑی سرگرمی سے تعاقب کیا جا رہا ہے۔ اور یہ نہ چاہتے ہوئے کہ میرے فرار کی بدولت سارے ہمسائے بیدار ہو جائیں یہی بہتر سمجھا کہ پانی کی ایک نالی کی مدد سے جو مکان کے پچھلی طرف لگی ہوئی تھی۔ نیچے اتر جائے۔ جس وقت وہ نیچے اُتر رہا تھا۔ تو آدھا فاصلہ طے کرنے پر اس کی گرفت ڈھیلی ہو گئی۔ اور وہ فرش زمین پر گر پڑا۔ اُس نے اُٹھ کر فرار ہونا چاہا۔ لیکن اس کے دائیں ٹخنے میں موچ آ گئی تھی۔ وہ اپنی جگہ سے نہ ہل سکا۔ اور اسکے چند منٹ بعد انگھم اور اس کے ساتھیوں نے آ کر اسے گرفتار کر لیا۔

اس نے وہ جگردوز چیخ سُنی۔ جو اسکی گرفتاری کی خبر سُنکر یہودن کے منہ سے نکلی تھی۔ اور وہ چیخ . . . افسوس ٹام رین وہ تیرے فیاض دل میں تیر کیطرح لگی۔

لیکن نہ اُس نے زبان سے کوئی لفظ نکالا۔ نہ کسی قسم کی مزاحمت کی۔ حالانکہ پستول اسکے پاس موجود تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ نہ صرف فطرتاً کشت وخون سے متنفر تھا بلکہ محسوس کرتا تھا کہ میری حالت اب اتنی نازک ہے کہ ان ذریعوں سے بھی فرار میں مدد نہیں مل سکتی۔ کیونکہ اگر وہ پولیس کے سارے آدمیوں کو بھی جان سے مار دیتا۔ تو بہر حال اپنے زخمی ٹخنے کی وجہ سے اس وقت تک وہاں سے کہیں نہ جا سکتا تھا کہ آس پاس کے لوگ جمع ہو کر اُسے گرفتار کر لیں۔

فی الحقیقت ابھی سے ہمسایہ کے سارے گھروں میں لوگ بیدار ہونے شروع ہو گئے تھے جا بجا کھڑکیاں کھل رہی تھیں۔ اور ان میں روشنی نمودار ہونے لگی تھی۔ یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح آناً فاناً پھیل گئی۔ کہ ایک مشہور ہٹرن کو پولیس والوں نے گرفتار کر لیا ہے۔

ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ ریڈن سٹریٹ کے عقبی حصہ میں اس واقعہ سے کس قدر سنسنی پیدا ہوئی۔ لوگ اس خبر کو نہایت دلچسپ واقعہ سمجھتے تھے۔ لیکن اس مکان کے ایک کمرہ میں

ایک حسینہ رنج و غم سے نڈھال ذہنی اذیت سے بیتاب بیٹھی تھی۔ کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اسے ٹام ربن ۔ تھپسے سے اسے بے حد محبت تھی!

جس مقام پر سپرنٹ سپاہیوں کے نرغہ میں گھرا ہوا اپنے پستول ان کے حوالہ کرنے کے بعد ایک بینچ کو لٹ کراس پر بیٹھا تھا۔ وہاں پہنچکر ڈائکس کہنے لگا "میرے دوست ہمیں اب بہت جلد حوالات کی طرف چلنا چاہیئے۔ کیوں مسٹر رین فورڈ کیا حال ہے؟ میں کسی شخص کی مشکلات کو دیکھکر خوش ہونیوالا آدمی تو نہیں ہوں۔ لیکن میں جانتا تھا میں کسی نہ کسی روز ضرور تمہیں قابو میں لے لونگا" پھر ذرا جھک کر اس نے آہستگی سے اس کے کان میں کہا "مجھے مجبوراً تمہارے کمرہ کی تلاشی لینی پڑی۔ لیکن میں وہاں صرف ایک منٹ ٹھیرا اور آئندہ اس خاتون کو ہرگز تکلیف نہ دونگا۔ اس نے چونکہ نقاب پہنی ہوئی تھی اسلیئے مجھے معلوم نہیں وہ کون تھی۔ اور اگر مجسٹریٹ نے پوچھا تو میں اپنا یا نہیں لاعلمی ظاہر کر دونگا۔ لیکن اپنے دل میں میں ضرور جانتا ہوں۔ یہ وہی حسین بیوہ ہے۔ جو ہیروں کی چوری میں پکڑی آئی تھی۔"

رین فورڈ زوردار لہجہ میں کہنے لگا۔ "تم غلطی پر ہو۔ اگرچہ اس لیئے کہ تم نے اس سے شائستگی کا سلوک کیا ہے۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

ڈائکس بولا "مسٹر رین فورڈ اطمینان رکھو۔ میں ہرگز کوئی ایسی بات کرنیکو تیار نہیں۔ جو تمہیں بلاوجہ رنج پہنچائے۔ بہادر آدمی کسی حال میں ہو۔ تعریف کا مستحق ہے اور میں تمہیں بہادر سمجھتا ہوں۔ وہ خاتون کون ہے۔ اس سے ہمیں سروکار نہیں۔ بہرحال ہم کہتے ہیں اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔ کیونکہ قانون تمہارے خلاف ہے اس کے خلاف نہیں۔"

ٹام کہنے لگا۔ "ایک بات میں اور پوچھنا چاہتا ہوں۔ میرے خلاف یہ کارروائی کس نے کی؟"

اس نے جواب دیا "ایک وکیل نے جس کا نام ہاورڈ ہے۔ بس اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

ٹام کے سینہ سے ایک بہت بڑا بوجھ اٹھ گیا۔ اور اس نے پوچھا "میرے خلاف الزام کیا ہے؟"

ڈائکس نے جواب دیا "الزام سر کرسٹو فر ملبنٹ والے معاملہ کی نسبت ہی ہے مگر تم

اب ہمیں ہارس مونگر لین کی حوالات کی طرف چلنا چاہیئے۔"
مسٹر ڈائکس اور بنگھم نے بڑے اخلاق کیساتھ رین فورڈ کو اپنے بازوؤں کا سہارا پیش کیا۔ اس طرح پر یہ جلوس اس مکان سے باہر نکلا۔ جس کے صحن میں گرفتاری عمل میں لائی گئی تھی۔ مکان کے رہنے والے مرد۔ عورتیں اور بچے نیم برہنہ حالت میں اس خوفناک رہزن کو دیکھنے کے لیے زینہ پر جمع ہو گئے تھے۔ جس کی بانکی صورت کو دیکھکر عورتوں کے دل میں بے اختیار ہمدردی پیدا ہو رہی تھی۔
اس کے نصف گھنٹہ بعد ٹام رین کو ہارس مونگر لین کے جیلخانہ کی فوجداری حوالات میں پہنچا دیا گیا۔ لیکن جیسا کہ ہمارے ناظرین غالباً سمجھ گئے ہوں گے۔ اب اس کے دل میں نسبتاً اطمینان پیدا ہو گیا تھا۔ کیونکہ سب سے زیادہ فکر اسے اس بات کی لگی ہوئی تھی۔ کہ کہیں میری گرفتاری بنجمن بوینز کی موت کے الزام میں عمل میں نہ لائی گئی ہو۔
اپنے دل سے مخاطب ہو کر وہ کہنے لگا "اگر مجھے بہرحال سزائے موت دی جانی ہے تو میں چاہتا ہوں۔ وہ کسی اور جرم کی بجائے رہزنی کے جرم میں ہو۔ لیکن اے ٹام۔ ٹام فکر صرف تیری نسبت ہے۔ ہائے افسوس! میرے بعد تیرا کیا حال ہو گا!"
جیلخانہ کی تاریک کوٹھری میں ادنےٰ قسم کے بستر پر بیٹھے ہوئے ان تفکرات میں محو اس نے اپنا چہرہ ہتھکڑی لگے ہوئے ہاتھوں میں چھپا لیا۔ عین اس وقت چاند کی ایک شعاع سوراخ دار کھڑکی کے راستہ کوٹھڑی میں داخل ہوئی۔ اور اس شعاع کی روشنی میں آنسوؤں کے وہ قطرے چمکتے نظر آئے۔ جو اسکی انگلیوں کی راہ سے نیچے ٹپک رہے تھے۔
لیکن یہ آہ و زاری اپنی سلامتی کے لیئے نہ تھی۔ کیونکہ اے ٹام رین۔ تو لاکھ مجرم ہو بہرحال بزدل نہیں تھا۔ اور تیرے دل میں حقیقی فیاضی کا جوہر بدرجہ اتم موجود تھا۔

باب ۴۶ خوفناک مُلاقات

اس سے دوسرے دن گیارہ بجے کے قریب لارڈ ڈاننگھم تمام رات بیخوابی اور بے چینی میں بسر کرنیکے بعد لیڈی ہیٹ فیلڈ کے مکان پر گیا۔ اور اسے نشستگاہ میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں پر جارجیانہ اس کے استقبال کو تیار تھی۔

اس نے صبح کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اور اگرچہ رنگت نہائت زرد تھی۔ تاہم وہ اس وقت حد سے زیادہ خوبصورت نظر آتی تھی۔

اپنا ہاتھ ارل کی طرف پھیلا کر۔۔ جسے اس نے شوق سے ہونٹوں سے لگانا چاہا۔ لیکن جارجیانہ نے اسے ملائمت مگر استقلال کے ساتھ کھینچ لیا۔۔ وہ کہنے لگی "میرے عزیز دوست آج سے میں تمہیں اسی لفظ سے مخاطب کیا کرونگی"۔

"جارجیانہ!" ارل نے چونک کر کہا "آج پھر وہی سرد مہری کیا معنی رکھتی ہے؟"

وہ بڑے پر درد اور موثر لہجہ میں بولی "آرتھر بیٹھ جاؤ۔ میری طبیعت اچھی نہیں۔ اور اعصاب ابھی تک کمزور ہیں۔ اس لئے میرے متعلق کسی بے صبری کا اظہار نہ کرنا مجھے لازم تھا۔ کہ اس ملاقات کو کل پر ملتوی کرتی۔ لیکن میں نے اسے ایک ضروری فرض سمجھا۔ کہ معاملہ کی جلد سے جلد توضیح کر دی جائے"۔

ارل اس کرسی پر بیٹھتے ہوئے جس کی طرف جارجیانہ نے اشارہ کیا تھا۔ اور جو اس سے ذرا فاصلہ پر تھی کہنے لگا "تمہید بہرحال میرے لئے ناموافق نظر آتی ہے"۔

اپنے جذبات پر قابو پانے کی پوری طور سے کوشش کرتے ہوئے اس حسینہ نے کہا "آرتھر تمہیں معلوم نہیں۔ کہ مجھے تم سے کسقدر محبت۔۔ کتنی عظیم محبت ہے۔ تمہارے عشق کی خاطر۔ تمہاری بیوی بننے کے لئے مجھے اگر کاسہ گدائی ہاتھ میں لیکر ساری دنیا میں آوارہ پھرنا پڑتا۔ تو وہ بھی منظور تھا۔ تمہاری خاطر میں عزت۔ دولت اور سوسائٹی۔ غرض ان سب چیزوں کو جن کی ہم عورتیں قدر کرتی ہیں۔ خیرباد کہنے کو تیار تھی۔ تمہاری صحبت میرے لئے تمام دنیاوی ترغیبات سے زیادہ اثر رکھتی ہے۔ ان حالات میں تم اندازہ کر سکتے ہو۔ میں کسقدر ذہنی تکلیف اور دلی رنج کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ آرتھر آئندہ کے لئے ہم دونوں صرف دوستوں کی حیثیت میں ایکدوسرے کے شناسا رہ سکتے ہیں بس اس سے زیادہ نہیں"۔

"اے راحم خدا!" ارل نے عالم اضطراب میں کہا۔ وہ حیران تھا۔ کیا جارجیانہ پر پھر کوئی دورہ تلون پیدا ہونیوالا ہے۔ اصلیت میں وہ اس وقت سنجیدگی کیساتھ گفتگو کر رہی ہے۔ اور ان واقعات کا تعلق [illegible] کے واقعہ سے ہے۔ جو اب میری خوشی میں رکاوٹ پیدا کرنیوالا ثابت ہوئے لگا ہے

"ہاں رتھر" چارجیانہ نے موثر لہجہ میں سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا۔ "آئندہ کے لیے ہم
ایک دوسرے کے زیادہ سے زیادہ برادر و خواہر کی حیثیت میں شناسا رہ سکتے ہیں۔ مگر
اطمینان رکھو۔ کہ میں ہمیشہ تمہاری عزت اور محبت کرونگی۔ بہن تمام عمر ہونگی۔ مجھے تم سے
ایسی محبت ہے اور تمہارے فیاضانہ طرز عمل کی بدولت میں اس واقعہ کے باوجود تمہاری
منکوحہ بیوی کا درجہ حاصل کر لیتی جس کی نسبت . . . لیکن نہیں نہیں۔ میں نہیں چاہتی
کہ زمانہ ماضی کا ذکر پھر چھیڑ دوں۔ اگرچہ یہ بھی امر واقعہ ہے۔ کہ میری زندگانی کا صرف وہی
ایک باب مجھے اس طرز عمل پر مجبور کر رہا ہے۔ جو میں اس وقت اختیار کرنے لگی
وہی افسوسناک واقعہ جسے تم نے اپنی طبعی فیاضی اور قابل تعریف وسیع النظری کی بدولت
نظرانداز کرنا منظور کر لیا تھا . . ."

ارل کہنے لگے "چارجیانہ تم ناحق میری اتنی تعریف کر رہی ہو۔ مجھے تم سے محبت ہے
بتا جاتا ہے۔ کس قدر گہری محبت ہے۔ تم خود اس محبت کا اعتراف کر چکی ہو۔ اور باوجود ان
باتوں کے آج پھر تم میری شعاع امید کو بجھانے کیلئے تیار ہو۔ اگرچہ میں اب بھی قطعی طور پر
مایوس نہیں۔ لیکن الٰہی! آخر یہ زمانہ التوا کب تک ختم ہوگا۔ وہ وقت کب آئیگا۔ جب میں دیکھونگا
کہ تم سارے اثرات سے بالاتر ہو کر . . ."

"افسوس کہ اب وہ وقت کبھی نہیں آسکتا۔" بیاٹی ہمیشٹ شیلٹھم نے دبی آواز سے کہا۔
اور اس کیساتھ ہی اس کی پلکوں پر آنسوؤں کے چند قطرے نمودار ہوئے۔

ارل بڑے جوش کیساتھ کہنے لگے "نہیں نہیں۔ اے چارجیانہ اس قدر مایوسی کو دل میں
جگہ نہ دو۔ آج سے چند دن پیشتر جب ہمارے درمیان گفتگو ہوئی۔ اور جب اثنائے
بیان میں میں نے تم سے کہا تھا۔ کہ میں اس خفیہ اثر کی نوعیت سے واقف ہوں۔ جو تم پر
حاوی ہے۔ تو کیا میں نے تمہیں اس بات کا اطمینان نہیں دلا دیا تھا۔ کہ ایک بامحبت
شوہر کی حیثیت میں ہمیشہ تمہاری راحت کا خبرگیر رہونگا . . ."

چارجیانہ نے قطع کلام کرکے کہا "یہ درست ہے۔ اس وقت میں نے بھی تسلیم کیا تھا۔ کہ تم
محبت کا ایک ایسا ثبوت دینے لگے ہو۔ جو کبھی کسی مرد نے کسی عورت کو نہیں دیا۔ پس
یقین جانو۔ کہ میں تمہاری ذہنی عظمت۔ فیاضی اور شرافت کی قائل ہوں۔ کیونکہ اس راز
. . . اس خوفناک مہلک راز کو جانتے ہوئے بھی تم نے ہر قسم کے تعصبات کو دل سے

دور کر دینے کا فیصلہ کیا۔ تم نے ان باتوں کو نظر انداز کر دیا جنھیں اکثر ایسے حالات میں نہایت عقلمند آدمی بھی ضرور پیش رکھتے ہیں . . ."

ارل پوچھنے لگا "پیاری جارجیانا۔ تم اس راز کو بلا وجہ اسقدر اہمیت دے رہی ہو بھلا کون ایسا مرد ہے۔ جو ایک نیک حسین و باکمال اور ملنسار عورت سے محبت رکھتا ہوا محض اتنی بات سے اس کے عشق سے دست بردار ہو سکتا ہے کہ . . ."

جارجیانا پھر قطع کلام کرکے کہنے لگی "آرتھر ہر ایک دل تمہارے برابر فیاض نہیں ہو سکتا ... پاکبازی کو تسلیم کرتے ہیں . . ."

ارل نے کہا "جارجیانا۔ میں یقین کرتا ہوں۔ تم ہرگز مجھے اس قسم کی ذہنی اذیت نہ دیتیں۔ اگر تم پر گاہ بگاہ اس دہشت کی وجہ سے ایک افسوسناک حالت طاری نہ ہو جایا کرتی۔ جو تمہیں کئی سال گذرے محسوس ہوئی۔ اور جس کے اثر سے تم آجتک پورے طور پر بحال نہیں ہو سکیں۔ لیکن بہرحال میری اس قدر تعریف کرنا بے سود ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا تم محض اتنی سی بات کے لیے میرا اس قدر شکریہ کیوں ادا کر رہی ہو۔ کہ میں جانتا ہوں۔ زمانہ ماضی میں تم پر جو دہشت طاری ہوئی۔ اس کی بابت میں نے اپنی محبت میں حائل نہیں ہونے دیا۔"

"آرتھر" جارجیانا یکایک اس سکون کو جسے ابتک اس نے قائم رکھا ہوا تھا۔ ہاتھ سے دیکر چیخ کر کہنے لگی "تو کیا تمہیں اس راز کا پورے طور سے علم نہیں ہے؟ . . ."

ارل لیڈی ہیٹ فیلڈ کے لہجے سے متعجب ہو کر کہنے لگا "بیشک علم ہے۔ اور میں اس واقعیت کا ثبوت بھی دے چکا ہوں۔ تمہارے چچا نے سارے واقعات میرے روبرو بیان کئے تھے۔ مگر سچ پوچھو۔ تو اس میں کوئی واقعہ قابل تشویش نہیں ہے۔ سارا معاملہ اس قسم کا ہے۔ جس کی داستانیں بڑے دنوں کی راتوں میں بچوں کو سنائی جاتی ہیں۔ اور اگر اس واقعہ کی بدولت تمہارے اعصاب پر ایسا غیر معمولی اثر پیدا نہ ہوتا۔ تو یقیناً . . ."

جارجیانا پریشان ہو کر کہنے لگی "آرتھر آرتھر۔ کیا تم مذاق کر رہے ہو؟ یا آجتک ہمیں ایک دوسرے کی نسبت غلط فہمی ہو رہی ہے؟"

ارل نے کہا "جارجیانا۔ تم اچھی طرح جانتی ہو۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں۔ کہ تمہارے متعلق کسی ذریعہ تضحیک بناؤں۔ رہا غلط فہمی کا سوال۔ میری رائے میں یہ بھی درست نہیں۔ کیونکہ اس روز ہمارے درمیان جو گفتگو ہوئی۔ وہ ہر لحاظ سے مکمل اور اطمینان بخش تھی۔"

لیڈی ہیٹ فیلڈ مضطرب ہو کر کہنے لگی "نہیں۔ نہیں معلوم ہوتا ہے مجھے غلط فہمی ہوئی
تمہیں محض یہ امر معلوم ہے۔ کہ . . ."

ارل کہنے لگا "جب اس کا ذکر پھر ایک مرتبہ چھڑ گیا۔ تو بہتر ہے۔ کہ اسے آج پورے طور
سے طے کر دیا جائے۔ میں یقینی طور پر کہتا ہوں۔ کہ میں اس واقعہ کو ذرا بھی اہمیت نہیں
دیتا۔ اور جب ہماری شادی ہو جائے گی۔ تو ضروری نہیں۔ کہ پھر کبھی اس کا ذکر کیا جائے۔"

"اگر ہماری شادی ہو جائے" جارجیانہ نے ذہنی اذیت کی حالت میں دونوں ہاتھ
ملا کر کہا۔

"ہاں میری جان" ارل سلسلہ بیان کو جاری رکھکر کہنے لگا "واقعہ صرف اس قدر ہے
کہ آج سے قریباً سات سال پیشتر جبکہ تم ہمپ شائر کی مالیورن لاج میں ٹھہری ہوئی تھیں۔"

"ہائے وہ مہلک زمانہ! افسوس وہ خطرناک مکان!" جارجیانہ نے بڑی بے چینی کیساتھ
کہا۔ اور اگرچہ وہ تہ دل سے ارل کے سلسلہ بیان کو منقطع کرنا چاہتی تھی۔ لیکن اس کے
سینہ میں طوفانی سمندر کی طرح تلاطم تھا۔ وہ ان دو بے جوڑ جملوں سے زیادہ ایک لفظ بھی
زبان سے نہ کہہ سکی۔

آرتھر نے یہ معلوم کر کے کہ وہ کس قدر مضطرب ہے۔ کہا "تم مالیورن لاج میں ٹھہری ہوئی
تھیں۔ اور سوائے نوکروں کے کوئی مرد موجود نہ تھا۔ ایک رات کوئی شخص نقب لگا کر مکان
میں داخل ہوا . . ."

"ہاں۔ وہی جس نے سیاہ نقاب پہنی ہوئی تھی" جارجیانہ ہاتھ ملکر کہنے لگی۔

"اور جس کا نام ہی سیاہ نقاب مشہور تھا" لارڈ ایلنگھم نے کہا "یہ شخص اس مکان میں
گھس آیا۔ اور . . ."

"بس خدا کے لئے باقی داستان کو جانے دو" لیڈی ہیٹ فیلڈ نے اپنا چہرہ دونوں
ہاتھوں میں چھپا کر چیختے ہوئے کہا۔

"میری جان تم اس قدر اضطراب کو دل میں جگہ نہ دو" ارل جارجیانہ کے بالکل قریب
پہنچ کر سکون بخش لہجہ میں کہنے لگا "واقعہ اگرچہ دردناک ہے۔ لیکن اس کی بدولت اب
تمہارے دل پر کوئی اثر باقی نہ ہونا چاہیئے۔ میری جان . . . میرے محبوب . . . میرے
فرشتہ قسمت . . . ذرا اس بات پر غور کرو۔ کہ اتنے سے واقعہ پر اس قدر بے چین ہونا

طفلانہ حرکت نہیں۔ تو اور کیا ہے؟"

"طفلانہ!" جارجیانہ نے کانپتے ہوئے کہا۔

ارل کہنے لگا "میں اس لفظ کے لئے معافی چاہتا ہوں لیکن میری کوشش یہ ہے کہ جو کچھ ہو چکا۔ اس کے اثر کو تمہارے دل سے محو کر دوں۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس طرح کا واقعہ جو بعید زمانہ میں پیش آیا۔ اور جو دیہات کے اکثر مکانات میں پیش آیا کرتا ہے تمہارے قوائے ذہنی کو اس درجہ معطل کر دیگا موجب ثابت ہو۔ غور کرو کہ چھ سات سال پہلے اگر کوئی چور یا ڈاکو تمہارے مکان میں گھس آیا۔ تو پھر اس سے کیا ہو گیا۔ تمہارے چچا نے بتایا تھا۔ کہ کئی مہینوں تمہاری صحیح الدماغی کی نسبت فکر پیدا رہی۔ لیکن میری جان تم سے میں التجا کرتا ہوں۔ کہ اب جبکہ ہم پھر اس رنج دہ واقعہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ تم اپنی طبیعت کو اس قدر بیچین نہ ہونے دو۔ تم محض اس لئے بار بار میرا شکریہ ادا کر تی ہو۔ اور میری تعریف کر رہی ہو۔ کہ میں ایک ایسی عورت سے شادی کرنے لگا ہوں۔ جس کے حواس کو کئی سال تک صدمہ رہا۔ اور جس کی نسبت فتور دماغ کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ میری پیاری جارجیانہ۔ بس یہی وہ راز ہے۔ جس کے لئے تم ناحق اس قدر اضطراب کا اظہار کرتی ہو اور بار بار میرا شکریہ ادا کر رہی ہو۔ ۔ ۔"

"اف ہمیں کسقدر غلط فہمی ہوئی!" بدنصیب عورت نے بحال پریشان دبی زبان سے کہا۔ "میرا راز! ہائے افسوس اس کا تو تمہیں علم ہی نہیں۔"

لیکن ارل اس کے ان آخری الفاظ کا مطلب پوری طرح پھر بھی نہ سمجھا۔ اور چونکہ شب گذشتہ کے واقعات عارضی طور پر اس کے دل سے محو ہو چکے تھے۔ اس نے جارجیانہ کو مطمئن کرنے کی امید سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر لبوں سے لگایا۔ اور پیار اور محبت کی باتیں کرنے لگا۔

لیکن اس کے تعجب اور قلبی اذیت کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ جس وقت جارجیانہ اس کی آغوش سے یکایک پرے ہٹ کر سخت اضطراب اور بے چینی کے لہجہ میں کہنے لگی۔ "نہیں ارتھر نہیں تمہیں میرے راز کی خبر ہی نہیں۔ اور نہ تم اسے آئندہ کبھی جان سکو گے۔ ہمیں ایک دوسرے کی نسبت سخت مغالطہ ہوا۔ اور میں نے اس روز محض اس خوفناک مغالطے کے زیر اثر تم سے شادی کرنا منظور کر لیا تھا۔ لیکن اچھا ہوا کہ خدا نے وقت پر دونوں کو خبردار کر دیا۔ تمہاری

اور میری اپنی مصیبت کی تکمیل میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہ گیا تھا۔" پھر وہ یاس آمیز سکون کے لہجہ میں کہنے لگی "آرتھر آج سے ہماری آپس میں جدائی ہوتی ہے۔ میرا اور تمہارا تعلق زیادہ سے زیادہ بہن بھائی کی حیثیت میں رہے گا۔ کیونکہ تم سے شادی کرنا میرے لئے قطعاً غیر ممکن ہے"

لارڈ کہنے لگا "جارجیانہ۔ یہ ظلم ناقابل برداشت ہے۔ تم سختی کرتی ہو لیکن شستگی کے ساتھ کیا بات ہے کہ اب پھر ایک مرتبہ تم مجھے التوا . . . غیر یقینی حالت . . . راز اور شک کے مدارج سے گذارنا چاہتی ہو۔ کیا میں یہ امید کروں۔ کہ چند دن کے عرصہ میں پھر تم آج کے لفظوں کے پشیمان ہو کر اس سخت فیصلہ کو واپس لے لو گی؟ لیکن نہیں۔ مجھے تم سے کتنی ہی محبت ہو۔ معاملہ اب حد انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ میں تمہارا عاشق زار ہو کر بھی اس سلوک کو برداشت نہیں کر سکتا"

جارجیانہ کہنے لگی "آرتھر میں تم سے معافی کی طلبگار ہوں۔ لیکن تم میرا مطلب پورے طور پر نہیں سمجھے۔ مجھے نہ کسی ذہنی فتور کی شکایت تھی۔ اور نہ اب ہے۔ نہ میرے ظاہر و باطن میں اختلاف ہے۔ ایک سخت غلط فہمی جس کی تصور وار میں خود اپنے آپ کو تسلیم کرتی ہوں۔ مجھے تمہاری منکوحہ بننے پر آمادہ کرنے کا موجب ہوئی۔ مگر وہ غلط فہمی اب رفع ہو گئی ہے آج کی گفتگو نے مجھ پر منکشف کر دیا ہے۔ کس طرح یہ مغالطہ ہم دونوں کی خوشی کو برباد کرنے کی منزل کے قریب پہنچ چکا تھا۔ لیکن اگر ایسا نہ بھی ہوتا۔ تو ایک اور وجہ اس قسم کی پیدا ہو چکی ہے۔ جس کی بدولت ضروری ہے۔ کہ ہم ایک دوسرے کو آئندہ اس روشنی میں نہ دیکھیں جس میں آج تک دیکھتے رہے ہیں . . ."

لارڈ ایلنگھم نے کہا "کیا تمہارا اشارہ کل شام کے واقعات کی طرف ہے؟ میں پوچھتا ہوں۔ اس رینفورڈ کے تمہارے ہاں گھسنے کا مدعا کیا تھا؟ کیا اس نے تم سے گستاخانہ سلوک کیا؟ کیا اس نے تم سے استحصال بالجبر کی کوشش کی؟ اگر ایسا ہو . . ."

"نہیں۔ سو بار نہیں" جارجیانہ نے جواب دیا۔ "اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ رینفرن کا ذکر آتے ہی پھر اس کے دل میں سخت اضطراب پیدا ہو چکا ہے "میں نے کل رات ہی تمہیں کہلا بھیجا تھا۔ کہ اس نے مجھ سے نہ کوئی گستاخی کی۔ نہ کسی قسم کا ضرر پہنچایا . . ."

لارڈ قطع کلام کرتے کہنے لگا "باوجود اس کے اس کی موجودگی تمہارے دل میں بڑی بے چینی پیدا کرنے کا موجب ثابت ہوئی۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ اب پھر اس کا ذکر آنے سے . . .

بن بیٹھ گیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ یہ رین فورڈ ہی ہیمپ شائر کا وہ مشہور رہزن تھا۔ جو لوگوں میں سیاہ نقاب کے نام سے مشہور رہا۔"

لیڈی ہیسٹ فیلڈ نے نوجوان امیر پر انتہائی ذہنی اذیت کی نظر ڈالی۔ جس کا ارل کے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اگرچہ باوجود اس کے وہ نہیں جانتا تھا کہ میں کس طرح اسے تسلی دیتا ہوں۔

ہرچند کہ اس کا دل دردناک جذبات کے زیر اثر بےچین تھا تاہم حتی الامکان پُرسکون لہجہ اختیار رکھ کے اس نے کہا "جارجیانہ معاملہ ایک خوفناک راز کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ جیسا کہ تم نے ابھی مجھے بتایا ہے میں یہ سمجھنے لگا ہوں۔ کہ تمہاری ذہنی حالت میں کسی طرح کا فتور نہیں اور نہ تم میری نسبت کسی نابرداری سے کام لے رہی ہو۔ نہیں میرے خیال میں تم ہیمپ شائر کے واقعہ کی یاد سے تمہارے دل میں جو خوف اور بےچینی پیدا ہوتی ہے۔ وہ خوف اور بےچینی جو کل رات رینفورڈ کی موجودگی میں تازہ ہوئی۔ جو بلاشبہ وہی شخص ہے۔ جو سیاہ نقاب کے نام سے مشہور تھا۔ وہ اذیت اور خوف" آرتھر ذرا زیادہ زور دار لہجہ میں کہنے لگا "جو اب تک قائم چلا جاتا ہے۔ اس کا موجب حقیقت میں وہ نہیں جو میں سمجھا۔ بلکہ کچھ اور ہے۔ تم کہتی ہو میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔ اور یہ کہ تمہیں اب تک غلط فہمی رہی۔ تم یہی چاہتی ہو کہ آئندہ ہم بھائی بہن کی حیثیت میں رہیں۔ اور باوجود اس کے تمہیں مجھ سے اس قدر محبت ہے۔ کہ اگر کوئی خوفناک پُراسرار رکاوٹ بیچ میں حائل نہ ہوتی۔ تو تم ضرور مجھ سے شادی کر لیتیں۔ اے اگر سچ مچ تمہیں مجھ سے محبت ہے۔ تو تم مجھ پر رحم کرو۔ اور مجھے اس خوفناک راز سے باخبر کر دو۔ جو تمہارے ذہن پر حاوی ہے۔ اگر وہ راز یہ نہیں ہے . . ."

وہ کچھ کہتا کہتا رک گیا۔ اس کے دل میں ایک خوفناک شبہ پیدا ہو گیا تھا۔

جارجیانہ اس کی طرف پشت کئے سسکیاں لیکر رو رہی تھی۔

چند منٹ کی خاموشی کے بعد ارل نے بڑی سنجیدگی کے لہجہ میں کہا "اگر وہ راز ایسا ہے کہ میرے دل [illegible] کو [illegible] کرنے سکے۔ یہ تمہارے رخسار [illegible] شرم کی سرخی پیدا کرے تو [illegible] نہیں کرتا۔ کہ تم میرے [illegible] ایسی ذلت اختیار کرو۔"

جارجیانہ [illegible] اس کے سامنے دوزانو ہو گئی اور کہنے لگی "آرتھر [illegible] نہیں کر سکتی [illegible] اگر تم اس کی وجہ معلوم کرو گے [illegible] بے چین [illegible] ہوا [illegible] گفتگو کے بعد جو ہمارے درمیان ہوئی۔ تم ضرور [illegible] گے۔ تو [illegible]

پر آمادہ ہوں ..."

"بس حارجیانہ بس" ارل نے اُسے اس کی موجودہ حالت سے اٹھاتے ہوئے کہا "میں کسی حالت میں تمہیں شرمسار کرنا نہیں چاہتا" پھر وہ زیادہ افسردگی اور سنجیدگی کے لہجہ میں کہنے لگا "جیسا تم کہتی ہو۔ آئندہ ہم ایک دوسرے سے بھائی بہن کی حیثیت میں سلوک کریں گے"

اتنا کہہ کر اس نے اس کے ہاتھ کو آہستگی کے ساتھ اپنے لبوں سے چھوا اور کمرہ سے نکلنے کو تھا کہ حارجیانہ نے یکایک کسی خیال کے زیر اثر اسے روک لیا۔ اور کپکپاتی ہوئی آواز میں کہنے لگی "تمہارے دل میں میری نسبت کچھ ہی شبہ ہو۔ لیکن یقیناً تم مجھے خطاوار نہیں سمجھتے"

یہ آخری الفاظ اس کی زبان سے اس طرح ادا ہوئے۔ گویا اس کا دم گھٹتا جا رہا ہو۔

"نہیں۔ اے مغرور سیدہ عورت نہیں" جوان امیر نے گرمجوشی کے لہجے میں کہا "میرے دل میں اب روشنی پیدا ہونے لگی ہے۔ اور میں اس معاملہ کو اچھی طرح سمجھ رہا ہوں ..."

لیڈی ہیسٹر ٹیلیڈ دبی زبان سے بولی "آرتھر اتنا یاد رکھنا کہ ایک وفادار جسم کے اندر پاک دل موجود ہے۔ اور میں نے جو کچھ تمہارے سامنے بیان کیا ہے ... اور تم اچھی طرح سمجھ سکتے ہو۔ کہ مجھے ایسا کہنے میں کتنا بھاری صدمہ پہنچا ہے ... اس کی وجہ محض یہ آرزو ہے کہ میں تمہارے دل سے جس کی میں ہمیشہ قدر و منزلت کرتی رہی ہوں۔ یہ خیال دور کر دوں ..."

ارل زور دار لہجہ میں قطع کلام کر کے کہنے لگا "اے بہن اس سے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ آج سے تو میری بہن اور میں تیرا بھائی ہوں۔ اور ایک بھائی کی حیثیت میں میں اس شخص سے خوفناک انتقام لوں گا جس سے تمہیں ضرر پہنچا ہے۔ اس کی [illegible] کیسے [illegible] اب [illegible] رخصت ہونے لگا تھا ...

"انتقام" حارجیانہ نے وحشت آمیز نظروں سے ارل کے [illegible] اور [illegible] چہرہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

ارل نے جواب دیا "ہاں حارجیانہ جس شخص نے تمہیں اس قسم کا مہلک ضرر پہنچایا ہے وہ میرے خوفناک انتقام سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ خصوصاً اس لئے کہ اس کا اثر [illegible] بھی پڑا ہے۔ اگر اس مجسم شیطان رنفورڈ کی ذات بیچ میں حائل نہ ہوتی۔ تو یقیناً تم [illegible]

...بیوی کا درجہ حاصل کر چکی ہوتیں۔ ہمارے با محبت دل ایک دوسرے سے مل جاتے۔ اور ہم پیار اور محبت کے ساتھ اکٹھے رہتے۔ پھر کیا یہ بات ثابت نہیں ہے کہ اس ضرر کا اثر مجھ پر پڑا۔ اور میرا فرض اس کا انتقام لینا ہے۔" پھر وہ کسی قدر تیز لہجہ میں کہنے لگا "اس انتقام کی خاطر لے چارجیانہ میں تیرا بھائی اپنے قابل فخر خطاب کو نظر انداز کر دے۔ اپنے رتبہ کی بلندی کو بھلا کر ادنیٰ لباس پہن کر مضافات لندن کی غلیظ گلیوں میں پھروں گا۔ ادنیٰ سے ادنیٰ مقامات چھان ڈالوں گا اور اس بدمعاش رین فورڈ کو زمین کے نیچے یا آسمان کے اوپر بھی تلاش کر کے لاؤں گا۔ اور اس کے بعد بھی اسی طرح اپنے مراتب کو فراموش کر کے میں اسے ڈویل کے مقابلہ کی دعوت دونگا جس میں سے بہرحال صرف ایک زندہ بچیگا۔ اگرچہ اچھا تو یہ ہو۔ کہ ہم دونوں اس میں مارے جائیں" پھر وہ بڑے جوش کے لہجہ میں سلسلہ کلام جاری رکھکر کہنے لگا "چارجیانہ۔ میں اسے پھانسی پر لٹکوانا نہیں چاہتا۔ کیونکہ ممکن ہے۔ اپنے آخری لمحوں میں وہ اپنے جرائم کا اعتراف کرلے۔ اور ان جرائم میں وہ ضرور ہی شامل ہو۔ جن ... میری بدنصیب بہن ہو پہنچا یا نہیں۔ میں خود اس کی منزل پر پہنچ کر اس کے مقابل میں آؤنگا۔ ... میں اس شقی القلب بدمعاش کو سامنے آنے کا چیلنج دوں گا۔ تاکہ . . ."

"ٹھہرو! ٹھہرو!" چارجیانہ نے چیخ کر کہا "انگلستان کے نامور امیر کی طرف سے اس قدر اظہار غضب ہوتے دیکھ کر اس کی طاقت گویائی پھر بحال ہو گئی تھی۔ کہنے لگی "ٹھہرو آرتھر تم نہیں جانتے۔ تم یہ سخت کلمات کس کی نسبت استعمال کر رہے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں۔ تم کس شخص کو ڈویل میں لڑ کر ہلاک کرنا چاہتے ہو!"

ارل بڑے جوش سے کہنے لگا "واہ! میں اس بدمعاش کو اچھی طرح جانتا ہوں"

"نہیں! تمہیں اس کا پوری طرح علم نہیں" چارجیانہ نے وحشت آمیز لہجہ میں کہا۔

ارل نے بے صبری کے ساتھ جواب دیا "کیسی فضول باتیں کرتی ہو۔ کیا یہ رینفورڈ وہی نہیں تھا جس نے . . ."

"ہاں۔ لیکن یہ رینفورڈ . . ."

"ایک مجسم شیطان ہے۔ جس کا دل رات کی تاریکی کی طرح سیاہ ہے"۔

"ٹھہرو میں التجا کرتی ہوں" لیڈی ہیٹ فیلڈ نے مایوسانہ انداز سے دونوں ہاتھ ملا کر کہا "... رینفورڈ جسے تم اپنے انتقام کا نشانہ بنانا چاہتے ہو۔ دراصل . . ."

"کون ہے" ارل نے بے صبری سے پوچھا۔

"وہ . . ."

"ہاں وہ کون ہے؟ صاف لفظوں میں کیوں نہیں کہتی ہو؟"

"وہ تمہارا اپنا بھائی!"

باب ۷۴ رین فورڈ کا راز

"میرا بھائی" ارل آف ایبنگٹن نے سخت متعجب ہو کر۔ چونک کر کہا "جارجیانہ۔ وہ میرا بھائی ہے! نہیں یہ غیر ممکن ہے۔ اگرچہ یہ صحیح ہے۔ کہ میرے والد نے . . . لیکن نہیں . . . کیونکہ وہ بچہ چھوٹی عمر میں ہی مر گیا تھا"

لیڈی ہیٹ فیلڈ اس نظارہ سے خود اس قدر مضطرب ہو چکی تھی۔ کہ مشکل اپنے جذبات کو فرو کر سکی۔ اس نے کہا "میں اس کی نسبت نہ کوئی تفصیل بیان کر سکتی ہوں۔ نہ تنہا دے سکتی ہوں۔ جو کچھ مجھے معلوم ہے . . . جس قدر اس نے مجھے بتایا۔ وہ یہی راز ہے۔ جو میں نے تم پر ظاہر کر دیا۔ بہرحال آرتھر۔ اس سے تمہیں معلوم ہو گیا۔ کہ اور وجوہ کے علاوہ جب مجھے تم سے شادی کرنے یا تمہیں میرے عشق پر ثابت قدم رہنے میں مانع آتے۔ یہ وجہ بجائے خود . . ."

ارل اس گفتگو سے متعجب ہو کر اور یہ نہ جانتے ہوئے کہ میں اسے امر واقعہ سمجھوں یا بناوٹ کہنے لگا "پھر تم نے شروع میں ہی کیوں مجھ سے اس کا ذکر نہ کر دیا؟"

جارجیانہ بولی "اس لئے کہ رین فورڈ خود اسے بظاہر پردۂ راز میں رکھنا چاہتا تھا۔ اس نے مجھے یہ نہیں کہا۔ کہ میں یہ راز کسی پر ظاہر نہ کروں۔ لیکن اس کے اطوار اور اس خبر کی نوعیت اس قسم کی تھی۔ کہ یہ تمہارے لئے کسی حال میں اطمینان بخش نہ ہو سکتی تھی۔ افسوس میں نہیں جانتی۔ میرے منہ سے کیا نکل رہا ہے۔ آرتھر میں تم سے معافی چاہتی ہوں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے۔ کہ میں ہرگز یہ ذکر تمہارے سامنے نہ لاتی۔ اگر تمہاری طرف سے انتقام کی اس قدر پُرزور خواہش کا اظہار نہ ہوتا . . ."

ارل قطع کلام کر کے کہنے لگا "جارجیانہ میں تمہارا مطلب سمجھ گیا اور اب میں تمہارا

فیاضانہ طریق عمل کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن ایک سوال اس بارہ میں ابھی تم سے پوچھنا باقی ہے۔ . . ."

"وہ کیا؟" لیڈی ہیٹ فیلڈ نے سوال کیا "آج کا دن ایک دوسرے پر رازکی باتیں ظاہر کرنے کا ہے۔ لیکن میں جانتی ہوں۔ بھائی اور بہن میں کسی طرح کی رازداری نہ ہونی چاہئے"

ارل نے کہا "سوال جو میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ اس رہزنی کی واردات کے متعلق ہے۔ جو ہونسلو کے قریب پیش آئی تھی۔ میں پوچھتا ہوں۔ وہ رہزن جس نے تم سے اور مس مورڈانٹ سے نقدی چھینی۔ کیا وہ رینفورڈ ہی تھا؟"

جارجیانہ بڑے اضطراب کی حالت میں کہنے لگی "وہی تھا۔ لیکن آرتھر اس دروغ حلفی کی وجہ سے۔ جو میں نے برسرِ عدالت اسے بچانے کے لئے کی۔ مجھ سے نفرت اور حقارت نہ کرنا۔ اس نے مجھے تحکمانہ لہجہ میں رقعہ لکھا تھا۔ کہ میں اس مقدمہ کے متعلق ہر قسم کی کارروائی سے دست بردار ہو جاؤں۔ اور میں ڈرتی تھی۔ اگر میں نے اس کے کہنے پر عمل نہ کیا۔ تو شاید وہ میرے رازفاش کر دے۔ اس سے آرتھر تم سمجھ سکتے ہو۔ اپنی شہرت اور نیکنامی کو ایک ایسے شخص کے رحم پر دیکھ کر۔ . . . لیکن ایسے موقعہ پر انسان اگر ذلت اور بدگوئی سے بچنے کیلئے حلف دروغی پر مجبور ہو جائے۔ تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟"

ارل نے رحم آمیز لہجہ میں کہا "وہ ضرور رسیدہ خاتون۔ میں تمہیں اس کے لئے قصوروار قرار نہیں دیتا۔ انسان مشکل اور تکلیف کی حالت میں وہ باتیں کر گزرتا ہے۔ جن کی اس سے توقع نہیں ہوتی۔ جارجیانہ تم اگر اپنی طبیعت کو ساکن کر سکو۔ تو تھوڑی دیر میرے پاس بیٹھ کر وہ باتیں سنو۔ جو میں تم سے کرنا چاہتا ہوں۔ اگر یہ ٹامس رینفورڈ واقعی اس تعلق کی اولاد ہے۔ جو میرے والد نے . . ."

وہ کچھ کہتا کہتا رک گیا۔ اور اس نے اس انداز سے اپنا ہاتھ پیشانی پر پھیرا۔ گویا اپنے مضطرب خیالات کو جمع کرنا چاہتا ہے۔

جارجیانہ صوفہ پر بیٹھ گئی اور ارل اس کے قریب ایک کرسی پر بیٹھ کر کہنے لگا "وہ اس ٹامس رینفورڈ کی پیدائش کی نسبت مجھے جو حالات معلوم ہیں۔ وہ میں تمہارے روبرو بیان کرتا ہوں۔ خود سے سنتا۔ میرے والد ارل آنجہانی نے دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی تیس سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ اس سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ حالات جو میں نے سنے

ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لیڈی اینگھم فیشن ایبل عیش پرستی کی زندگی کی بہت دلدادہ تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی ہستی کا مقصد صرف ویسٹ اینڈ کے شاندار مجمعوں میں نمودار ہونا ہی سمجھتی تھیں۔ چونکہ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اور ان کے شوہر یعنی میرے والد ہمیشہ سیاسی امور میں منہمک رہا کرتے تھے۔ اس لئے ان کا آپس میں زیادہ پیار اور محبت نہ تھی۔ لیڈی اینگھم کو قمار بازی کا شوق تھا۔ کیونکہ اس زمانہ میں اچھے گھرانوں کی خواتین جوا کھیلنا فیشن میں داخل سمجھتی تھیں۔ اور یہ خرابی کسی حد تک اب بھی پائی جاتی ہے۔ اس ذریعہ سے لیڈی اینگھم نے بہت سا روپیہ ضائع کیا۔ جس کا اثر والد کی دولت پر پڑنا یقینی تھا۔ چنانچہ جب انکی عمر چالیس سال کی ہوئی۔ تو معلوم ہوا وہ بہت مقروض ہو چکے ہیں۔ اسکے علاوہ لیڈی اینگھم کے متعلق لوگوں نے اس قدر بدگوئی شروع کر دی۔ اور ان پر طرح طرح کے شرمناک الزامات اس کثرت سے لگائے جانے لگے۔ کہ آخر والد نے انہیں طلاق دینے کا فیصلہ کر لیا۔ میں اس واقعہ کا ہرگز ذکر نہ کرتا۔ کیونکہ میں ایسے بیانات کو دہرانا بہت ناپسند کرتا ہوں۔ جن کا ایک ایسی خاتون کی یاد پر مضر اثر پڑے۔ جو مدت دراز گزری۔ اپنے افعال کی جوابدہی کے لئے خالق عالم کے حضور میں پہنچ چکی ہے۔ لیکن میں نے یہ ذکر اس لئے ضروری سمجھا۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ یہ ثابت کر سکوں۔ کہ اس کے بعد میرے والد نے اس سے جو سلوک کیا۔ اس میں وہ کسی حد تک انصاف پر تھے۔ غرض یہ کہ طلاق کا فیصلہ کر لیا گیا۔ لیڈی اینگھم کے نام جائداد کا کچھ حصہ ہو گیا۔ اور میرے والد جو طبعاً مغرور آدمی تھے۔ آئرلینڈ میں اپنی مختصر سی جائداد پر اس لئے چلے گئے۔ کہ بظاہر وہ پبلک زندگی کے تفکرات سے سبکدوش ہونا چاہتے تھے۔ اگرچہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے اخراجات میں کفایت کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ اور انگلستان میں رہ کر یہ نہ کر سکتے تھے۔ شروع ... ہوئی تھی۔ دس سال کا عرصہ گزر گیا۔ اور میرے والد کی عمر پچاس سال سے اوپر تھی۔ کہ وہ لندن کو واپس آئے۔ اب ان کی جائداد سے قرض کا بوجھ ہلکا ہو چکا تھا۔ لیڈی اینگھم اس وقت تک زندہ تھی۔ لیکن چونکہ اس کی آمدنی محدود تھی۔ اور صحت بھی خراب ہو چکی تھی۔ اس لئے بالکل تنہائی کی زندگی بسر کیا کرتی تھی۔ اس کے علاوہ وہ عبادت گزار بن چکی تھی۔ اور بظاہر اس کا ارادہ یہ تھا۔ کہ فیشن ایبل زندگی کے پر آشوب نظاروں کی طرف دوبارہ رخ نہ کرے۔

میں اس زمانہ کے واقعات بیان کر رہا ہوں۔ جسے ۳۱ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

اور جب کہ میں ابھی پیدا نہ ہوا تھا۔ اس زمانہ میں والد کی ملاقات ایک نوجوان اور نہایت حسین
لڑکی سے ہوئی۔ جس کا نام آگٹیویا میفرز تھا۔ اور جو بحری سامان فروخت کرنیوالے ایک شخص
کی جس کا نام جیمز بونز مشہور تھا۔ سوتیلی بہن تھی۔ جو کیفیت میں نے سنی ہے۔ اس سے معلوم
ہوتا ہے۔ کہ آگٹیویا بڑی حسین لڑکی تھی۔ اور اگرچہ اس کا زندگی کے ادنی طبقہ سے تعلق تھا
تاہم اس کے اطوار اور طرز گفتگو بہت شستہ تھی۔ میں ان تفصیلات میں نہیں پڑتا۔ کہ والد
کی اس سے کن حالات میں ملاقات ہوئی۔ مختصر یہ کہ انہیں اس سے گہری محبت ہوگئی
اور لڑکی کا بھائی یعنی بونز بھی اس میں مانع نہیں آیا۔ شنیدہ حالات سے پایا جاتا ہے کہ یہ
ملاقاتیں آگٹیویا کو پسند نہ تھیں۔ کیونکہ اس کی اپنے ہی طبقہ کے ایک نوجوان سے محبت تھی
اور وہ خود بھی اس سے گہری محبت کیا کرتا تھا۔ یہاں تک ممکن ہے۔ میں والد کے طرز عمل کی
نیابت ثابت کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگرچہ میں یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوں۔ کہ اس بدنصیب
لڑکی کیساتھ انکی طرف سے جو سلوک ہوا۔ وہ شرافت اور مردانگی سے بعید تھا۔ یہ الفاظ کہتے ہوئے میرے دل
کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ لیکن میں تمہارے روبرو ایک ایسی داستان بیان کر رہا ہوں جسکی
صداقت کو چھپانا یا اسے غلط معنوں میں پیش کرنا مجھے منظور نہیں۔ لیکن باوجود ان سب
باتوں کے تم سمجھ سکتی ہو کہ ایک ایسا مرد بہرحال کچھ نہ کچھ رعایت کا مستحق ضرور سمجھا جا سکتا ہے
جو کئی سال سے اپنی بیوی سے علیحدہ ہو چکا ہو۔ اور اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان
وفاداری کا رشتہ اگرچہ قانوناً موجود ہو۔ لیکن دونوں کا اخلاقی رشتہ ضرور منقطع سمجھا جا سکتا ہے
غرض یہ کہ والد کی اس جوان حسینہ سے شدید محبت تھی۔ اگرچہ وہ اپنی طرف سے ذرا بھی اظہار عشق نہ
کرتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ ان ملاقاتوں سے بھی خوش نہ تھی۔ حالانکہ بہت سی نچلے طبقہ کی عورتیں امرا
کی طرف سے اظہار محبت ہوتے دیکھ کر اسے اپنے لئے باعث فخر سمجھنے لگتی ہیں۔ مگر وہ ان کے
اظہار عشق سے بہت ناخوش تھی۔ اور التجا کیا کرتی تھی۔ کہ آپ مجھے دق نہ کریں۔

لیکن باوجود اس کے ان کی آمد و رفت بدستور جاری رہی۔ جس کا پہلا قدرتی نتیجہ یہ
نکلا۔ کہ جس نوجوان سے آگٹیویا کو محبت تھی۔ وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے تامل کرنے لگا کہ
اسے چاہنے والے سے سرد مہری کا سلوک کرتی ہو۔ مجھے معلوم نہیں کہ آگٹیویا کے عاشق
نے اسے اس طرز عمل کے لئے کبھی ملامت کی یا وہ صرف اپنی طرف سے کیا کیا شکایات پیش
کئے۔ لیکن میری رائے میں ہمارے واسطے اس کا تذکرہ کچھ ضروری نہ ہوگا۔ خیر کچھ دن

گذشتہ پریکا یک آگلیٹویا کا نوجوان عاشق کسی طرف کو چلا گیا ہے۔ اور ایک رقعہ چھوڑ گیا جسمیں لکھا
تھا۔ میں آئندہ کبھی تمہاری صورت نہ دیکھوں گا۔ مجھے نہایت رنج و افسوس کے ساتھ اپنے والد کے
جرم کی داستان بیان کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ آگلیٹویا کے ساتھ انہیں بے حد
محبت تھی۔ اسکی خاطر وہ ہر قسم کے خطرات کا مقابلہ کرنے کو آمادہ تھے۔ ۔ ۔"

لیڈی ہیٹ فیلڈ کہنے لگی "پیارے آرتھر! تم اپنے دل کو رنج نہ پہنچاؤ۔ میں اچھی طرح سمجھتی
ہوں۔ ایک ایسے ناگوار مضمون کے بیان سے تمہیں کتنا صدمہ پہنچتا ہوگا"

لارڈ اینگھم نے سلسلہ بیان جاری رکھ کر کہا "مختصر یہ کہ آگلیٹویا کو والد نے روپیہ کی مدد سے
خرید لیا۔ اور اس کے ناموس کی بے حرمتی کا افسوسناک فعل ان کے ہاتھوں مکمل ہوا" یہ الفاظ
ارل نے بہت دبی زبان سے کہے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اپنے والد کی خطا کو اچھی
طرح محسوس کرتا ہے۔ اور یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اس نے اپنے بیان میں اس فعل کی اہمیت کو
کم کرنیکی بیحد کوشش کی تھی۔ پھر اسی طرح افسوسناک لہجہ میں وہ کہنے لگا "ہاں یہ افسوسناک فعل ظہور میں
آیا۔ اور اس مصیبت زدہ لڑکی کے سوتیلے بھائی نے اپنی بہن کی عزت و حرمت کو روپیہ پر نثار کر دیا
وہ غریب پہلے ہی اس شخص کے کسی نامعلوم مقام کو چلے جانے سے جس سے اسے دلی محبت تھی۔
سخت رنجیدہ تھی۔ اس واقعہ نے اس کے مصائب کو حد انتہا تک پہنچا دیا۔ چنانچہ جب روز اس کی
عزت برباد کی گئی۔ وہ اپنے بھائی کے مکان سے کسی طرف کو چلی گئی۔ اور مہینوں اس کا سراغ
نہ چل سکا۔ خیال یہ تھا۔ کہ اس نے خودکشی کر لی ہے۔ جس سے والد کی طبیعت بہت بےچین ہو
رہی تھی۔ انہی ایام میں ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ اور اگرچہ اس نے اپنی زندگی عیش پرستی
و ہنگامہ ہائے عشق میں بسر کی تھی۔ تاہم آخری ایام میں پورے طور سے عابد اور پارسا بن گئی
تھی۔ اسے دفن ہوئے بہت دن نہیں گزرے تھے۔ کہ والد کو کسی نامعلوم ذریعہ سے پتہ چل گیا
کہ آگلیٹویا کہاں رہتی ہے۔ انہیں یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ وہ حاملہ ہے۔ انہوں نے اسے ایک
عسرت زدہ مکان میں ڈھونڈ نکالا اور دیکھا۔ کہ وہ سخت مصیبت زدہ و مفلوک الحال ہے اور
سلائی کا کام کر کے روزی کماتی ہے۔ غریب آگلیٹویا کے پاس ان دنوں ایک ہم قوم ایک لڑکی جسکا نام
میرانڈا تھا۔ رہا کرتی تھی۔ اس کو آگلیٹویا کے ساتھ بڑی محبت تھی۔ جس زمانے کا میں ذکر کر رہا ہوں
آگلیٹویا کی عمر ۱۷ سال سے کم اور میرانڈا کی ۱۵ سال کے قریب تھی۔ اس افسوسناک داستان کا
یہ درمیانی حصہ بہت کچھ راز میں مخفی ہے۔ لیکن اتنا یقینی ہے۔ کہ والد کئی دن تک آگلیٹویا سے ملنے

رہے ہے۔ اور انہوں نے کئی گھنٹے اس کی صحبت میں بسر کئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اب وہ انکی صحبت کو قدرے پسند کرنے لگی ہے۔ اور دو تین موقعوں پر وہ چند گھنٹے اکٹھے غائب بھی رہے ہے۔ اسکے بعد پھر وہ یکایک والد کو کسی قسم کی اطلاع دیئے بغیر کہیں چلی گئی اور اپنی روانگی کی اطلاع اپنی سہیلی میرانڈہ کو بھی نہ دی کیونکہ جب والد نے دیکھا۔ کہ مکان پر صرف میرانڈہ موجود ہے۔ اور آگنٹیویا غائب ہے۔ اور انہوں نے اسکا پتہ معلوم کرنا چاہا۔ تو میرانڈہ تسلی بخش جواب نہ دے سکی۔ والد کو آگنٹیویا کے دوبارہ فرار ہونے سے سخت رنج ہوا۔

"اسی طرح ایک سال اور گذر گیا۔ اور مصیبت اور افلاس نے بدنصیب آگنٹیویا کو مجبور کیا۔ کہ وہ اپنے سوتیلے بھائی کے مکان پر پناہ گیر ہو۔ میرا اپنا خیال ہے کہ وہ ہرگز اس مکان پر جہاں اسکی بےحرمتی کی گئی۔ واپس نہ جاتی۔ لیکن وہ اس غریب بچے کی خاطر ایسا کرنے پر مجبور ہوئی۔ جو اب اسکی گود میں تھا۔ یہ لڑکا اس تعلق سے پیدا ہوا۔ جو اسکے اور والد کے درمیان قائم تھا۔ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ جب پہلی ہی مرتبہ والد نے اسے نشہ آور دوا پلا کر اسکی بےحرمتی کی۔ تو اس بچے کا حمل ٹھہر گیا لیکن جس روز وہ اپنے بھائی کے مکان پر پہنچی۔ تو اسکی حالت نہایت نازک تھی بستر مرگ پر لیٹے ہوئے اس نے والد کو بلوایا۔ وہ فوراً اطلاع پا کر ملنے گئے۔ اسکے پاس بیٹھ کر بچے کو گود میں لیا۔ اور اس نے اور مرنے والی کے ساتھ دیر تک محبت کی باتیں کرتے رہے۔ کسی عجیب اتفاق کے نہ بااثر عین اس موقعہ پر میرانڈہ بھی آ پہنچی۔ وہ آگنٹیویا کی نسبت پوچھنا چاہتی تھی۔ کہ اسکا پتہ کسی کو معلوم ہے۔ مکان پر پہنچی تو دیکھا۔ وہ بستر مرگ پر پڑی ہے۔ بدنصیب آگنٹیویا نے اُن سب شخصوں کو جنہوں نے اُسے ضرر پہنچایا تھا معاف کر دیا۔ اور نہ صرف سوتیلے بھائی کو اسکی خطا معاف کی۔ بلکہ والد کو برکت دیکر بچہ انکی گود میں دیدیا۔ اور کہنے لگی یہ تمہاری امانت تھی۔ جو تمہیں کو سونپے جاتی ہوں والد نے باقی شخصوں کو اٹھا کر اس سے تنہائی میں کچھ گفتگو کرنی چاہی۔ لیکن بدمعاش لوئزا اور وفادار میرانڈہ کو کمرہ سے نکلے بہت دیر نہ ہوئی تھی کہ والد کے منہ سے ایک خوفناک چیخ نکلی یہ دونوں دوڑ کر پھر کمرہ میں پہنچے۔ تو دیکھا کہ آگنٹیویا مر چکی ہے"

آرتھر کی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے بہہ رہے تھے۔ وہ انہیں پونچھنے کے لیے رک گیا۔ خود جانا جیانہ کی آنکھیں بھی ہمدردی کے آنسوؤں سے تر تھیں۔

ذرا وقفہ کے بعد آرتھر نے سلسلہ کلام جاری رکھ کر کہا "جب الاس صدمہ کے اثر سے

بحال ہوئے۔ اور پھر ایک بار بنیادی معاملات کیطرف توجہ دینے لگے۔ تو انہوں نے پہلے تو آگسٹوپا کے جنازے کا اہتمام کیا۔ اور اسکے بعد بچّہ کو میرانڈہ کے سپرد کر دیا گیا۔ میرانڈہ کی موجودگی میں ایک ہزار پونڈ انہوں نے بنجمن بونز کو دیکر ہدایت کی کہ یہ رقم سود پر لگادو۔ اور اس سے بچّے اور میرانڈہ کی پرورش کیا کرو۔ میں یہ بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آگسٹوپا کے انتقال پر اسکے کپڑوں سے کاغذات کا ایک چھوٹا سا پلندہ موٹے بھورے رنگ کے کاغذ میں لپٹا ہوا برآمد ہوا تھا۔ ان کاغذات پر بھی بنجمن بونز نے والد کی عدم موجودگی میں قبضہ کر لیا۔ مجھے معلوم نہیں وہ کاغذات کیا تھے لیکن اتنا معلوم ہوا ہے کہ جب بونز نے انہیں پڑھا۔ تو وہ بڑے عیش کی حالت میں نظر آتا تھا۔ اور اس نے انہیں بڑی احتیاط سے مقفل کر دیا۔

ایک سال اور گذر گیا۔ اور اس عرصہ میں والد کئی بار اُس بچّہ کو دیکھنے کیلئے گئے۔ جو میرانڈہ کی گود میں پل رہا تھا لیکن اس زمانہ میں اُنکا جانا یکایک منقطع ہو گیا کیونکہ وہ دوبارہ شادی کرنا چاہتے تھے۔ ۹ ۴ سال گذرے۔ انہوں نے آنریبل مس سٹیمفورڈ سے دوبارہ شادی کی۔ اور اسکے تین سال بعد میں پیدا ہوا۔ لیکن میری ولادت سے پیشتر شادی کے قریباً ۶ ماہ بعد بونز نے میرانڈہ کو کسی بہانہ سے رخصت کر دیا۔ اور وہ پھر اپنے قبیلہ میں شامل ہو گئی بچّہ بونز کے پاس ہی رہا۔ اسکے چند ماہ بعد میرانڈہ ایک اور حبشی قبیلہ سے ملی۔ تو اُسے یہ دیکھکر حیرت ہوئی۔ کہ وہی بچّہ تمس ایک اور حبشی عورت انجیپشیا کے قبضہ میں ہے۔ اس بارہ میں کہ یہ بچّہ وہی ہے۔ ذرا بھی شک و شبہ کی گنجائش نہ تھی۔ کیونکہ اسکے دائیں طرف کندھے پر ایک خاص نشان پیدائشی موجود تھا۔ اب ان دونوں نے ایکدوسرے سے جو گفتگو کی۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ انجیپشیا کو یہ بچّہ گرویل سٹریٹ ہٹن گارڈن کے ایک بحری سامان بیچنے والے بنجمن بونز نامی نے دیا ہے۔ بچّہ دیتے وقت اُس نے ۲۰ پونڈ بطور معاوضہ دئے تھے۔ وہ روپیہ خرچ ہو گیا۔ اور انجیپشیا پشیمان تھی کہ میں نے ناحق اس بچّے کا بوجھ اپنے اوپر لیا۔ میرانڈہ کو اس بچّہ سے محبت تھی اس نے بچّہ کو اپنی حفاظت میں لینے کی درخواست کی جسے انجیپشیا نے منظور کیا۔ سات سال وفادار میرانڈہ نے اس بچّہ کی پرورش کی اور اسے اپنے بیٹے کے برابر عزیز سمجھتی رہی لیکن اسکے بعد وہ یکایک بہت بیمار ہو گئی۔ اُسے ہذیان ہو گیا اور جب ہوش آیا۔ تو اسے بتایا گیا کہ لڑکا اسی عارضہ سے فوت ہو گیا ہے جسکے زیر اثر وہ کئی دن تک زندگی اور موت کے درمیان لٹکتی رہی تھی۔"

اور پھر چند منٹ کیلئے رُک گیا۔ اور اس وقفہ کے بعد اس نے اپنی داستان
کا سلسلہ اِن لفظوں میں ختم کیا۔

"جارج یانہ جیسا کہ تمہیں معلوم ہے۔ والد کا میری پیدائش کے صرف ایک سال بعد
انتقال ہو گیا تھا۔ اسکے بعد والدہ میری پرورش کرتی رہیں۔ ۱۹ سال کی عمر میں میں آکسفورڈ
پہنچا۔ اور اس شہر کے مضافات میں مجھے جپسیوں کی ایک جماعت نظر آئی۔ انہوں نے کہا۔
ہم تمہارا ہاتھ دیکھ کر قسمت کا حال بتا سکینگے۔ میں نے محض تماشے کی خاطر انکی باتیں سننا منظور کر
لیا جس جوان عورت نے یہ کام شروع کیا اس نے سب سے پہلے میرا صحیح نام بتایا لیکن میں سمجھتا تھا
کہ یہ جپسی چونکہ کئی دن سے اس شہر کے آس پاس اُترے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کسی سے میرا نام
سُن لیا ہوگا لیکن جس وقت اُس نے میرا نام لیا۔ ایک اور جپسی عورت جو قریباً ۴۰ سال کی تھی حیرت
زدہ ہو کر چونکی وہ دیر تک میرے منہ کیطرف دیکھتی رہی اور اسکے بعد کہنے لگی کیا آپ ارل آف
اینگلسی کے صاحبزادے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ تو اس نے بعض الفاظ اس قسم کے کہے جن
سے میرے اندر تعجب پیدا ہوا اور میں نے اس سے پوچھا تمہارا اِن لفظوں سے کیا مطلب ہے۔ میں نے
اُسے علیحدہ لیجا کر ایک پونڈ اسکے ہاتھ میں دیا۔ اور پوچھا تمہارے اِن لفظوں کا مطلب کیا ہے؟
اُس نے روپیہ مجھے واپس دیدیا اور آخر بڑے اصرار و انکار کے بعد اس نے مجھے آگسٹیا میسنر کی
وہ سرگذشت جو میں نے تمہارے روبرو بیان کی ہے سنائی۔ ان حالات میں جیسا تم سمجھ
سکتے ہو ممکن ہے تامس رنیفورڈ میرا سوتیلا بھائی ہو لیکن اگر ایسا ہے تو میرا اندازہ کہ
اسکے ساتھیوں نے اس بچے کی موت کی نسبت جو خبر دی تھی۔ وہ صریح غلط ہوگی کیونکہ
جپسیاں کا یہ احساس ہے کہ جس جپسی عورت نے مجھے آگسٹیا کی داستان بتائی وہ خود
میرا اندازہ ہی تھی۔ اسکے کچھ عرصہ بعد والدہ کا بھی انتقال ہو گیا لیکن میں نے انکے روبرو
والد کی اس ایک خطا یا آگسٹیا کی مصیبتوں کا ذکر کبھی نہیں کیا۔"

اس عجیب و غریب داستان کو ختم ہوئے تھوڑی دیر گذری تھی۔ کہ کمرہ کا دروازہ کھلا اور
سر ملیف دالنگھم اندر داخل ہو کر کہنے لگا "جارج یانہ مسٹر رنیفورڈ جو کل رات اس مکان

---

[1] جپسی لوگ جن مقامات میں جاتے ہیں وہاں کے باشندوں کی نسبت طرح طرح کے حالات
معلوم کر لینے کے متعلق انکے طریقوں کا ذکر تفصیل کیساتھ فسانہ لندن سلسلہ اول کی چھٹی جلد
میں سکیلی گلی کی سرگذشت کے دوران میں کیا گیا ہے۔ ۱۲

میں آیا اور تمہاری دہشت کا موجب بنا تھا۔ آج مبتلائے مصیبت ہے۔"
"کیوں۔ اُسے کیا ہوا؟" لارڈ ایلنگھم نے جلدی سے پوچھا۔
بیرونٹ نے جواب دیا "اُسے رہزنی کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ کیونکہ اُس نے ہمارے دوست سر کرسٹوفر ملبنٹ کا روپیہ چھینا تھا۔"
"گرفتار!" ارل نے جارجیانہ پر پُرمعنی نظر ڈالکر حیرت سے کہا۔ اس نظر کا مطلب یہ تھا کہ ہمارے درمیان جو گفتگو ہوئی ہے۔ وہ سر ریلیف والنگھم کو نہ بتائی جائے۔
سر ریلیف نے کہا "ہاں اُسے کل رات گرفتار کر لیا گیا۔ اور چونکہ آدمی خطرناک معلوم ہوا۔ اسلئے اُسے معمولی حوالات کی بجائے ہارس مونگرلین کے جیلخانہ میں کھا گیا ہے۔ آج صبح بورو میں صاحب مجسٹریٹ کے روبرو اُسکا بیان ہوا۔ اتفاق سے میں اس وقت انہی نواحات میں تھا۔ اسلئے مجھے یہ کیفیت معلوم ہو گئی۔ وکیل استغاثہ مسٹر ہاورڈ کے کہنے پر اُسے ایک ہفتہ کیلئے حوالات میں رکھا گیا ہے کیونکہ سر کرسٹوفر ملبنٹ لندن میں نہیں ہیں مجھے اس غریب کیلئے بہت ہی رنج ہے کیونکہ جو کیفیت میں نے سُنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑا شجاع اور جرار آدمی تھا۔" پھر یہ دیکھکر کہ جارجیانہ کی رنگت بالکل زرد ہو گئی ہے اُس نے کہا "میں معذرت چاہتا ہوں۔ اُس شخص کی نسبت جس نے تمہیں اس قدر خوفزدہ کیا۔ مجھے کوئی تعریفی کلمہ زبان سے نہ نکالنا چاہیئے تھا۔ لیکن . . ."
لارڈ ایلنگھم نے اس گفتگو کو منقطع کرنے کیلئے سر ریلیف اور جارجیانہ سے رخصت چاہی۔ آخرالذکر کے ہاتھ ملاتے ہوئے وہ دبی زبان سے کہنے لگا "میں ابھی جاکر جیلخانہ میں اُس سے ملتا ہوں۔"
مکان سے نکلکر وہ پاس کے اڈے میں ایک کرایہ کی گاڑی پر سوار ہوا۔ اور گاڑیبان کو ہارس مونگرلین کے جیلخانہ کی طرف چلنے کا حکم دیا۔

باب ۴۸ بھائیوں کی ملاقات

لیڈی ہیسٹ فیلڈ اور ارل آف ایلنگھم کے درمیان جو ملاقات ہوئی۔ وہ خاصی طویل تھی چنانچہ جس وقت ارل ہارس مونگرلین کے جیلخانہ میں پہنچا۔ تو سہ پہر کے تین بجے کا

وقت تھا۔

اس نے داروغہ جیل سے ٹامس رین فورڈ سے ملنے کی اجازت چاہی اور اگرچہ بلا قاعدہ قیدیوں کو قید ہونے کے ساتھ آہنی پھاٹک کے باہر کھڑے ہو کر گفتگو کرنیکی اجازت ہوتی ہے۔ تاہم لارڈ ایلینگھم کی وجاہت اور اس کے مڈل سکس میں آنریری مجسٹریٹ ہونے کیوجہ سے اُسے رہزن کی کوٹھڑی میں جانے کی اجازت دی گئی۔

رینفورڈ میز کے قریب جس پر اس کا کھانا بدستور پڑا ہوا تھا۔ اور اس میں سے اُس نے ایک نوالہ بھی نہیں لیا تھا۔ بحالت فکر بیٹھا تھا ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ اور اب پھر دُہرانا چاہتے ہیں۔ کہ اُسے بحالت موجودہ اپنی ذات کی نسبت ذرا بھی تشویش نہ تھی لیکن وہ اپنی زندگی کے معرض خطر میں ہونے اور آزادی کے کھوئے جانیکی وجہ سے اپنے متعلقین کی نسبت بہت فکرمند تھا جس وقت ارل آف ایلینگھم اسکی کوٹھڑی میں داخل ہوا۔ تو وہ متعجب ہو کر اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

ارل اس سے مخاطب ہو کر نرمی اور افسردگی کے لہجہ میں کہنے لگا "مسٹر رینفورڈ تم مجھے یہاں آتے دیکھ کر متعجب معلوم ہوتے ہو"

وہ کہنے لگا "بیشک مائی لارڈ۔ آپکی تشریف آوری سراسر خلاف توقع ہے"

"حالانکہ اگر وہ بات جو تم نے لیڈی ہیٹ فیلڈ سے کہی تھی۔ صحیح ہو۔ تو میرا یہاں آنا فرض میں داخل تھا"

"آہ! تو کیا اُس نے آپکو وہ حالات بتا دیئے ہیں؟" قیدی نے چونک کر کہا۔

امیر موصوف کہنے لگا "مجھے اس کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ تم میرے ایک نہایت قریبی رشتہ دار ہونیکا دعوےٰ رکھتے ہو" یہ کہتے ہوئے لارڈ ایلینگھم کی آواز میں دلی جذبات کے زیر اثر کپکپی پیدا ہو گئی۔ کیونکہ ہمارے ناظرین کو اسکی نسبت جو حالات معلوم ہوئے ہیں۔ ان کی بنا پر وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ وہ طبعاً ایک فیاض شخص تھا۔

رینفورڈ نے جواب دیا "مائی لارڈ یہ امر واقعہ ہے کہ اگرچہ ہماری مائیں جُدا جُدا تھیں۔ لیکن والد دونوں کا ایک تھا"

ارل نے جلدی سے پوچھا "کیا یہ صحیح ہے؟... کیا یہ حقیقت میں صحیح ہے؟"

رینفورڈ سنجیدگی کے لہجہ میں کہنے لگا۔ "اسوقت جیلخانہ کی کوٹھڑی میں جہاں

ایک امیر کبیر ایک مبتلائے مصیبت رہزن کے سامنے کھڑا ہے۔ میں اُس خلاقِ عالم کو جو سب کا غیب دان ہے۔ حاضر و ناظر سمجھ کر کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا۔ وہ بالکل درست ہے۔" اور یہ کہتے ہوئے اُس نے اپنا کوٹ اُتار کر دائیں بازو کا نشان ارل کو دکھایا۔ امیر موصوف کی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے بہ رہے تھے۔ اس نے صرف اتنا کہا "یہ بالکل درست ہے۔ اس میں شبہ کی ذرا بھی گنجائش نہیں"۔ اور اسکے بعد مالدار امیر اور حقیر رہزن جیلخانہ کی کوٹھڑی میں ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔

آخر جب اس ملاقات کا جوش فرو ہؤا۔ تو آرتھر کہنے لگا "بھائی افسوس کہ آج اوّل مرتبہ ہماری ملاقات کیسے رنجدہ حالات میں ہوئی"۔

رینفورڈ نے کہا "آرتھر میری خاطر کسی رنج کو اپنے دل میں جگہ نہ دو میری قسمت کا بہت جلد فیصلہ ہو جائیگا۔ اور انجام خواہ کچھ ہو۔ میں مردانہ وار اس کے لئے تیار ہوں"۔

لارڈ ایلینگھم نے اسکا ہاتھ بڑی گرمجوشی کے ساتھ دبایا اور کہنے لگا "تم اس قسم کی مایوسانہ باتیں نہ کرو میرے پاس روپیہ ہے میں تمہارے مستغیثوں کو اسکے زیر اثر مقدمہ سے دست بردار ہونے پر آمادہ کرونگا میرا ذاتی اثر بھی کچھ کم نہیں ہے۔۔۔"

رہزن نے کہا "آرتھر اگر میں تم سے یہ کہوں کہ تم روپیہ اور اثر دونوں چیزوں سے کام لو تو یہ محض اس کی خاطر ہے۔ جسے مجھ سے بیحد محبت ہے اور جسکی خاطر میں اپنی زندگی کو برقرار رکھنا چاہتا ہوں ورنہ اپنی ذات کی مجھے چنداں پروا نہیں"۔

ارل نے کہا "میں تمہارا مطلب سمجھ گیا۔ تم مسٹر اسٹیفرڈ کی ڈینا کی طرف اشارہ کرتے ہو لیکن ایک اور ہستی بھی ایسی ہے جس کیلئے تمہیں زندہ رہنا اور آزادی کی خوشی حاصل کرنا چاہیئے۔ وہ تمہارا اپنا چھوٹا بھائی ہے۔ جو اسوقت تمہارے سامنے کھڑا ہے۔ اُس باپ کی قسم۔ جو ہم دونوں کے وجود کا باعث تھا۔ میں کبھی تمہارا ساتھ نہ چھوڑونگا"۔

رینفورڈ نے کہا "پیارے آرتھر تمہاری عنایات مجھے اپنے بوجھ کے نیچے دبا رہی ہیں۔ اور باوجود اسکے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر تم سارے حالات سے خبردار ہو تو تم سمجھ لو کہ میں تمہاری ہمدردی کا بالکل ہی غیر مستحق نہیں ہوں۔ اس لئے بیٹھ جاؤ۔ تاکہ میں دکھا دوں۔ کہ اگرچہ میں ایک بدنام اور برباد شخص ہوں۔ لیکن میرے اندر بھی اونچے جذبات موجود ہیں"۔

ارل نے کوٹھڑی کے اندر پڑی ہوئی دو کرسیوں میں سے ایک اپنی طرف کھینچ لی۔ دوسری پر ریڈفورڈ پاس ہی بیٹھ گیا۔

اسکے بعد ریمنڈ کہنے لگا" میں جانتا ہوں تم میری سرگذشت کے بڑے حصہ سے واقف ہو۔ کیونکہ سات آٹھ سال کا عرصہ گذرا آکسفورڈ کے قریب تمہاری ایک جپسی عورت سے ملاقات ہوئی تھی جس نے تمہیں بتایا تھا۔۔۔"

ارل نے قطع کلام کرکے کہا" بیشک وفادار میرانڈہ نے مجھے سارے حالات سے جو اُسے معلوم تھے۔ واقف کر دیا تھا۔ لیکن اس زمانہ میں اس نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ تم عرصہ سے مر چکے ہو"

ریڈفورڈ کہنے لگا" یہ درست ہے۔ لیکن تھوڑی مدت گذری میری اس سے ہمپ شائر میں پھر ملاقات ہوئی تھی۔ اتفاقیہ طور پر ہمارے درمیان گفتگو شروع ہو گئی میری زبان سے بیخبری میں ایک دو کلمات ایسے نکل گئے۔ جنہیں سنکر اس نے مجھ سے چند سوالات کئے۔ پھر وہ گھبراہٹ اور اضطراب کی حالت میں کہنے لگی۔ تم ذرا مجھے اپنا دایاں بازو ننگا کرکے دکھاؤ۔ چنانچہ میں نے ایسا کیا۔ اور اسکے بعد اسکی زبانی مجھے اپنی پیدائش کے متعلق سارے حالات معلوم ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب میرانڈہ بہت سخت بیمار ہوگئی تھی۔ اور اُسے ہذیان ہونے لگا۔ تو جپسیوں نے یہ سمجھکر کہ یہ بچہ ہماری قوم سے نہیں ہے۔ اور اسلئے ایک بوجھ کا درجہ رکھتا ہے۔ بچے کو وہاں سے کسی اور مقام پر پہنچا دینے کا فیصلہ کرلیا۔ چنانچہ ان میں سے ایک مجھے ونچسٹر کے پاس جسکے باہر وہ ان دنوں ٹھہرے ہوئے تھے۔ چھوڑ آیا۔ اسکے بعد مجھ پر کیا بیتی۔ اسکے بیان کیلئے وقت نہیں ہے۔ میری سرگذشت بہت پُراسرار اور عجیب ہے۔ اور میں اسکا چند لفظوں میں ذکر نہیں کرسکتا۔ البتہ اس بات کا میں تم سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر قانون کا تقاضا یہ ہوا کہ میں اپنے جرائم کے تاوان میں سرکاری جلاد کے ہاتھوں سے گذروں۔ تو میں اس سرگذشت کو تمہارے مطالعہ کے لئے مفصل لکھکر چھوڑ جاؤں گا"

"ڈوٹا مس ایسی باتیں نہ کرو" آرتھر نے کہا" میں اب بھی تمہیں بچالونگا۔ خواہ مجھے اس کیلئے بادشاہ سلامت کے قدموں میں دوزانو ہو کر یہ نہ کہنا پڑے کہ ریڈفورڈ میرا اپنا بھائی ہے"

رشفورڈ نے سنجیدگی کے لہجہ میں کہا "اسکی خاطر جسے مجھ سے محبت ہے میں دعا
کرتا ہوں کہ تمہیں اس میں کامیابی ہو۔ لیکن میں اپنی داستان کا تھوڑا سا اور حصّہ اس وقت
بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں معلوم ہوتا ہے جب میرانڈہ صحتیاب ہوئی۔ تو جپسیوں نے اُسے
میری نسبت غلط فہمی میں ڈالنے کیلئے میری موت کا قصّہ گھڑ لیا۔ چنانچہ چند ماہ پہلے
تک جب میری اُس سے گفتگو ہوئی۔ وہ اس دھوکا دہی کی نسبت بالکل لاعلمی کی حالت
میں تھی۔ اس گفتگو کے دوران میں اُسے میری زندگی اور مجھے اپنی سرگذشت کا علم ہوا۔
میرانڈہ نے مجھے یہ بھی بتایا کہ جمن لوزر ابھی تک زندہ ہے۔ اور لندن میں بہت سا مال و
دولت رکھتا ہے۔ وہ ابھی دلخواہ لندن سے گئی تھی۔ اور رفع استعجاب کیلئے اس نے لوزر
کی نسبت لوگوں سے سوالات پوچھے تھے اس ذریعہ سے جو کچھ اُسے معلوم ہوا۔ وہ اُس نے میرے
سامنے بیان کر دیا۔ اس وقت مجھے خیال آیا۔ کہ بہتر ہو۔ میں لندن جا کر کسی طرح اُس
شخص سے ملوں۔ جو میرے ورثہ پر قابض ہو چکا ہے۔ اور ایسے موقعہ کا منتظر رہوں جسکی
بدولت وہ رقم جو در اصل میری تھی مع سود در سود اس سے حاصل ہو جائے۔ مجھے میرانڈہ کی
زبانی یہ بھی معلوم ہوا کہ میری غریب ماں کے کپڑوں میں اسکی موت کے بعد بعض کاغذات
پائے گئے تھے جنکو لوزر نے بڑے شوق سے پڑھا۔ اور حفاظت سے رکھ لیا تھا۔ اسلئے
میں اس فکر میں ہوا۔ کہ کسی طرح ان کاغذات اور اس روپیہ کو جو حقیقت میں میرا
ہے۔ اس سے حاصل کر دوں۔ اگر وہ کاغذات کسی طرح دلچسپ اور مفید ثابت ہوں۔
تو بہتر اگر نہ ہوں۔ تو پھر بھی ان پر قبضہ کرنے میں حرج نہ ہوگا۔ اسی نیت سے میں
لندن آیا۔ اور ڈلک نامی ایک پرانے دوست کی معرفت جو جمن لوزر کا بھی شناسا
تھا میری اس سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ایک خاص طریق پر اسکے سامنے اپنی خدمات
پیش کیں۔ جسے اس نے منظور کر لیا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ وہ میرے لئے کام تجویز کیا کرے۔
اور میں لوٹ مار کر کے لاؤں۔ اسکی شرائط اس قدر جابرانہ تھیں کہ میں انہیں
مضحکہ خیز سمجھتا۔ اگر ان کی تہہ میں مجھے اپنا مدعا درپیش نہ ہوتا۔ وہ موقعہ جس کی
میں تلاش میں تھا امید سے پہلے مجھے مل گیا۔ مجھے اپنی کوشش میں پوری کامیابی
حاصل ہوئی۔ اس کے جمع کردہ خزانہ سے میں بڑی رقم اٹھا لایا۔ اور وہ کاغذات
بھی جنکا میں نے حوالہ دیا ہے۔ مجھے مل گئے۔"

ارل نے پوچھا۔ "کیا وہ کارآمد کاغذات تھے؟"

ٹام رین نے جواب دیا "آرتھر۔ وہ ایسے قدر بیش قیمت کاغذات ہیں۔ کہ انگلستان میں میری بجائے کوئی اور ہوتا۔ تو اس عظیم موقعہ سے جو اسطرح اُسے حاصل ہوتا۔ ضرور فائدہ اُٹھاتا۔ لیکن میری نگاہ میں ان کاغذات کی بدولت خیرگی پیدا نہیں ہوئی۔ اور نہ میں ان کی ترغیب میں آیا۔ میں جانتا تھا کہ میں ایک بدنام۔ تباہ حال شخص ہوں۔ میرے افعال بدکا شمار نہیں۔ اسکے علاوہ آرتھر مجھے تمہارے ساتھ فیاضانہ ہمدردی تھی۔ اور میں ایلنگھم کے قابل فخر نام کو داغ لگانا نہیں چاہتا تھا۔"

رتھفورڈ نے جس مؤثر لہجے میں یہ الفاظ کہے تھے۔ اس سے متعجب ہو کر ارل نے کہا۔ "پیارے بھائی۔ یہ تم کیا کہتے ہو؟"

ذلیل رہزن امیر کبیر سے مخاطب ہو کر بولا "میرا مطلب یہ ہے کہ گذشتہ چند دن کے عرصہ میں ایک ایسا عظیم الشان ثمر میری رسائی میں تھا۔ اور اب بھی ہے کہ جسے میں ہاتھ پھیلا کر فوراً ہی حاصل کر سکتا ہوں۔ وہ ثمر جسکے حاصل کرنیکو لوگوں کی عمریں ضائع ہو جاتی ہیں۔ کیا یہ بتانا ضروری ہے کہ وہ ثمر ایلنگھم کا قابل فخر لقب اور اس کی عظیم الشان دولت ہے۔"

"ٹامس۔ پیارے بھائی" ارل نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔ اور اسکے ساتھ ہی ایک عجیب شبہ اس کے دل میں پیدا ہو گیا۔

رتھفورڈ پھر کہنے لگا "ہاں میں اگر چاہتا۔ تو تمہارے خطاب اور تمہاری دولت دونوں پر قابض ہو سکتا تھا لیکن مجھے ان میں سے کسی کی بھی ضرورت نہیں بات یہ ہے کہ بنجمن لوئز کے کاغذات میں ایک ایسا کاغذ ہے جسکی بدولت میں ایک اور شخص کی ذات کو قربان کر کے لارڈ کا قابل فخر رتبہ اور دولت حاصل کر سکتا ہوں لیکن ایسا کرنے کیلئے ضروری تھا۔ کہ تمہارے حق کو چھپایا جائے کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ آئیوبیا مینرز کی میرے والد سے جائز طور پر شادی ہو چکی تھی۔ اور اس نے کونٹس آف ایلنگھم کا رتبہ حاصل کر لیا تھا۔ اسلئے اے آرتھر میں جائز طور پر پیدا شدہ تمہارا بڑا بھائی ہوں"

"اوہ! میں یہ کیا سنتا ہوں" آرتھر نے متعجب ہو کر کہا۔ "اور اس سے تمہاری کتنی عظیم فیاضی ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن پیارے بھائی یہ نہ خیال کرو۔ کہ تمہاری زبانی یہ سُنکر

مجھے کسی قسم کا رنج پہنچا ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ جاننا کہ والد نے دم آخر میں تمہاری ماں سے انصاف کا سلوک کیا۔ اور اپنے طرزِ عمل سے اپنے آپکو اس سے کم خطاوار بنایا جسقدر کہ وہ بادی النظر میں معلوم ہوتے تھے میرے لئے اسقدر حقیقی اطمینان اور راحت کا موجب ہے کہ میں دولت اور رتبہ سے دست بردار ہوکر بھی اسے حاصل کرنیکو تیار ہوں۔"

ریفورڈ کہنے لگا "آرتھر تمہاری طرف سے غیر معمولی فیاضی کا اظہار ہو رہا ہے۔ لیکن میں یقین دلاتا ہوں۔ کہ وہ نشان امارت جو تمہاری پیشانی کو زیب دیتا ہے۔ اور وہ دولت جسے تم رفاہ عام کے بیشمار کاموں میں صرف کر رہے ہو۔ تمہیں کو مبارک رہے۔ آرتھر مجھے نہ رتبہ کی پروا ہے۔ نہ دولت کی چاہ۔ اور اگر ان میں سے کبھی کسی کی خواہش دل میں پیدا ہوئی بھی ہو۔ تو وہ فضول اور بے اثر خواہش اسوقت کس کام کی ہے کیونکہ تم دیکھتے ہو میں جیلخانہ کی کوٹھڑی میں زیر حراست پڑا ہوں مجھ پر ایک خوفناک الزام لگایا گیا ہے۔ اور میری زندگی خطرہ میں ہے۔ اگر تمہاری کوششوں سے میری جان بچ بھی گئی۔ تو کیا میرے لئے ضروری نہ ہوگا کہ اپنے آبائی وطن سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہو جاؤں کیونکہ اگرچہ تم ان شخصوں کو جو اس مقدمہ کی تہہ میں ہیں سر دست کارروائی سے دست بردار ہونے کیلئے آمادہ کرلو۔ یا وہ معاملات کو حد انتہا تک پہنچا دیں۔ اور تمہاری اپنی کوشش سے دم آخر میں میری جان بچ جائے بہرحال میں اس انگلستان میں نہیں رہ سکتا۔ حراست سے نکل کر میرے لئے اس ملک میں رہتے ہوئے دوبارہ نیکنامی حاصل کرنا غیر ممکن ہے۔ اور اگر مجھے سزائے موت دی گئی۔ اور پھر تمہاری کوششوں سے معافی ملی۔ تو کیا اسکے ساتھ سرکاری طور پر یہ شرط عائد نہ کی جائیگی کہ میں اپنی بقیہ عمر انگلستان سے باہر بسر کروں۔ اسلئے اے آرتھر اگر انگلینڈ کے قابل فخر لقب کو حاصل کرنیکی میرے دل میں خواہش بھی ہوتی۔۔۔ اگر میں اس تاج امارت کو جو تمہاری پیشانی کو زیب دیتا ہے۔ حاصل کرنیکی چاہ رکھتا۔ تو اسکے زیر اثر کوئی کوشش کرنا سراسر دیوانگی میں داخل تھا۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ مجھے نہ دولت اور نہ رتبے کی پروا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی نہ حالات اسکا تقاضا کرتے ہیں نہ طبیعت ہی یہ چاہتی ہے۔ کہ جو اعزاز اور دولت تمہیں حاصل ہے میں اس میں خلل انداز ہوں۔۔۔"

ارل کہنے لگا "افسوس کہ ہماری ملاقات بھائیوں کی حیثیت میں اس سے پہلے نہ ہوئی۔ ڈامس ہرچند کہ کئی طرح کے جرم تم سے منسوب کئے جاتے ہیں تاہم امر واقعہ یہ ہے۔ کہ تمہاری

طبیعت نہایت فیاض اور تمہارے خیالات بہت بلند ہیں۔ آہ! اب میں سمجھ گیا کس لئے تم شب گذشتہ کو لیڈی ہیٹ فیلڈ کے مکان پر مضطرب نظر آتے تھے۔ اور کس لئے تم نے یہ بات کہی تھی کہ میں اس مکان سے نکلنے کی اجازت صرف تم سے چاہتا ہوں۔ کوئی اور ہوتا تو اس سے بزور حاصل کرتا۔ میری حماقت دیکھو کہ میں جوش میں آکر تم پر ہاتھ اُٹھا رہا تھا۔ مگر کیا بات ہے کہ جو حالات تم نے بتائے ہیں وہ اُسوقت ظاہر نہ کر دیئے؟"

ہیفورڈ نے جواب دیا۔ "اے بھائی میری پیدائش کا راز تمہیں ہرگز میری اپنی زبان سے معلوم نہ ہوتا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ تمہیں معلوم ہو میرا ایک ایسا رشتہ دار ہے۔ جسکے افعال کو دیکھ کر ندامت محسوس ہوتی ہے۔ لیڈی ہیٹ فیلڈ کے روبرو یہ اظہار اس غرض سے کرنا پڑا کہ ..."

لارڈ ایلنگھم افسردگی کے لہجہ میں بولا۔ "پیارے بھائی۔ ان باتوں کو جانے دو میں کبھی حالت میں تمہیں ملامت نہیں کر سکتا۔ اگرچہ باوجود اسکے تمہیں معلوم نہیں مجھے اس عورت سے کس قدر محبت تھی۔ اور اب بھی ہے۔ افسوس کہ اس بارہ میں میری امیدیں ... لیکن آؤ ہم اس مضمون کو بدل دیں۔" اس نے جلدی جلدی رُک رُک کر کہا۔ "تم مجھے یہ بتاؤ۔ میں اُس پیچ کو کم کرنے کیلئے کیا کر سکتا ہوں۔ جو ہماری گفتگو پر اُسے محسوس ہوتا ہے جسکا تم نے پیشتر حوالہ دیا۔ کیا تم اسکے پاس کوئی پیغام پہنچانا چاہتے ہو؟"

ہیفورڈ ایک لحظہ بھر سوچ کر کہنے لگا۔ "ہاں بہتر یہی ہے کہ تم اُس سے ملو۔ اسے میری طرف سے کہنا کہ وہ ان تمام کاغذات کو تمہارے حوالے کر دے جن میں ہمارے والد کی میری ماں کے ساتھ شادی کا ذکر درج ہے اور میری پیدائش کا بھی ذکر موجود ہے۔ وہ میرے سارے معاملات سے خبردار ہے۔ پہلے میرا ارادہ تھا کہ ان کاغذات کو اپنے پاس رکھوں کسی خاص مطلب کو پورا کرنے کیلئے نہیں۔ نہ انہیں استعمال کرنے کی غرض سے۔ بلکہ اس ناقابل بیان خواہش کو پورا کرنے کیواسطے جو بعض اوقات ضعیف سے مضبوط دل انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ میں چند دن سے عرصہ ہوا یہاں سے جانے کی تیاری کر چکا تھا اور سوچتا تھا کہ کسی غیر ملک میں پہنچکر میں اپنی ولادت اور ولدیت کے متعلق ان کاغذات کو دیکھ کر خوش ہوا کرونگا۔ اسکے علاوہ شاید یہ خیال میرے ان کاغذوں کو اپنے پاس رکھنے کا مقتضی ہوا ہو۔ کہ میں اپنے آپ سے کہہ سکونگا کہ ایک عظیم الشان خطاب اور شاہانہ دولت میری گرفت میں ہے۔ لیکن میں ان پر قابض

ہونا نہیں چاہتا کیونکہ میں اس رتبہ کے لائق نہیں اور نہ مجھے دولت کی پروا ہے لیکن اب میرا انجام خواہ کچھ ہو۔ مناسب یہی ہے کہ ان کاغذات کو تلف کر دیا جائے۔ وہ جسکے پاس یہ کاغذات محفوظ ہیں۔ مجھ سے بحد محبت کرتی ہے۔ . . . وہ میری پرستار ہے لیکن اس میں ایک کمزوری ہے۔ جو پہلے بھی ایک موقعہ پر باعث تشویش ہو چکی ہے یعنی یہ کہ وہ بھڑکیلے لباس قیمتی زیورات اور ایسے سامان نمود کی بہت خواہشمند ہے جو اکثر عورتوں کے دلوں میں چکاچوند پیدا کر دیتا ہے۔ یہ جذبہ اسکے دل میں اسقدر زوردار ہے۔ کہ اس کی باقی خوبیوں پر بھی حاوی ہو جاتا ہے۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ وہ کاغذات اسکے قبضہ میں نہ رہیں بہتر ہو کہ انہیں فوراً تلف کر دیا جائے۔ تاکہ کوئی وقت ایسا نہ آئے کہ وہ کسی ناقابل فرد کے زیر اثر اُن سے کوئی بیجا کام لینے پر آمادہ ہو۔ بس اگر تم میری دلی تشویش کو ایک حد تک رفع کرنے کے خواہشمند ہو۔ تو مہربانی سے فوراً اس سے ملو۔ جب تم وہ ساری باتیں جو ہمارے درمیان ہوئی ہیں۔ اُسے بتا دو گے تو وہ ضرور تمہیں وہ کاغذات دیدیگی۔ اس کے بعد تم نے انہیں پڑھ کر جلا دینا . . . "

لارڈ ایلنگھم نے کہا "ڈاما مسں میں ہر بات تمہارے کہنے کے مطابق کرونگا لیکن مجھے ان کاغذات کو جلانے سے معذور سمجھو کہ تم اگر ناراض ہو۔ تو مجھے بھی ایک حد تک انصاف پسند ہونا چاہیئے میں ان کاغذات کو تمہارے لئے بحفاظت رکھونگا۔ تاکہ شاید کبھی وہ وقت آئے جب تمہارا ارادہ بدل جائے۔ اور تم ان کاغذات کو حاصل کرنا یا ان سے کام لینا ضروری سمجھو۔"

رینفورڈ تلخی کے لہجہ میں کہنے لگا "کیا تم یہ خیال کرتے ہو۔ کہ اگر قسمت میری یاور ہو تو میں اُس نشان امارت کو جو تمہیں زیب دیتا ہے چھین لونگا۔ آہ نفر اگر واقعی تمہارا یہ خیال ہے۔ تو تم مجھ سے سخت ناانصافی کرتے ہو۔"

امیر موصوف نے پُرجوش لہجہ میں کہا "خدا شاہد ہے کہ میں عمداً ایسا نہیں کرتا لیکن انصاف چاہتا ہے . . . "

"خیر جیسے تمہاری مرضی ہو اُسی طرح کرو۔" رینفورڈ نے اس گفتگو کو ختم کرنے کیلئے کہا "تم ان کاغذات کو حاصل کر لو کیونکہ میں جانتا ہوں اگرچہ اُسے مجھ سے بحد محبت ہے تاہم اس کی نسبت وہ تمہارے پاس زیادہ محفوظ رہینگے۔ اور اب میں چاہتا ہوں کہ تم پر ایک اور راز ظاہر کردوں۔ جو اس عورت کے متعلق ہے جس سے تم اب ملنے جا رہے ہو

وہ ایک حیرت خیز راز ہے ... "

" اسٹھر کے متعلق "؟ ارل نے جلدی سے پوچھا۔

" پھر وہی نام!" رینفورڈ نے گھبرا کر کہا " آسٹھر کی کل رات میں نے تمہیں اس بات کا یقین نہیں دلایا تھا کہ اسٹھر اتنی ہی پاکباز اور بے عیب ہے جتنا کسی عورت کیلئے ہونا ممکن ہے۔ وہ غریب تو میری صورت تک سے ناواقف ہے عنقریب تم خود یہ معلوم کر سکو گے۔ کہ میں نے تمہیں کسی مغالطہ میں نہیں ڈالا۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں زیادہ عرصہ شش و پنج میں نہ رکھوں ... "

عین اس وقت ایک پہرہ دار کمرہ میں داخل ہوا اور کہنے لگا " اس ملاقات کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وقت پہلے ہی بہت گزر گیا ہے۔ اور اب سارے قیدیوں کی کوٹھڑیوں کو مقفل کیا جا رہا ہے۔ "

رینفورڈ نے آواز دبا کر اپنے بھائی سے کہا " مجھے امید ہے تم کل پھر ملنے آؤ گے۔ اسوقت تم مکان نمبرہ برینڈن سٹریٹ لاکس فیلڈس کو جاؤ۔ وہ یہاں سے بہت دور نہیں ہے۔ وہاں پر مسز رینفورڈ کا پتہ پوچھ لینا۔ "

ارل نے اسکا ہاتھ اس انداز سے دبایا۔ گویا یقین دلانا چاہتا تھا کہ تمہاری ہدایات پر پورے طور سے عمل کیا جائیگا۔ چونکہ پہرہ دار اب بہت بےچین نظر آتا تھا نوجوان امیر ملاقات کو طول دئیے بغیر وہاں سے رخصت ہو گیا۔

مگر قدرت کو یہ منظور نہ تھا۔ کہ اسٹھر ڈی مڈینا کے متعلق اس عجیب و غریب راز کا حل اس قدر جلد منکشف ہو جاتا جتنا ارل آف المنگھم کو امید تھی۔ جیلخانہ سے باہر نکلا۔ تو اس نے دیکھا کہ پھاٹک کے قریب ایک کریہ المنظر شخص ادھر ادھر آوارہ پھر رہا ہے لیمپ کی روشنی میں امیر موصوف نے پھاٹک سے نکلتے وقت اس کا چہرہ دیکھا۔ تو وہ بہت نفرت انگیز نظر آیا۔

واضح رہے کہ جن واقعات کا اس باب میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ سب موسم سرما میں ظہور پذیر ہوئے تھے جبکہ شام کے چار بجے ہی تاریکی پھیلنے لگتی ہے۔ اور اس وقت قریباً چھ بجے کا وقت تھا۔ اور ہر طرف دھند چھائی ہوئی تھی۔

جیلخانہ کے پھاٹک سے نکل کر ارل جلد جلد قدم اٹھاتا ایکطرف کو چلا۔ اور قریباً

تیس گز کے فاصلہ پر پہنچکر اس نے ایک راہرو سے لاکس فیلڈس کا راستہ پوچھا۔ یہ شخص چونکہ اجنبی تھا۔ اس لیئے راستہ نہ بتا سکا۔ لیکن فوراً ہی ایک اور شخص نے آگے بڑھ کر کہا۔ "جناب میں آپ کو راستہ بتا تا ہوں"۔

لارڈ ایلنگھم نے ہارس مونگرلین کی ایک کھڑکی سے نکلنے والی روشنی میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ وہی بدنما شخص ہے۔ جسے اس نے جیلخانہ کے پھاٹک میں سے دیکھا تھا۔ ایک لمحہ کیلیئے اس نے اسکے ساتھ جانے میں تامل کیا لیکن فوراً ہی اپنے مبہم خطرے سے شرمسار ہو کر وہ شخص مذکور کے ہمراہ ہو لیا۔

وہ یہ کہہ کر پیچھے مڑا "آپ غلط راستہ پر چل رہے ہیں۔ لاکس فیلڈس کو جانے کا راستہ جیلخانہ کے پچھلی طرف کو ہے"۔

چنانچہ ارل کو ساتھ لیکر وہ ہارس مونگرلین کے راستہ ہارپر سٹریٹ کیطرف ہو لیا لیکن جیلخانہ کی دیوار کے ساتھ ساتھ گذرتے وقت آرتھر نے دیکھا کہ دو تین اور آدمی تھوڑے تھوڑے فاصلے سے آوارہ پھر رہے ہیں اور اُسے یہ بھی معلوم ہوا کہ انکے پاس سے گذرتے وقت وہ شخص جو اُسکے ساتھ ساتھ جا رہا تھا۔ ایک خاص انداز سے کھانستا۔

اب باوجود بڑی کوشش کے ارل کے دل میں از خود تشویش پیدا ہونے لگی لیکن پھر بھی نہ وہ پیچھے مڑا۔ نہ اس نے اپنے رہبر سے کسی طرح کا سوال پوچھا۔

یکایک کسی نے اُسے پیچھے سے پکڑ لیا۔ ایسا معلوم ہوا گویا کسی نے اسے زور کا دھکا دیا ہو اسکے ساتھ ہی ایک مضبوط ہاتھ اسکے منہ پر رکھ دیا گیا اس نے رہائی کیلیئے بہت جدوجہد کی۔ لیکن اسکا صبر بھی الٹا اسی پر ٹوٹ پڑا۔ اب وہ چار طاقتور شخصوں کے قابو میں تھا جنکی متفقہ قوت کا مقابلہ کرنا صریحاً غیر ممکن تھا۔

باوجود اس کے اُس نے اُمید کو ہاتھ سے نہ دیا اور ایکبار دشمن کا ہاتھ منہ سے ہٹانے میں کامیابی حاصل کرکے اُس نے مدد کیلیئے زور کی چیخ ماری لیکن اسکے ساتھ ہی کسی نے پستول کا سرا بڑے زور کیساتھ اسکے سر پر رسید کیا۔ اور وہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔

جب اُسکی آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہے کہ کسی انتہا درجہ کے تاریک مقام میں پڑا ہوا ہے اور نیچے کوئی کھردرا سا بچھونا ہے۔ اِدھر اُدھر ہاتھ پھیلائے۔ تو اسکا دایاں ہاتھ ایک سخت پتھریلی دیوار کیساتھ لگا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور اس نے بڑی احتیاط سے دونو

ہاتھ دائیں بائیں طرف پھیلائے۔ لیکن یہ خوفناک گریز اسرار حقیقت جلدی ہی اس پر واضح ہوگئی۔ کہ میں ایک تنگ قید خانہ میں محصور ہوں۔

لیکن یہ کونسا مقام ہے ؟ ... کس شخص نے مجھے یہاں قید کیا ؟ ... کس مطلب کے لئے ایسا کیا گیا ؟ ... یہ سوالات تھے۔ جو رہ رہ کر اسکے دل میں اُٹھتے تھے۔ اور ان کا کوئی جواب بن نہ آتا تھا۔

نوجوان امیر قید خانہ اور اپنے خیالات کی تاریکی میں بےبس اور بیکس پڑا ہوا تھا۔

باب ۴۹ رنج دہ گفتگو

جس روز یہ واقعات ظہور میں آئے۔ اسی کی صبح کو مسز سلنگسبی کے مکان واقع اولڈ برلنگٹن سٹریٹ میں مسٹر کلیرنس ڈلیرزا اور اس کی عزت دار پھوپھی کے درمیان ملاقات ہوئی۔ کلیرنس ڈلیرز قریباً ۹ بجے اسکے مکان پر پہنچا۔ کیونکہ اس اطلاع کیوجہ سے جو اسے اس شخص سے حاصل ہوئی۔ جسے وہ ابتک کپتان سپارکس ہی سمجھتا تھا۔ اور جسکے شب گذشتہ کو گرفتار ہونیکی اُسے مطلق خبر نہ تھی۔ اُسے رات بھر بےچینی رہی اور نیند نہ آئی۔

جب وہ اس مکان پر پہنچا۔ تو مسز سلنگسبی ایڈیلائس اور روز امنڈ تینوں ایک پُرآسائش چھوٹی سی نشستگاہ میں بیٹھی تھیں۔ پہلے تو ان میں اسقدر غیر معمولی سویرے جبکہ اسکے دفتر واقع سمرسٹ ہوس کو جانیکا وقت تھا۔ اسکے خلاف معمول وہاں آنے پر بڑی بےچینی کا اظہار ہوا۔ اور دونوں بہنوں کو یہ تشویش پیدا ہوئی کہیں ہمارے والد کو ہماری چالے سکونت کا علم ہو گیا ہو۔ لیکن اس نے جلدی ہی یہ کہہ کر ان کا اطمینان کرا دیا۔ کہ آج دفتر میں تعطیل تھی۔ اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ صبح کا کھانا آپ ہی کیساتھ مل کر کھاؤں۔

مسز سلنگسبی کہنے لگی "کلیرنس میں تمہیں خوش آمدید کہتی ہوں" ایڈیلائس بھی اپنے عاشق کی اس غیر متوقع آمد سے اس قدر خوش ہوئی۔ کہ اس کے رخسار دنکی سرخی بڑھ گئی اور آنکھوں میں خوشی کی چمک پیدا ہونے سے اس کا حسن دوبالا ہو گیا۔

لیکن روز امنڈ اگرچہ مسکرانے اور خوش و خرم ہونے کی کوشش کرتی تھی۔ تاہم اُس کی اُداسی اور افسردگی قائم رہی۔

کلیرنس کہنے لگا "کل رات میری کپتان سپارکس سے ملاقات ہوئی تھی۔ معلوم ہوا وہ امریکہ کو جا رہے ہیں۔ وہ مجھ سے الوداعی ملاقات کرنے آئے تھے۔ اور تھوڑا سا کام بھی میرے ذمہ ڈال گئے ہیں۔ جسے میں نے خوشی سے منظور کر لیا"۔

مسز سلنگسبی بولی "اور ہم نے پادری ساکنز کی زبانی ایک نہایت خوشگوار اور پر لطف وعظ سنا"۔

ولیرز نے اپنی پھوپھی کی طرف دیکھے بغیر کھانے کی چیزوں پر نظر لگائے ہوئے کہا "کیا وہاں مسٹر شیپ شینکس بھی موجود تھے؟"

مسز سلنگسبی سنجیدگی اور ملامت کے لہجہ میں کہنے لگی "کلیرنس تمہارا سوال عاقبت نااندیشانہ ہے۔ بلاشبہ تم نے یہ بات مذاقیہ لہجہ میں پوچھی ہے لیکن اسکی بدولت ان دلوں کو سخت رنج پہنچ سکتا ہے۔ جو دنیا کی بہتری کیلئے کوشاں ہیں۔ مسٹر شیپ شینکس نے ایسا طرز عمل اختیار کیا کہ اس سے مذہبی دنیا میں حیرت و رنج پیدا ہو گیا ہے۔ مسز ہنری کورٹنی نے جب یہ واقعہ سنا۔ تو انہیں بھی اس سے سخت صدمہ پہنچا تھا"۔

"اوہ ہنری کورٹنی کو"! کلیرنس نے لاپروائی سے کہا "حالانکہ میرا اپنا خیال یہ ہے کہ ان جیسے فیشن ایبل شخص کو شیپ شینکس یا ساکنز جیسے آدمیوں کی پروا نہیں"۔

مسز سلنگسبی کہنے لگی "کلیرنس آج تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ جتنی باتیں کرتے ہو۔ ان سے طنز اور لاپروائی کی بو آتی ہے"۔

"بالکل نہیں پھوپھی جان میرا اپنا خیال یہ ہے کہ جو شخص عیش پسندی کی زندگی بسر کرنیکا عادی ہو۔ جو پارٹیوں میں شریک ہوتا ہو۔ اور حصہ ولسیٹ اینڈ کے امرا کی صحبت میں رہے۔ اُسے اتنی فرصت کہاں مل سکتی ہے کہ مردم خوروں کیلئے کپڑا بہم پہنچانے والی انجمن کی کانفرنسوں میں حصہ لے"۔

مسز سلنگسبی کہنے لگی "کلیرنس تمہاری باتوں سے مجھے سخت تعجب ہوتا ہے کیا تم ایک قابل تعریف انسٹی ٹیوشن کو بدنام کرنے کیلئے اُسے مردم خوروں کو کپڑا بہم پہنچانیوالی انجمن کہہ رہے ہو؟ پہلے میں خیال کرتی تھی تمہارے دل میں اس ملک کی مذہبی اور بنی نوع انسان کی بہتری چاہنے والی جماعتوں کیلئے عزت اور احترام کا جذبہ موجود ہے۔ مگر..."

کلیرنس بدستور سرد مہری اور لاپروائی کے لہجہ میں بولا "پھوپھی جان اگر آپکو میری گفتگو سے

رنج پہنچا ہو۔ تو میں معافی چاہتا ہوں۔ بات یہ ہے اسوقت مجھے اُس جماعت کا صحیح نام یاد نہیں رہا تھا جس سے اُس بدمعاش اور ریاکار شیپ شینکس کا تعلق تھا"

مسز سلنگسبی حیرت میں تھی کہ آج اس شخص کی گفتگو کا لہجہ اتنا بدلا ہوا کیوں ہے۔ کہنے لگی "کلیرنس تم اتنے سخت الفاظ استعمال نہ کرو۔ ہرچند کہ مسٹر شیپ شینکس تمام صحیح الدماغ شخصوں کی نظر سے گر چکے ہیں تاہم معافی کا جوہر سچے عیسائی کے اندر موجود ہونا چاہیئے اور اسکا تقاضا یہ ہے کہ ہم شریر النفس شخصوں کی حرکات کو بھی درگذر کی نظر سے دیکھیں۔"

کلیرنس نے کہا "ممکن ہے۔ آپکا نقطہ خیال یہی ہو۔ لیکن میں تو ایمان کی بات کہتا ہوں کہ آج جب میں نے اخبارات میں ان واقعات کا حال پڑھا۔ تو اس بدمعاش شیپ شینکس کے خلاف اتنا غصہ آیا۔ کہ میں کہتا تھا۔ اُسے نیوگیٹ کے جیلخانہ میں بھی بھیجدیا جائے تو بیجا نہیں میری اپنی رائے یہ ہے کہ اگرچہ رہزنی ایک خوفناک جرم ہے۔ لیکن جو شخص مذہب کے پردہ میں لوگوں سے روپیہ ٹھگتا ہے۔ وہ کسی رہزن سے کہیں زیادہ مجرم اور قابل سزا ہے۔ پھوپھی جان میں ریاکاری کو سخت مکروہ اور قابل نفرت فعل سمجھتا ہوں اور ایک سمجھدار اور باخبر عورت کی حیثیت میں یقین ہے۔ آپ بھی میرے خیالات کی تصدیق کرینگی ... لیکن ذکر مسٹر ہنری کورٹنی کا تھا ..."

ایڈیلائس بالکل بھولے پن سے کہنے لگی "یہ مناسب نہیں کہ تم اُنکے خلاف کوئی بیجا لفظ کہو۔ کیونکہ روزامنڈ کی نظر میں ان کی عزت اور احترام بہت زیادہ ہے۔"

"اسلیئے کہ مسز سلنگسبی نے انکی نیکیوں، صفات حسنہ اور انکی خصلت کی میرے سامنے اتنی تعریف کی ہے کہ میں انہیں ایک نیک اور قابل عزت شخص سمجھنے لگی ہوں۔" روزامنڈ نے پُرجوش لہجہ میں کہا۔ جو اسوجہ سے اور بھی مؤثر تھا کہ اپنی روحانی پاکبازی کیوجہ سے وہ نہیں جانتی تھی کہ مجھے اس تعریف کی حد انتہا کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

مسز سلنگسبی کا چہرہ سُرخ ہوگیا۔ اور اس نے کنکھیوں سے اپنے بھتیجے کی طرف دیکھا گو اُسے بظاہر یہ بات نظر نہ آئی۔ کہ گفتگو نے یکایک ایسا رُخ اختیار کرلیا ہے۔ جو مسز سلنگسبی کیلیئے رنجیدہ ہے۔ بات یہ ہے کہ شب گذشتہ کی گفتگو سے اسکے دل میں اپنی پھوپھی کے متعلق جو شبہات پیدا ہوئے تھے انہیں اب مزید تقویت حاصل ہوگئی تھی جتنا زیادہ وہ اپنی پھوپھی کی خصلت پر غور کرتا تھا اُسی قدر یہ بات واضح ہوتی جارہی تھی کہ میری آنکھوں نے

سامنے ایک پردہ سا چھایا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے میں اب تک اس کی حقیقی فطرت سے واقف نہ ہو سکا۔

چنانچہ ظاہری سکون اور اطمینان کو قایم رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے کہا۔ "اچھا تو روزامنڈ۔ کیا تم بھی سر ہنری کورٹنی کی مداح ہو؟"

مسز سلنگسبی جلدی سے کہنے لگی "روزامنڈ جانتی ہے کہ نیکی کسی حال میں ہو۔ بہرحال قابل عزت ہے"

روزامنڈ بولی "اور کیوں میڈم سر ہنری کورٹنی تو ساری نیکیوں کا مجسم نمونہ ہیں۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے؟"

عابد بیوہ نے کہا "میں بارہا تمہیں اس کا یقین دلا چکی ہوں کہ وہ بڑے نیک آدمی ہیں لیکن بہتر ہو کہ ہم اس گفتگو کا رُخ بدل دیں۔ جو کلیرنس کو خوشگوار معلوم نہیں ہوتی۔"

ولیرز بڑی سرد مہری سے بولا "میں اتنا خود غرض نہیں ہوں۔ کہ اس گفتگو کو ترک کرنے پر زور دوں۔ جو روزامنڈ کیلئے اسقدر موجب تسکین ہے۔ اگرچہ اس حیثیت سے کہ ایڈیلائس کی شادی کے بعد میرا عزیز روزامنڈ سے قریبی رشتہ قایم ہو جائیگا۔ میں اُسے یہ جتلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جسے لوگ فیشن ایبل دنیا کہتے ہیں۔ اس کے کسی فرد واحد کی کامل نیکی یا پاکیزگی پر اعتماد کرنا اکثر نامناسب ہوتا ہے۔ اس بارہ میں حد سے بڑھے ہوئے خیالات کو دل میں جگہ نہ دینی چاہیئے۔"

روزامنڈ گرمجوشی سے کہنے لگی "مگر کلیرنس مسز سلنگسبی نے مجھے اس بات کا یقین دلا دیا ہے کہ سر ہنری کورٹنی کی ذات عام قاعدہ سے مستثنےٰ ہے۔ اور یہ کہ وہ نیکی اور دینداری کا بہترین نمونہ ہیں۔ نیز یہ کہ کوئی شخص اُن کی نصیحت پر عمل کر کے پشیمان نہیں ہو سکتا میں تمہیں یقین دلاتی ہوں۔ ..."

روزامنڈ کچھ کہتے کہتے رُک گئی کیونکہ مسز سلنگسبی نے یہ دیکھ کر کہ کلیرنس کا چہرہ اس بھولی لڑکی کی زبانی اس قدر جوش کا اظہار ہوتے دیکھ کر جسے خود مسز سلنگسبی نے اس کے اندر اپنی مکارانہ چالوں سے پیدا کیا تھا۔ سُرخ ہو گیا ہے میز کے نیچے روزامنڈ کا پاؤں اپنے پاؤں سے دبا دیا تھا جس کا مطلب قدرتی طور پر اس نے یہی سمجھا۔ کہ مجھے اس بارہ میں زیادہ گفتگو نہ کرنی چاہیئے۔

اب مسز سلنگسبی دونوں لڑکیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگی "تم دوسرے کمرہ میں چلی جاؤ۔ میں کلیرنس سے کچھ گفتگو کرنا چاہتی ہوں"۔

اڈیلائس نے بہن کے ساتھ اپنی جگہ سے اُٹھتے ہوئے مذاقیہ انداز سے کہا۔

"دیکھئے ہمیں زیادہ عرصہ دوسرے کمرہ میں نہ بیٹھا رکھئے گا"۔

ان کے چلے جانے پر اب اس کمرہ میں صرف مسز سلنگسبی اور کلیرنس رہ گئے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ دونوں کی ذہنی حالت بجائے خود بڑی تکلیف دہ تھی۔ ایک طرف مسز سلنگسبی محسوس کرتی تھی کہ آج ضرور کچھ دال میں کالا ہے۔ اور چونکہ اس کا ضمیر گنہگار تھا۔ اس لئے اُسکے دل میں صدہا مبہم شبہات پیدا ہو رہے تھے۔ دوسری طرف کلیرنس کو اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ مسز سلنگسبی جسے آج تک میں قابلِ عزت خاتون سمجھتا رہا ہوں۔ درحقیقت ایک قابلِ نفرت و حقارت عورت ہے۔

بہنوں کے کمرہ سے چلے جانے کے بعد کچھ عرصہ خاموشی رہی لیکن آخر جب یہ خاموشی ناگوار ہو چلی۔ تو مسز سلنگسبی نے اُسے رفع کرنے کے لئے کپکپاتے ہوئے لہجہ میں کہا "کلیرنس معلوم ہوتا ہے۔ آج تمہاری طبیعت بہت بےچین اور رنجیدہ ہے"۔

اس نے اس کیطرف رُخ کر کے اور اپنی نگاہیں اسکے چہرہ پر گڑو کر کہا "کیا آپ محسوس کرتی ہیں کہ آپ کا سر ہنری کورٹنی کی نیکیوں اور خوبیوں کی اس قدر تعریف کرنا سخت نا عاقبت اندیشانہ اور دانائی سے بعید فعل نہ تھا۔ جب میں یہاں آیا۔ تو دیکھا کہ روزامنڈ فکرمند اور تشویش کی حالت میں ہے اور وہ اُس وقت تک خاموش رہی۔ جتنے کہ سر ہنری کورٹنی کا ذکر آیا۔ اگرچہ میں نے سر ہنری کی ذات پر کوئی حملہ نہ کیا تھا۔ پھر بھی وہ بلاوجہ بڑے جوش میں اس کی تعریف کرنے لگی۔ سوال یہ ہے کہ اُس کے اس عجیب طرزِ عمل کا باعث کیا ہے؟

"کلیرنس اگر اتفاقیہ طور پر میری زبان سے سر ہنری کورٹنی کی غیر معمولی تعریف ہو گئی یا میں اس کے خصائل کی غیر معمولی طور پر مداح ہوئی۔ تو ۔ ۔ ۔"

دلیر زبختی سے کہنے لگا "دیکھئی جان اس میں اگر مگر کا سوال نہیں ہے آپ یقیناً اُسکی حد سے زیادہ ثناگو رہی ہیں۔ اور خدا ہی جانتا ہے۔ کس لئے۔ میں نہیں چاہتا۔ اس بارہ میں آپ کی کوئی بُرا ارادہ منسوب کروں۔ اگرچہ میرے دل میں ایک خوفناک شبہ پیدا ہو چلا ہے ..."

"شبہ" مسز سلنگسبی نے نہایت ہلکے لہجہ میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے بھتیجے کی طرف بڑی بےچینی کی نظر سے دیکھا۔

"ہاں شبہ!" اس نے اس لفظ کو دہرا کر کہا۔ "اور میرے لئے آپکو ایسے طریق پر مخاطب کرنا اگرچہ نہایت رنجدہ ہے۔ تاہم یہ بھی میں جانتا ہوں کہ میرا اسوقت خاموش رہنا نہایت غیر مناسب ہوگا۔ مختصر طور پر میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ نے اس بھولی لڑکی کی طبیعت پر اپنی باتوں سے کچھ ایسا اثر تو نہیں پیدا کر دیا جس سے اسکے امن میں خلل واقع ہونیکا اندیشہ ہو۔ کیا آپ اسکے روبرو ایک ایسے شخص کی بیجا تعریف نہیں کرتی ہیں جو عمر کے لحاظ سے اس کے دادا کے برابر ہے۔ اور تعریف بھی وہ جو سخت معیوب ہے۔ اور جس کی بدولت ایک ساٹھ سالہ پیر نابالغ کے متعلق اس معصوم لڑکی کے دل میں ایسے جذبات پیدا ہونا قدرتی ہے۔ جن کی وجہ سے ..."

"کلیرنس" عابد مسز سلنگسبی نے سخت اضطراب کے لہجہ میں کہا "کیا بات ہے آج تم میرے لئے اس قسم کا تحکمانہ لہجہ استعمال کر رہے ہو۔ کیا تم یہ جتلانا چاہتے ہو کہ میرا ایک نیک آدمی کی اس قسم کی تعریف کرنا جسکا وہ بہرحال مستحق ہے معیوب ہے؟"

"آپ کا غصہ بلحاظ التصنع قابل تعریف ہے" دلیرز نے جسکے ہونٹ فرط غضب سے کانپ رہے تھے۔ نعرہ دار لہجہ میں کہا۔ "مگر اطمینان رکھئے۔ دھوکا دہی کا زمانہ گذر گیا۔ اور اب میں ریاکاری کے دام میں نہیں آسکتا۔ اگر میں آپکے خلاف کوئی بیجا تہمت لگاؤں تو مجھے آپکے قدموں میں دو زانو ہوکر اظہار پشیمانی سے انکار نہ ہوگا۔ لیکن ایسا کرنیسے پیشتر خود آپ کیلئے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ آپ حقیقت میں ویسی ہی نیک نہاد پاکباز اور شریف خاتون ہیں جیسا میں آپ کو سمجھتا رہا۔ اور یہ سمجھ کر آپ کی عزت کرتا تھا۔ اسلئے پہلے میں آپکی زبانی اُس رات کے صحیح واقعات جاننا چاہتا ہوں۔ جب آپ نے ایک غریب گداگر لڑکے کو از راہ فیاضی اپنے مکان میں جگہ دی۔ یہ واقعہ چند سال کا ہے۔ مگر یقیناً آپ کو فراموش نہ ہوا ہوگا..."

مسز سلنگسبی کا چہرہ لاش کیطرح زرد ہوگیا۔ وہ بت کیطرح بیٹھی اپنے بھتیجے کیطرف تکتی رہی۔ نہ وہ اپنی نگاہ کو دوسری طرف پھیر سکتی تھی۔ نہ کلیرنس کی نگاہ کا مقابلہ کر سکتی تھی۔ چند منٹ کے تامل کے بعد کلیرنس نے کہا "بس میڈم ثابت ہوگیا۔ تم حقیقت میں

خطا وار ہو۔ اور وہ بظاہر نیک کردار اور قابل تعریف مسز سنری کورٹنی تمہاری آشنا ہے۔
الٰہی! کیا ایسی قابل نفرت ریاکاری کبھی دیکھنے سننے میں آئی تھی!"
یہ الفاظ اس نے بہت تلخ لہجہ میں کہے جس سے مسز سلنگسبی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اور اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا۔

کلیرنس طبعاً ایک فیاض نوجوان تھا۔ یہ حالت دیکھ کر اسکا اپنا جی بھر آیا۔ اور وہ کہنے لگا "پھوپھی جان! اطمینان رکھئے میں آپکو ذلیل کرنا نہیں چاہتا۔ اگرچہ اپنی نظروں میں آپ کا ذلیل ہونا قدرتی ہے میں اُس رنج اور تکلیف کا بیان بھی غیر ضروری سمجھتا ہوں جو مجھے یہ معلوم کر کے ہوئی کہ آپ حقیقت میں وہ نہیں ہیں جو میں سمجھتا تھا۔" پھر وہ زیادہ افسردگی کے لہجہ میں کہنے لگا "اگر آپ میری بہن ہوتیں۔ یا مجھ سے آپکا کوئی اور چھوٹا رشتہ ہوتا۔ تو میں آپکو ملامت اور نصیحت کرنا فرض سمجھتا۔ لیکن ایک بھتیجے کیلئے اپنی پھوپھی کو ملامت کرنا یا مشورہ دینا بہت غیر موزوں معلوم ہوتا ہے۔"

مسز سلنگسبی نے اضطراب کے لہجہ میں کہا "کلیرنس کیا تم میرا راز فاش کر دو گے؟ کیا تم مجھے تباہ کرنا چاہتے ہو؟"

وہ کہنے لگا "اطمینان رکھئے۔ خواہ کچھ ہو میں آپکو ضرر پہنچانا نہیں چاہتا لیکن اسکے ساتھ ہی میرا فیصلہ یہ ہے کہ آئندہ کیلئے آپ سے کسی قسم کی رعایت کا امیدوار نہ ہوں۔ اور نہ آئندہ کوئی مالی امداد منظور کروں۔ یہ لیجئے۔ وہ روپیہ جو آپ نے چند دن پیشتر مجھے دیا تھا۔ خدا کا شکر ہے میں نے اسکا کچھ حصہ بھی ابتک صرف نہیں کیا۔ میں نے انڈیلائس کی سکونت کیلئے جس مکان کا بندوبست کیا تھا اس میں بھی ترمیم کی جا سکتی ہے۔ مجھے یقین ہے۔ وہ اسوقت تک میرے ساتھ کسی کم حیثیت کے مکان میں رہنے پر اعتراض نہ کریگی۔ حتٰے کہ میں اپنی دیانتداری کی کمائی سے اس کیلئے کسی بہتر مکان کا انتظام کر سکوں۔"

یہ فقرات اس نے بڑی نخوت کے ساتھ کہے۔ اور اس کے ساتھ ہی بنک نوٹوں کا بنڈل میز پر ڈال دیا۔

بیوہ عورت نے کہا "کلیرنس اگر مجھ سے اپنی زندگی میں کمزوری کا اظہار ہوا۔ یا مجھ سے گناہ سرزد ہوئے۔ تو بہرحال تمہیں سختی کا طریق عمل اختیار نہ کرنا چاہیئے۔ تم جانتے ہو میں ہمیشہ تمہاری بہتری کی کوشش کرتی رہی ہوں۔"

دلیرز کہنے لگا "اگر میں اس بارہ میں کچھ اور کہوں۔ تو اس سے آپکے جذبات کو زبردست رنج پہنچنے کا احتمال ہے۔ میری آنکھوں سے پردہ سا ہٹ گیا ہے۔ اور اب میں سمجھنے لگا ہوں کہ آپ نے کیسلئے مجھے اپنی ظاہری نیکیوں کو مشتہر کرنیکا ذریعہ بنایا لیکن خواہ کچھ ہو میں اس بحث کو طول دینا نہیں چاہتا کیونکہ میں صدقدل سے چاہتا ہوں۔ میری گفتگو سے آپکے دل کو رنج نہ پہنچے۔ ان حالات میں مجھے یہ کہنے کیلئے بھی معاف کیجئے۔ کہ میں پسند نہیں کرتا آئندہ ان دو معصوم لڑکیوں کو ایک ایسے مکان میں رکھا جائے۔ جہاں سر سبزی کوٹھی جیسے شخص کی آمدورفت ہو"

مسنر سلنگسبی نے التجا کے لہجہ میں کہا "کلیرنس یہ تو ظاہر ہے کہ اگر تم دفعتاً ان لڑکیوں کو کسی اور مقام پر لیجاؤ گے۔ تو میرا راز فاش ہونیکا اندیشہ ہے کیونکہ اسکے بغیر تم لوگوں کے سامنے انہیں یکایک اس مکان سے لے جانیکی کیا وجہ بیان کرسکو گے؟"

دلیرز کمرہ میں بڑی بیچینی کے ساتھ ٹہلنے لگا۔ حیران تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ ایک طرف وہ جانتا تھا کہ ایڈیلائس اور روز امنڈ کو اس مکان میں زیادہ عرصہ رکھنا اخلاق اور عاقبت اندیشی کے خلاف ہوگا لیکن اسکے ساتھ ہی حیران تھا۔ میں انہیں دوسری جگہ کہاں رکھوں اس نے معلوم کر لیا تھا کہ مسنر سلنگسبی معصوم اور بیخبر روز امنڈ کے دل میں کسی بُرے مقصد کو پیش نظر رکھ کر سر سبزی کوٹھی کیلئے جذبہ تعریف پیدا کر رہی ہے۔ اور اگرچہ اس نے بڑی کوشش سے اس رنج اور غصہ کو دبا لیا تھا۔ جو اس بارہ میں اسکی پھوپھی کے طرز عمل سے اسکے دل میں پیدا ہوا۔ تاہم یہ صریحاً غیر ممکن تھا کہ اب وہ اس جوان دوشیزہ کو زیادہ عرصہ تک ایک ایسے مکان میں رکھتا۔ جہاں اسکے بگڑنے کا ہر وقت خطرہ لگا ہوا تھا۔ بہت کچھ سوچکر وہ اپنے دل میں کہنے لگا۔ "اس سے تو یہ بہتر ہوگا کہ دونوں بہنوں کو ان کے والد کے مکان پر پہنچا دیا جائے۔ اور اسکے بعد ایڈیلائس کی بحالی کے متعلق اپنی امید دلکو زمانہ مستقبل کے اثر پر چھوڑ دیا جائے"

جبکہ وہ اس شش و پنج کی حالت میں تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ اور مسنر سلنگسبی اسے بحالت اضطراب کمرہ کے اندر ادھر اُدھر پھرتے دیکھ رہی تھی۔ نوکر اخبار لیکر کمرہ میں داخل ہوا۔

کلیرنس نے اخبار کو بغیر کسی خاص ارادہ کے میز سے اٹھا لیا۔ اور سرسری طور پر اسکے پہلے صفحہ پر نظر ڈالی۔ اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ اسکی طبیعت اس قدر بیچین تھی کہ اخبار کو پڑھنے کا اس کے دل میں خیال بھی پیدا نہ ہوسکتا تھا۔ درحقیقت اخبار کو اُٹھانا ایک اس قسم کا فعل تھا۔

جیسا کہ اکثر حالتِ اضطراب یا پریشانی میں ہوا کرتا ہے یعنی ایک ایسی حرکت جس میں نہ کوئی مدعا اور نہ مقصد پیشِ نظر ہو۔

لیکن لیبا اتفاقات دیکھا جاتا ہے کہ حقیر سے واقعات انسان کی قسمت پر عظیم اثر ڈالتے ہیں۔ چنانچہ اس اخبار کو سرسری نظر سے دیکھنے کا فعل بھی اسی قسم کا ثابت ہوا جس وقت کلیرنس اخبار کو دوبارہ میز پر ڈال کر پھر کمرہ میں ٹہلنے کو تھا۔ اس کی نگاہ اچانک صفحہ اشتہارات پر پڑی۔ پھر جب اُس نے زمرۂ اشتہارات میں یہ سطور پڑھیں۔ تو اُسکے دل میں دھڑکن اور چہرہ پر خوشی کے آثار پیدا ہوگئے۔ لکھا تھا:۔

بنام آ۔س۔ اور آر

تمہارا مصیبت زدہ اور دل شکستہ باپ التجا کرتا ہے کہ ان سطور کو دیکھتے ہی فوراً واپس چلی آؤ۔ وہ زمانہ ماضی کو فراموش کرنے کیلئے آمادہ ہے۔ اور اسکی طرف سے اول الذکر کی آئندہ خوشی میں کوئی رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش نہ ہوگی۔ تمہارا باپ بسترِ مرگ پر پڑا ہے اور اُمید کرتا ہے کہ اس کی درخواست رائیگان ثابت نہ ہوگی۔

اشتہار کے مضمون کو دوبارہ پڑھ کر ولیرز اپنی خوشی کو زیادہ عرصہ قابو میں نہ رکھ سکا۔ اور اخبار اپنی پھوپھی کے حوالے کرکے اشتہار کی طرف اشارہ کرتا ہوا کہنے لگا۔ "خدا کا شکر ہے۔ ایک موقعہ از خود پیدا ہوگیا۔"

مسز سلنگسبی کہنے لگی "کلیرنس ان لڑکیوں کو فوراً ہی اس مکان سے دوسری جگہ لیجانے کیلئے یہ عذر نہایت معقول ہے۔ اور اب جبکہ تم اس تشویش سے نجات حاصل کرچکے ہو جو چند منٹ پیشتر تمہیں محسوس ہورہی تھی میں چاہتی ہوں۔ تم اقرار کرو۔ کہ ان حالات کو جو تمہیں معلوم ہیں کسی کے سامنے ظاہر نہ کروگے۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو ان کو بھلا دوگے۔"

ولیرز کہنے لگا۔ "آپکا اشارہ اس طرزِ عمل کیطرف ہے۔ جو آپ نے روزامنڈ کے متعلق اختیار کیا تھا۔ اگر آپ بتادیں کہ اس میں آپکا مدعا کیا تھا۔ تو البتہ میں اسکا وعدہ کرتا ہوں۔"

اس کی پھوپھی نے کہا۔ "جہانتک ممکن ہو۔ روزامنڈ کو سر ہنری کورٹنی سے بچائے رکھنا اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کہہ سکتی۔ اور اب کہ تم واپس جانے کیلئے اس قدر مضطرب ہو میں تم سے ایک سوال اور پوچھنا چاہتی ہوں۔ اور وہ یہ کہ تمہیں کیونکر معلوم ہوا۔ تمہیں کس طرح اُس لڑکے کا حال معلوم ہوا۔ جسے میں نے اس مکان میں پناہ دی تھی؟"

ولیئر نے کہنے لگا "میں ساری باتیں تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کر سکتا لیکن اس بارہ میں اطمینان رکھو کہ اگر آپ کی طرف سے آئندہ کوئی نامناسب حرکت نہ ہوئی تو میرے کسی فعل سے لوگوں کو آپ کی بدگوئی کا موقعہ نہ ملیگا۔"

"مس کلیرنس" مسٹر سلنگسبی نے کہا "اس سے زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں میں جانتی ہوں کہ تم اب مجھ سے نفرت کرنے لگے ہو۔ اسلئے بہتر ہوگا کہ اس گفتگو کو یہیں ختم کر دیا جائے۔"

اس نے گھنٹی بجا کر خادمہ کو ہدایت کی کہ ایڈیلائس اور روزامنڈ کو بلا لائے۔

ہمارے لئے اس خوشی کی کیفیت بیان کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ جو دونوں بہنوں کو اشتہار میں وعدہ معافی دیکھ کر حاصل ہوئی۔ اگرچہ یہ جان کر کہ ہمارا باپ بستر مرگ پر پڑا ہے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

فوراً ہی ان کی رخصت کی تیاریاں شروع کی گئیں اور جب کرایہ کی گاڑی میں سوار ہو کر وہ وہاں سے رخصت ہونے لگیں۔ تو ان کے اظہار شکر گذاری کے کلمات مسٹر سلنگسبی کے سینہ میں تیر و نشتر کی طرح چبھتے تھے۔

کلیرنس انہیں خود ٹارنز کا پج تک چھوڑنے گیا۔ مگر جب اس نے وہاں پہنچکر دونوں بہنوں کو گاڑی سے اُتارا۔ تو کسی نامعلوم وجہ سے اُسکا دل بڑے زور سے دھڑک رہا تھا۔

مکان کا صدر دروازہ ایک خادمہ نے کھولا۔ اور وہ دونوں بہنوں کو واپس آتا دیکھ کر اس قدر خوش ہوئی کہ بے اختیار اس کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی۔ ایڈیلائس اور روزامنڈ کانپتی ہوئی اندر داخل ہوئیں کلیرنس بھی با دل مضطرب اُنکے پیچھے پیچھے ہو لیا۔

اندر داخل ہوکر انہیں یہ دیکھ کر خوشی اور تعجب کا مشترکہ احساس ہوا کہ ہمارا والد کمرہ کے اندر کرسی پر بیٹھا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ اسکے چہرہ کی رنگت زرد تھی۔ اور اس پر غصہ کے آثار بھی نمودار تھے۔ لیکن بیماری کی کوئی علامت ظاہر نہ تھی۔

ایڈیلائس اور روزامنڈ دونوں اسکے سامنے دوزانو ہو گئیں۔ اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگیں "ابا جان ہم آپ سے معافی کی خواستگار ہیں۔"

اس نے سرد مہری کے لہجہ میں پوچھا "ایڈیلائس میں تمہیں کس نام سے مخاطب کروں کیا میں اب بھی تمہیں مس ٹارنز ہی سمجھوں یا . . . ؟"

کلیرنس نے آگے بڑھ کر ادب اور استقلال کے لہجہ میں کہا "دوست آپ مس ٹارنز ہی

سمجھئے لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ اس وعدے کے مطابق جو آج کے اخبار میں درج شدہ اشتہار میں موجود تھا۔ آپکی بڑی دختر آپکی اجازت اور برکت لیکر بہت جلد میرے عقد مناکحت میں آجائے گی۔"

مسٹر ٹارنر نے ویبر کے آخری فقرات کو سنا اور ایک کر کے کہا "میں پوچھتا ہوں۔ اس عرصے میں میری بیٹیاں کہاں رہیں؟"

کلیرنس اب اپنی معشوقہ کے والد کی بڑھتی ہوئی سرد مہری سے زیادہ مضطرب ہونے لگا تھا۔ بولا "جناب میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ وہ ابتک میری ایک رشتہ دار خاتون کے زیر حفاظت رہی ہیں۔"

مسٹر ٹارنر فاتحانہ مسکراہٹ کیساتھ کہنے لگے "میں تمہارا اس اطلاع کے لئے شکریہ ادا کر سکتا ہوں۔ تم نے اپنے طرز عمل سے میرے غصہ کو کسی حد تک فرو کر دیا ہے۔ اچھا ہوا کہ تم میری بیٹی کو ویسا ہی پاکباز اور معصوم واپس لائے جیسی وہ اس وقت تھی۔ جب تم اسے ایک بدمعاش رہزن کی مدد سے بھگا کر لے گئے تھے۔"

"رہزن!" کلیرنس نے غصے کے لہجہ میں کہا۔

"وہاں رہزن نہیں تو اور کیا" مسٹر ٹارنر نے نفرت آمیز لہجہ میں کہا "تمہارا مشریک جرم کپتان سپارکس ٹامس رین فورڈ نامی مشہور رہزن ہی تو تھا۔ جو اس وقت ٹریس موگ کی جیل خانہ میں زیر حراست ہے۔ ابھی دس منٹ گذرے مجھے مسٹر ایڈورڈ وکیل کیطرف سے ایک رقعہ موصول ہوا جس میں یہ اطلاع درج تھی۔"

کلیرنس اس خبر کو سنکر اس قدر متعجب ہوا کہ چند منٹ کے لئے اس کی زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکل سکا۔ دونوں لڑکیاں بھی اس اثنا میں آہستہ آہستہ ٹھکر سیاہ کی کھڑی ہوگئی تھیں اور بحالت خوف ایک دوسرے کی طرف تعجب آمیز نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

ٹارنر اور بھی زیادہ سختی کے لہجہ میں بولا "جس شخص نے تمہیں ان دو لڑکیوں کے اغوا میں مدد دی۔ وہ ایک قابل نفرت رہزن ہے۔ اور یقیناً تم اس امر واقعہ سے بے خبر نہیں ہو سکتے۔"

کلیرنس بمشکل اپنی طاقت گویائی کو بحال کر کے کہنے لگا "وہ نہ تو شاہد ہے۔ کہ مجھے اس کا علم تھا اور ایسا ہی۔ . . " لیکن اس نے جلدی ہی اپنے لفظوں کو درست کر کے کہا "آپ مجھے اپنی بات پر شک کرنیکا موقعہ نہیں دیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میری اس رات سے پہلے ہرگز دوستی

ملاقات نہ ہوئی تھی۔ جب کہ ۔ ۔ ۔"

مسٹر بارنز قطع کلام کر کے کہنے لگا "بس اب ان تشریحات کی ضرورت نہیں۔ میری بیٹیاں پھر اپنے آبائی مکان میں آ چکی ہیں۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ انہیں واپس لانے کے لئے مجھے ایک چال سے کام لینا پڑا ۔ ۔"

"چال!" کلیرنس نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایڈیتھ کے منہ سے ایک ہلکی سی چیخ نکلی۔ اور وہ روتی ہوئی اپنی بہن کے بازوؤں پر گر پڑی۔

"ہاں چال" مسٹر بارنز نے دہرا کر کہا "مسٹر ولیرز میرا آخری فیصلہ سن لو" پھر وہ اس بدنصیب لڑکی کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا "میں اسے کسی مفلس کاشتکار کو جو اپنی روزی کیلئے دن بھر محنت کرتا ہو بیاہ دوں گا۔ مگر تم سے ہرگز شادی نہ ہونے دوں گا۔ بس اب تم رخصت ہو جاؤ کیونکہ یہ مکان میرا ہے اور اس میں میرا حکم ہی چلتا ہے۔"

"مسٹر بارنز ۔ ۔ ۔ میں التجا کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ میری درخواست ہے ۔ ۔ ۔" بدنصیب نوجوان نے لکنت آمیز لہجے میں کہنا شروع کیا اور اسکے ساتھ ہی اس سرد مہری کے سلوک کو دیکھ کر دنیا اسکی نظروں میں اندھیر ہو گئی۔

"بس میں کہتا ہوں۔ یہاں سے رخصت ہو جاؤ" غصہ ور باپ نے گرج کر کہا "ورنہ میں سختی سے کام لینے پر مجبور ہوں گا۔ اور میں دیکھوں گا کیا تم اس لڑکی کے باپ پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت کر سکتے ہو جس سے تمہیں محبت ہے۔" اتنا کہہ کر وہ دھمکی آمیز طریق پر ولیرز کی طرف بڑھا۔

کلیرنس کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دل مارے جوش کے پھٹا جاتا ہے۔ کہنے لگا "میں آپ کو ناراض کرنا نہیں چاہتا۔ الوداع ایڈیلا! اس شخص کو نہ بھولنا جو ہمیشہ تمہیں یاد رکھیگا۔ [illegible] خدا حافظ!"

مسٹر بارنز کا جوش غضب لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا اور ولیرز بیچارہ جو بے شمار امیدوں سے پُر اس مکان میں داخل ہوا تھا اب انتہا درجہ کی مایوسی کو دل میں لیکر وہاں سے رخصت ہوا۔ اگرچہ ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کا ذہنی رنج اس الم اور تشویش سے زیادہ نہ تھا جو اس حسینہ کے دل میں پیدا ہوئی جس سے اسے دفعتاً ایسی سختی کے ساتھ جدا کیا گیا تھا۔

سلسلہ ثانی کی چوتھی جلد ختم ہوئی

وہ کتاب جس کے مطالعہ کے بغیر موجودہ سلسلہ ثانی بے لطف ہوگا

فسانہ لندن

سلسلہ اوّل

مکمل اردو ترجمہ ۷ جلدوں میں

(از منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری)

رینالڈس کے ناولوں میں سب سے دلچسپ۔ عبرت خیز سبق آموز ناول یہی ہے قابل مصنف نے اس میں نیکی اور بدی کے دو راستے متعین کئے ہیں اور دو نوجوان لڑکے وقت واحد میں ان سڑکوں پر ایک ہی منزل مقصود کامیابی کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ پہلی دشوار گذار اور پرشور مقامات سے گزرتی ہے مگر اس کے کنارے جابجا آسائش فرودگاہیں موجود ہیں۔ دوسری سیدھی ڈھلوان اور بظاہر شاداب مگر چلنے والے کے لئے ہر قسم کے خطرات سے پر ہے مصنف یہ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ باوجود ہر قسم کی صعوبتوں کے نیکی کی شاہراہ ہی انسان کو منزل مقصود تک پہنچانے میں کامیاب ہوتی ہے۔

یہ اس ناول کا خاص پلاٹ ہے۔ مگر جزوی طور پر اسقدر متنوع ایسے عجیب اور انتہا حیرت خیز کیرکٹر شامل کئے گئے ہیں۔ کہ انسان پڑھتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور ایکبار شروع کرکے ختم کئے بغیر طبیعت کو چین نہیں آتا۔ غضب کا دلفریب ناول ہے۔ اور اس پر مصنف کی جادو بیانی اور سلاست تحریر نے غضب کر دیا ہے۔

نیکی اور بدی۔ گناہ اور پاکبازی۔ افلاس و تمول کے بیشمار حیرت خیز نظارے پیش کئے ہیں اس کتاب کا ترجمہ بڑی محنت سے کیا گیا ہے۔ جو ہر لحاظ سے اصل عبارت کے مطابق ہے۔ مگر پھر بھی ترجمہ معلوم نہیں ہوتا۔ سیکڑوں سندات خوشنودی موصول ہوئی ہیں۔

ضخامت ۲۳۴۸ صفحوں سے زیادہ۔ قیمت ۱۲ روپیہ۔ محصولڈاک الگ۔

جدا جدا حصے بھی طلب کئے جا سکتے ہیں۔ حصہ اول کی قیمت عمر اور باقی ہر حصہ کی ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک ہے۔

لال برادرس پبلشرز روڈ نولکھا لاہور

عنقریب چھپ کر شائع ہوگا

باپ کا قاتل!

(رینالڈز کے معرکہ آرا ناول "پیری ساونڈ" کا اردو ترجمہ با تصاویر)

(منشی شمیم الدین صاحب بلہوری کے قلم سے)

کیا یہ بتلانے کی حاجت ہے کہ یہ ناول کتنا دلچسپ ہوگا؟ کیا اس کا نام ہی نفس مضمون کا مظہر نہیں ہے "باپ اپنے چھوٹے بچے کو زانو پر بٹھا کر پیار کرتا اور اس کے نرم چمکیلے اور گھومے ہوئے بالوں پر ہاتھ پھیرتا ہے یہاں تک کہ محبت میں وہ اپنی قابل فخر انسانی حالت کو بھی قطعی فراموش کر کے ننھے بچے کی دلبستگی کے لئے بالکل مہمل اور بے معنی زبان میں گفتگو کرنے لگتا ہے۔ وہ اپنے بچے کی خاطر حکایتیں بیان کرتا اور سنجیدگی قائم مزاجی باوجود دنیاوی فکر سب کچھ اس پر قربان کر دیتا ہے یہاں تک کہ اس کے ساتھ کھیل کود میں شامل ہو جاتا ہے اور ان سب باتوں کی تہ میں صرف یہ امید اس کے لئے باعث راحت ہوتی ہے کہ میں اپنے بچے کے لئے وافر دولت کما سکوں اسی فکر میں اس کی ساری زندگی بسر ہوتی ہے اور اس کا انجام؟ ... ہاں اس کا انجام کتنا راحت بخش ہوتا ہے بچہ اس کی آمد کے وقت تبسم زیر لب خوشی سے اچھلتا۔ دروازہ کے باہر معلوم قدموں کی آہٹ سن کر دوڑتا اور ننھے ننھے بازو پھیلا کر توتلی زبان میں کہتا "ابا جان! الٰہی یہی بچہ جوان ہو کر باپ کو قتل کرے! ... یہی ننھے ننھے ہاتھ اتنے قوی ہو جائیں کہ اس پُر محبت دل میں خنجر بھونک دیں۔ جو ہر وقت اسی کیلئے فکرمند اور مضطرب رہتا تھا یہی معصوم بچہ بالغ ہوکر دنیا کے ذلیل ترین گناہ کا مرتکب ہوا ... ہائے کیا فطرت انسانی اس درجہ قابل نفرین ہو سکتی ہے۔"

(مصنف کی تمہید سے ماخوذ) **گہرے جذبات سے پُر تخیل اور لفظی تصویرکشی کا بہترین نمونہ** قیمت کا فیصلہ چھپنے پر ہوگا۔ بہرحال وہ واجبی ہوگی۔ فسانہ لندن کے ہر ایک خریدار کو اس ناول کی ایک جلد کی فرمائش ضرور بھیجنی چاہیئے۔

لال برادرس پارٹنرز روڈ نولکھا لاہور

(جارج سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر چھپا)